حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا مقدمہ

عیسائی عدالت میں

تالیف

(جانشین سفیر ختم نبوت)

حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی مدظلہ

امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان



ناشر: انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام
کا مقدمہ
عیسائی عدالت میں

تالیف

(مولانا) محمد الیاس چنیوٹی
امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ (پاکستان)
مدیر ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد، چنیوٹ
فون: 0476332820 فیکس 0476331330
www.manzoorahmadchinioti.com
email: mpa_chinioti@yahoo.com

ناشر
انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ (پاکستان)
0300-4241359,0333-4037803

نام کتاب .... عیسیٰ علیہ السلام کا مقدمہ عیسائی عدالت میں
مصنف .... (مولانا) محمد الیاس چنیوٹی
طبع اول .... 22 فروری 2011ء
ناشر .... انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ (پاکستان)
قیمت: ....

☆......☆......☆......☆......☆
☆......☆......☆......☆
☆......☆......☆

﴿ملنے کے پتے﴾

ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ

مکتبہ قاسمیہ: الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور

مکتبہ سید احمد شہید: الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور

مکتبہ الفیض: غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

جامع مسجد نیاز، سردار چپل چوک بلال گنج لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

اپنے والد ماجد سفیر ختم نبوت فاتح چناب نگر (ربوہ)

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ

کے نام

جو زندگی بھر منکرین ختم نبوت کے خلاف اپنی زبان اور قلم سے جہاد برحق

کرتے رہے اور عقیدۂ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے تحفظ اور پرچار کیلئے

اپنے استاذ الاساتذہ علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی سچی تڑپ کی ساتھ شرق سے غرب

تک اور شمال سے جنوب دنیا کے آخری کناروں تک بے پناہ صعوبتوں کے ساتھ

40 سال تک کامیاب معرکے سرانجام دیتے رہے اور عقیدۂ حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام

کے موضوع کو اپنے وہبی علم کے ساتھ ایسا ذہن نشین کروایا کہ جس کے سامنے

مدعی مسیحیت مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مدافعین کے توہمات

ھباءً منثورًا ہو گئے اور جنہوں نے

نائیجیریا کے مرزائی عبادت خانہ میں حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع

پر مناظرہ جیت کر وہاں پر موجود ایک ہزار سے زائد قادیانیوں کو

مشرف بہ اسلام کر دیا

محمد الیاس چنیوٹی

فہرست

تقریظ

حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی سلمہ اللہ تعالیٰ
امیر مرکزیہ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ و علی آلہ و اصحابہ أجمعین۔ اما بعد!

امت مسلمہ کا پہلی صدی سے یہ عقیدہ چلا آتا ہے کہ آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا بلکہ حضور ﷺ نے بڑے واضح الفاظ میں بیان فرما دیا کہ عنقریب تیس بڑے بڑے دجال رونما ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں ہی آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ان جھوٹے مدعیان نبوت میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی بھی تھا جو شروع شروع میں تو مسلمانوں جیسا ہی عقیدہ رکھتا تھا لیکن جب انگریزی استعمار کو ہندوستان میں اپنے قدم مضبوط کرنے کی خواہش ہوئی تو اس کے لیے اس نے ضروری سمجھا کہ اسلامی فریضۂ جہاد کو منسوخ کروایا جائے، اسلامی فریضہ کو منسوخ کرنے کیلئے ضروری تھا کہ کوئی نبی تیار کیا جائے جو اس فریضہ کا انکار کر دے۔ تلاش کرتے ہوئے انگریز کو اپنے پرانے وفادار خاندان کا ایک فرد مرزا غلام احمد قادیانی میسر آ گیا۔ جس نے پہلے مجدد، پھر مصلح موعود، امام مہدی، ظلی بروزی نبی، مثیل مسیح پھر عیسیٰ ابن مریم اور رسول اللہ ہونے کے دعوے کر دیے چونکہ اسے خود مسیح ابن مریم بننا تھا اس لیے اس نے حقیقی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قدر و منزلت کو گھٹانے اور مسلمانوں کے دلوں سے ان کا احترام ختم کرنے کے لیے انہیں اور ان کے خاندان کو وہ شرمناک گالیاں دیں کہ ان کا تصور کرنے سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

المیہ یہ ہے کہ قادیانی گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں انتہائی ناقابل برداشت گستاخی کرنے کے باوجود عیسائی قوم اور حکومتوں کی آنکھوں کا تارا بنے ہوئے ہیں بلکہ عیسائی قوم ان کے حقوق کی جنگ لڑتی نظر آتی ہے۔

بڑی مدت سے اس امر کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ عیسائی قوم کے پیشوا اور نبی کے متعلق جو بےہودہ خیالات قادیانی گروہ رکھتا ہے اس سے پردہ چاک کیا جائے اور قادیانیوں کا اصل مکروہ چہرہ ان کے سامنے رکھا جائے کہ تم جن کے حقوق کی بھیک مانگتے پھرتے ہو وہی

تمہارے گھر کو نقب لگائے ہوئے ہیں۔

ہمارے نہایت عزیز و محترم، گرامی قدر مولانا محمد الیاس چنیوٹی سلمہ اللہ تعالیٰ و بارک فیہ نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے زیر نظر کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، بچپن تعلیم، نبوت معجزات اور آپ کے حقوق کی پاسداری کو پانچ ابواب میں بیان کیا۔ ساتھ ہی ساتھ مرزا قادیانی نے جس طریقے سے آپ یہ تمام حالات بیان کیے ہیں اور ان پر جھوٹے الزامات لگائے ہیں اس کا تقابل پیش کیا۔

آخری باب میں عقیدہ عصمت انبیاء اور ہماری ذمہ داریوں کے عنوان سے شاتم رسول ﷺ کے متعلق انجیل، قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں شاتم رسول کی سزا بیان کی ہے۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے تعامل اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے فتاوی کا ذکر عیسائی لٹریچر اور حکومتی فیصلوں سے ثابت کیا ہے کہ شاتم رسول کسی طرح رعایت کا روادار نہیں ہو سکتا۔

آخر میں عیسائی عدالت اور قوم سے سوال کیا ہے کہ تمہیں مدافعین مسیح علیہ السلام کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے یا ان کے دشنام پرداز کے ساتھ۔

اس کتاب کا مطالعہ علماء و طلباء اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والے احباب کے لیے ان شاء اللہ مفید رہے گا۔

میری دعا ہے کہ عزیز موصوف کی اس کاوش کو قبول فرما کر بھٹکے ہوئے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے اور عوام و خواص کو اس سے مستفید و مستفیض فرمائے اور تمام مسلمانوں کو قادیانی، بہائی، پرویزی، آغا خانی اور دیگر ایسے تمام فتنوں سے محفوظ فرمادے جو اسلام کا نام لے کر اس کی جڑوں کو اکھیڑتے ہیں اور ہم سب کو اللہ تعالیٰ اپنی سچی محبت اپنے پیارے رسول خاتم النبیین اور سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کی پختہ اور سچی محبت نصیب فرما کر ان کی پوری پوری اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه و سید رسله و خاتم انبیائه سیدنا وحبیبنا وقرۃ اعیننا و نبینا ومولانا محمد و علی آله واصحابه و ازواجه و اتباعه اجمعین و بارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

کتبه الفقیر الی رحمة ربه الکریم

(مولانا) عبد الحفیظ مکی (مدظلهٗ)

جمعرات ۱۳ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

تقریظ

حضرت مولانا زاہد الراشدی دامت فیوضہم
سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی جمیع الانبیاء والمرسلین خصوصًا علی سید الرسل وخاتم النبیین وعلی آله واصحابه واتباعه اجمعین۔ اما بعد:

سیدنا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر اور رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے عظیم نشان کے طور پر دنیا میں بھیجا اور نسل انسانی کی ایک بڑی تعداد کی ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ بنایا۔

قرآن کریم نے اہل اسلام کو ہدایت فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے تمام پیغمبروں پر ایمان لائیں اور ان کی محبت واحترام کو اپنے دلوں میں بسائیں اس بنیاد پر تمام اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے سب رسولوں اور نبیوں پر نہ صرف ایمان رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ محبت وعقیدت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں بلکہ ان کی تعلیمات اور ان پر نازل ہونے والی وحی کو اپنے اپنے دور کے حوالہ سے برحق جانتے ہیں مگر سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ اور ان کے جذبات دیگر انبیاء سابقین سے مختلف ہیں اور وہ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کو صرف انبیاء سابقین میں شمار نہیں کرتے بلکہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ابھی تک آسمانوں پر حیات دنیوی کے ساتھ زندہ موجود ہیں قیامت سے قبل دنیا میں نازل ہو کر امت مسلمہ کے آخری دور کی قیادت فرمائیں گے اور دجال لعین کو قتل کر کے امام مہدیؒ کے ساتھ مل کر دنیا میں خدا کی بادشاہت اور آسمانی تعلیمات کی حکمرانی قائم کریں گے جو امام مہدیؒ کی خلافت کی صورت میں ہوگی اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہمارے ایمان وعقیدہ اور محبت وعقیدت کا تعلق صرف ماضی کے حوالہ سے نہیں بلکہ مستقبل کے حوالہ سے بھی اور دنیا بھر کے مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور امام مہدی کے ظہور کا بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کے اسی عقیدہ وانتظار کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف اوقات میں متعدد طالع آزماؤں اور موقع پرستوں نے مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہے مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی جھوٹی نبوت اور جعلسازی کی بنیاد اسی پر رکھی۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے مسلمانوں کی توجہ ہٹانے کیلئے خود ہی مسیح اور مہدی بن بیٹھا اور خود کو نعوذ باللہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہتر ثابت کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے اس عظیم رسول کی توہین وتحقیر میں زندگی بھر مصروف رہا چنانچہ مسلم علماء ومشائخ کی طرف سے مرزا غلام احمد قادیانی کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کیلئے جو بنیادی وجوہ بیان کی گئی ہیں ان میں ایک بڑی وجہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بعض دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی اہانت ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی اور نزول ثانی کا انکار ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسمانی، رفع آسمانی، دوبارہ نزول اور ان کی تعظیم وتوقیر کے موضوعات پر مسلمان اور قادیانی مناظرین کے درمیان مناظرے ہوتے آرہے ہیں اور دونوں طرف سے اس سلسلہ میں تصنیفات موجود ہیں مگر قادیانی گروہ ایک طرف مسلمان علماء سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مناظرے اور مباحثے کرتا رہا ہے جبکہ دوسری طرف اس نے مسیحی دنیا کو بھی مسلسل فریب میں رکھا اور ان کی حمایت حاصل کرنے کیلئے ہر طرف دجل کا جال پھیلا دیا حتی کہ مسیحی امت کے مذہبی راہ نما بھی اس قادیانی دجل وفریب کا ادراک نہ کر سکے چنانچہ قادیانی گروہ اس تمام تر مکر ودجل کے باوجود مسیحی دنیا کی حمایت وتعاون حاصل کرنے میں مسلسل مصروف ہے اور مسیحی مذہبی راہ نماؤں کی خاموشی سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔ اس مکر وفریب کا پردہ چاک کرنے کی ایک عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی جسے ہمارے عزیز محترم مولانا محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے نے زیر نظر کتابچہ میں بڑی حد تک پورا کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے اور نہ صرف سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلم اور مسیحی لٹریچر میں بکھری ہوئی بہت سی ضروری اور مفید معلومات کو یکجا کردیا ہے بلکہ قادیانیوں کے مکر وفریب اور دجل کو بھی دنیا کے سامنے آشکارا کردیا ہے۔ اس مفید معلوماتی کتابچہ کا مطالعہ جہاں مسلم علماء کرام، اساتذہ وطلبہ اور دینی کارکنوں کیلئے ضروری ہے وہاں اسے مسیحی دنیا کے سنجیدہ اور مذہبی حلقوں تک پہنچانے کی بھی ضرورت ہے تاکہ مسیحی دنیا قادیانی دجل وفریب کا ادراک کرکے اپنے رویہ پر دوبارہ غور کرسکے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم مولانا محمد الیاس چنیوٹی سلمہ کی اس خدمت کو قبولیت وثمرات سے بہرہ ور کریں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کی راہ نمائی کا ذریعہ بنائیں۔ آمین یارب العالمین۔

ابو عمار زاہد الراشدی
سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل
خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ
۳۱ دسمبر ۲۰۱۰

تقریظ

مجاہد ختم نبوت محترم جناب محمد طاہر عبدالرزاق صاحب

اِنقلاب

ایک جذبہ۔ایک جنون۔ایک تحریک۔ایک شخصیت

جس نے مرزا قادیانی کے پوتے قادیانی رائل فیملی کے اہم فرداور پاکستان میں قادیانی جماعت کے سابقہ امیر اور موجودہ خلیفہ مرزا مسرور معلون کو سرِ عام ہتھکڑیاں لگوا کر جیل بھجوا کر قادیانیوں کے غرور کو خاک میں ملا دیا اور تحریک تحفظ ختم نبوت میں ایک تابناک باب کا اضافہ کر دیا۔

جس نے پنجاب اسمبلی کے ذریعے ربوہ کے دجل وتلبیس پر مشتمل نام کو تبدیل کر کے اوراس کا نام چناب نگر رکھ کر قادیانیت کی ناک رگڑ دی۔

جسے پروردگار عالم نے حرم کعبہ میں تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر درس دینے کی توفیق عطا کی اورانہوں نے عرب دنیا کی اہم شخصیت کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا۔علاوہ ازیں سعودی عرب کی مختلف یونیورسٹیوں میں ختم نبوت اور تردید مرزائیت پر پُر زور لیکچرز دیے اور طلباء کو اس محاذ پر صف آرا کیا۔

جنہوں نے 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں جیل کاٹ کر سنت یوسف علیہ السلام ادا کی۔ اوراذان کی ممانعت پر جیل کی کال کوٹھڑی سے پر جوش اذان دے کر سنت بلالؓ ادا کی۔

تدفین کے بعد جن کی قبر سے تین دن تک خوشبو آتی رہی یعنی اُن کی قبر بھی تحفظ ختم نبوت کے انعامات کا تذکرہ کرتی رہی۔

جنہوں نے پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کر کے عالم میں چہار سو ختم نبوت کا چراغاں کر دیا۔

جن کے سر پر چنیوٹ کی عوام نے تین مرتبہ ایم پی اے شپ اور ایک مرتبہ چیئرمین بلدیہ کا تاج سجایا اور اُن کے وصال کے بعد ایم پی اے شپ کا تاج ان کے لخت جگر مولانا محمد الیاس چنیوٹی کے سر کی زینت بنا دیا۔

جن کے عہد میں پنجاب اسمبلی کے اجلاسوں میں صدائے ختم نبوت گونجتی تھی اور

قادیانی سازشوں کی پٹاری سر عام کھلتی تھی۔

جن کی وفات پر ربوہ میں قادیانیوں نے خوشی سے مٹھائیاں تقسیم کیں۔ گویا انہیں اپنا سب سے بڑا دشمن اور محافظ ختم نبوت مان لیا۔

جن کے سامنے قادیانی مناظر تھر تھر کانپتے تھے اور کانوں کو ہاتھ لگا کر معافیاں مانگ کر جان چھڑاتے تھے۔

وہ جہاں جاتے لوگوں کے دلوں میں اُتر جاتے۔ لوگ ان کے راستے کو اپنی پلکوں سے آراستہ کرتے اور ان کے ایک اشارہ پر سب کچھ کرنے پر تیار ہو جاتے۔

جنہوں نے ''ردقادیانیت کے زریں اصول'' جیسی شہرہ آفاق لکھ کر مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کی سینکڑوں شیطانی کتابوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

زمانہ ایسی شخصیت کو فاتح قادیانیت مولانا منظور احمد چنیوٹی کے نام نامی اسم گرامی کے نام سے یاد کرتا ہے۔

راقم الحروف کے مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ سے عقیدت بھرے تعلقات تھے۔ وہ اکثر میرے گھر رونق افروز ہوتے۔ بڑی حسین محفلیں جمتیں۔ جن کی یاد سے آج بھی دل شاداں و فرحاں ہے۔ دیگر کاموں کے لیے اکثر اپنے بیٹوں کو بھیج دیتے۔ ایک دن مسکراتے ہوئے تشریف لائے اور ایک مسودہ میرے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا کہ یہ میری ساری زندگی کے حاصل کردہ علم کا نچوڑ ہے۔ اسے کتابی شکل میں محفوظ کردو۔ تاکہ یہ علم ضائع نہ ہو جائے۔ اس کی ترتیب تدوین، کمپیوٹر کتابت، ٹائٹل اور اشاعت تمہارے ذمہ ہے۔ الحمد للہ جلد ہی یہ معرکۃ الآراء کتاب چھپ کر مولانا کے ہاتھوں میں تھی۔ اسی کتاب کا نام ''ردقادیانیت کے زریں اصول'' ہے۔ کچھ مدت بعد مولانا پھر برادر مکرم جناب قاری محمد رفیق کے ہمراہ تشریف لائے۔ ان کے پاس ایک بوری نما تھیلا تھا۔ جن میں بے ترتیب کاغذات کا انبار تھا۔ فرمانے لگے کہ میں نے بے انتہا کوششوں سے پنجاب اسمبلی سے ربوہ کا نام تبدیل کروا کر چناب نگر رکھ دیا ہے۔ اس میں اسمبلی کی کاروائی، اخبارات کی خبریں، قراردادیں اور میری ذاتی تحریریں شامل ہیں۔ اس سارے بے ہنگم ڈھیر کی کانٹ چھانٹ کر کے اسے کتابی صورت میں شائع کرو۔ اللہ کا شکر کہ وہ کتاب بھی

"جب پنجاب اسمبلی نے ربوہ کا نام چناب نگر رکھا" کے نام سے جلد ہی چھپ گئی۔ میں نے جب وہ دیدہ زیب کتاب مولانا کی خدمت میں پیش کی تو انتہائی خوش ہوئے۔ میرے ماتھے کو بوسہ دیا اور ڈھیروں دعائیں میرے دامن میں ڈال دیں جو میرے دنیا وآخرت کا سرمایہ ہیں۔ مولانا سے آخری ملاقات رائے ونڈ میں شریف میڈیکل کمپلیکس میں ہوئی۔ شدید علیل تھے۔ جب میں نے اسلام علیکم کہا تو فرط محبت سے سینے سے لگالیا اور زاروقطار رونے لگے۔ بڑی دیر تک تحفظ ختم نبوت کے کام کے متعلق نصیحتیں اور وصیتیں کرتے رہے۔ راقم محسوس کر رہا تھا کہ اس وقت انہیں نہ اپنی جان لیوا بیماری یاد تھی اور نہ ہی اہل وعیال۔ انہیں فکر تھی تو صرف ختم نبوت کی! دو دن بعد پھر مولانا سے ملاقات ہوئی۔ لیکن اس وقت وہ چپ سادھے جامعہ اشرفیہ کے صحن میں جنازہ کی چارپائی پر لیٹے تھے۔ گویا کہہ رہے تھے

کلیوں کو میں سینے کا لہو دے کے چلا ہوں
برسوں مجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی

مولانا منظور احمد چنیوٹی بڑے خوش قسمت ہیں کہ بعد از موت بھی ان کا مشن پوری وجاہت سے جاری ہے۔

ان کی مسند بے رونق نہیں۔ ضیغم ختم نبوت کی کچھار خالی نہیں۔ شاہین ختم نبوت کا نشیمن آباد ہے۔ مولانا محمد الیاس چنیوٹی صاحب" اب اُس قافلے کے حدی خواں ہیں ان کے دن شامیں اور راتیں ختم نبوت کی نذر ہیں۔ والد صاحب کی طرح گاؤں گاؤں، قصبہ قصبہ اور شہر شہر سفر جاری ہیں۔ ان کی زبان بھی تحفظ ختم نبوت کیلئے بے تکان بولتی ہے۔ اندرون و بیرون ملک ان کے طوفانی دورے جاری رہتے ہیں۔ وہ بھی سیماب صفت ہیں۔ وہ بھی انتھک اور جنونی ہیں۔ ان کا خطاب بڑا ولولہ انگیز اور حقائق افروز ہوتا ہے۔ وہ دلائل کی شمشیر سے قادیانیت کے پرخچے اڑا دیتے ہیں۔ مطالعہ کا بڑا عمدہ ذوق رکھتے ہیں عربی زبان میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ عشق رسولؐ ان کی متاع حیات ہے اور اسی عشق نے انہیں حق گوئی اور بے باکی عطا کی ہے۔ اسی لیے وہ آتشِ نمرود میں بے خطر کود پڑتے ہیں

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

مرزا قادیانی بھی عجیب چیز ہے۔ایک طرف سے دیکھو تو کو برا نظر آتا ہے۔ دوسری طرف سے دیکھو تو لومڑ نظر آتا ہے۔تیسری طرف سے دیکھو تو بجو نظر آتا ہے۔ چوتھی طرف سے دیکھو تو کرلا نظر آتا ہے۔ پانچویں طرف سے دیکھو تو سگ دم بریدہ نظر آتا ہے۔ چھٹی طرف سے دیکھو تو چھپکلا نظر آتا ہے۔ ساتویں طرف سے دیکھو تو لگڑ بگڑ نظر آتا ہے۔ آٹھویں طرف سے دیکھو تو چمگادڑ نظر آتا ہے۔نویں طرف سے دیکھو تو بل بتوڑ انظر آتا ہے۔دسویں طرف سے دیکھو تو الو کا پٹھا نظر آتا ہے۔غرض کہ جتنی جہتوں سے دیکھیں گے آپ کو کوئی "فتنے منہ" چیز ہی نظر آئے گی۔

ہمارے مخدوم جناب مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے اس جانور کو پکڑا ہے اور صرف اس کی کالی زبان لوگوں کو دکھائی ہے۔ یہ زبان نائی کے استرے سے زیادہ تیز اور سکھوں کی کرپان سے زیادہ خطرناک ہے۔زبان اتنی غلیظ ہے کہ اسے دیکھ کر متلی ہونے لگتی ہے اور اس کی سڑانڈ سے دماغ پھٹنے کو آتے ہیں۔اُسے سننے سے ساعتوں میں آگ لگتی ہے۔ مرزا قادیانی دنیا کا سب سے بڑا گالی ساز، گالی باز اور گالی بار تھا۔وہ بکواس بازی، ہرزہ سرائی، دشنام طرازی اور پھکو بازی میں ید طولیٰ رکھتا تھا۔

مولانا محمد الیاس چنیوٹی صاحبؒ نے صرف مرزا قادیانی کی بکواس کا وہ حصہ پیش کیا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی عظیم والدہ حضرت مریم علیہ السلام کے متعلق ہے۔ مولانا نے جس مہارت سے اپنا مقدمہ پیش کیا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ عیسائی ججوں کا فل بینچ بیٹھا ہے۔ سامنے بڑا وسیع وعریض گراؤنڈ ہے۔ جس میں لاکھوں عیسائی سامعین بیٹھے ہیں۔ لاؤڈ سپیکر کا مکمل انتظام ہے۔ مولانا ڈائس پر کھڑے ہیں۔ ججوں کے سامنے جناب عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت مریم علیہ السلام کی شان بیان کر رہے ہیں۔ مجمع گوش بر آواز ہے۔ اچانک مولانا ان عظیم الشان ہستیوں کے بارے میں مرزا قادیانی کی بکواسات، ہفوات اور ہرزہ سرائی کے حوالہ جات پیش کرنے لگتے ہیں۔ ڈائس پر اُن کے سامنے قادیانی کتابوں کا ڈھیر لگا ہے۔ وہ کتاب کھولتے ہیں۔ کتاب کا نام بتاتے ہیں۔ صفحہ نمبر نوٹ کراتے ہیں اور پھر وہ غلاظت میں ڈوبا ہوا حوالہ پیش کرتے جاتے ہیں۔ وہ ججز اور مجمع سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ تم کھربوں ڈالر خرچ کر کے دنیا میں عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہو۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہ السلام کا

مقام ومرتبہ بیان کرتے ہو۔لیکن تمہیں اُن کے خلاف زہر اگلتے یہ قادیانی نظر نہیں آتے۔ یہ وہ زہریلے سانپ ہیں جنہیں تم نے دودھ پلا کر پالا۔ان کی ہر قسم کی معاونت کی۔ انہیں پوری دنیا میں پھیلایا اور ہر جگہ انہیں تحفظ فراہم کیا۔صرف اس لئے کہ یہ مسلمانوں کے خلاف کام کرتے ہیں۔ دیکھو! یہ تمہارے ساتھ کیا ہاتھ کر گئے ہیں۔تمہارے ممالک میں عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی سزا قتل ہے۔ اگر تمہیں عیسیٰ علیہ السلام سے محبت ہے تو یہ سزا ہر قادیانی پر لاگو کرو۔ قانون بھی موجود ہے۔عدالت بھی موجود ہے اور مجرم بھی موجود ہیں۔ مجمع پر ہُو کا عالم طاری ہے۔ ہر طرف قبرستان کی سی خاموشی ہے۔ کچھ آنکھوں میں سرخی اُتر آئی ہے۔ کچھ جبینوں پر شکنیں چڑھ گئی ہیں۔ کچھ چہرے قہر بار ہیں۔ کچھ دماغوں پر بجلیاں گری ہیں۔ کچھ جگر سوختہ ہوئے ہیں۔ کچھ دلوں میں جھٹکے لگے ہیں۔ کچھ لب کھل رہے ہیں۔ کچھ زبانیں بولنے کیلئے بے قرار ہیں۔ میں ایک زبردست انقلاب دیکھ رہا ہوں۔ مولانا! جلدی کیجئے اور یہ کتاب تمام عیسائی دنیا میں پھیلا دیں۔ مولانا! جلدی کیجئے! اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔

صدائے حق کی جرات سے تو زندہ کر زمانے کو
تیرے ساتھ دنیا میں ہزاروں دل دھڑکتے ہیں

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت
محمد طاہر عبدالرزاق
بی ایس سی۔ایم اے (تاریخ)

مقدمہ

عمر عزیز کا بیشتر حصہ منکرین ختم نبوت (قادیانیوں) دشمن اسلام اور سیکولر گروہ کے خلاف مقدمات لڑتے ہوئے گذرا ہے جس کا تفصیلی تذکرہ بندہ نے اپنی کتاب ''ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت'' میں کیا ہے سال 1983 میں جب یورپ اور خاص طور پر روس کی جانب سے اسلام کے خلاف یلغار ہورہی تھی اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی کے بارے میں کمیونسٹ اور سوشلسٹ لکھاری گستاخانہ لٹریچر شائع کر رہے تھے اس وقت اس بندہ عاجز کو ان کے خلاف فیڈرل شریعت کورٹ میں توہین رسالت کا مقدمہ دائر کرنے اور سات سال تک مسلسل پیروی کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس وقت فیڈرل شریعت کورٹ کے سربراہ جناب جسٹس گل محمد خان اور ان کے ہم نشین جج جناب ڈاکٹر فدا محمد خان اور تین دیگر جج صاحبان کے فل کورٹ نے مقدمہ کی سماعت کی اور اس کا متفقہ تاریخی فیصلہ 30 اکتوبر 1990 کو ہماری استدعا منظور کرتے ہوئے سنایا گیا جس میں توہین رسالت کی سزا ''سزائے موت'' مقرر کردی گئی۔ سکریٹریٹ کے ایک اہل کار کی شرارت سے اس فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں درخواست برائے اپیل دائر کر گئی اس دور میں میاں محمد نواز شریف پاکستان کے وزیر اعظم تھے جب ان کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی تو انہوں نے اپنے اٹارنی کو حکم دیا کہ وہ اس اپیل سے فوراً دستبردار ہوجائے جس پر درخواست برائے سماعت اپیل سپریم کورٹ سے خارج کردی گئی اس تمام کاروائی میں مجلس ختم نبوت کی جانب سے مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید اور مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل روحانی اور مادی تعاون حاصل رہا جس کی بدولت خدا کے فضل سے ہمارا مقدمہ کامیاب رہا اور ملک عزیز پاکستان میں قانون ''توہین رسالت'' کی سزا ''سزائے موت'' مقرر کردی گئی جو تعزیرات پاکستان میں دفعہ 295-C کی صورت میں ہمیشہ کیلئے شامل ہوگئی۔

عزیز مکرم مولانا محمد الیاس چنیوٹی، حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی کے سعادت مند فرزند اور لائق جانشین ہیں۔ مولانا چنیوٹی رحمہ اللہ سے مجھ خاکسار کا عمر بھر قلبی اور ذہنی تعلق قائم رہا۔ جب بھی لاہور تشریف لاتے میرے غریب خانہ کو اپنے قدم میمنت لزوم سے جو تحفظ ختم نبوت کیلئے دنیا کے مشارق و مغارب کا جوش اور جذبہ ایمانی کے ساتھ سفر کرتے رہے مشرف فرماتے۔ جب میں نے قادیانی نبوت کے صد سالہ جشن منانے کے خلاف مولانا چنیوٹی موصوف

کی طرف سے ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی اور اس کے لئے فل کورٹ کی تشکیل ہوئی تو مولانا اپنے تمام رفقاء اور عقیدتمندوں کے ساتھ روزانہ دوران مقدمہ تشریف لاتے ۔ جب مقدمہ کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں صادر ہوا تو مولانا چنیوٹی رحمہ اللہ فرط جذبات سے آبدیدہ ہو کر عدالت میں ہی بغل گیر ہو گئے ۔ اس کیس کی کامیابی کی خوشی میں سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اپنے جذبات کا اظہار ایک انوکھے انداز سے کیا ۔ آپ نے تحفظ ختم نبوت کیلئے عظیم کامیابی پر ''نشان صدیق اکبرؓ '' کے گولڈ میڈل سے ہمیں نوازا جو میرے اور میرے خاندان کیلئے ہمیشہ یادگار زینت بنا رہے گا ۔ ان شاء اللہ ۔ آپ نے اسی خوشی اہلیان چنیوٹ اور لاہور کے احباب کے پر تکلف عشائیہ بھی دیا ۔

عزیز گرامی مولانا محمد الیاس چنیوٹی کی کتاب ''عیسیٰ علیہ السلام کا مقدمہ عیسائی عدالت میں'' پر تقریظ لکھنا چاہتا تھا لیکن قلم خود بخود مولانا چنیوٹی مرحوم کے تذکرہ کیلئے رواں ہو گیا اور ان کے ذکر کے بغیر نہ تو تقریظ کا حق ادا ہوتا اور نہ ہی کتاب کی معنویت کا اظہار ہوتا ۔ مصنف کتاب ہذا پر مستحق مبارک باد ہیں کہ وہ اپنے محترم و بزرگ والد مرحوم و مغفور کے نقش قدم پر رواں دواں آگے بڑھ رہے ہیں ۔

کتاب کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ پہلے سے پانچویں باب تک جناب عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی، ان کا مقام و مرتبہ اور ان کے معجزات ان کے رفع و نزول کا ذکر قرآن اور حدیث کی روشنی میں کیا گیا ہے اور تقریباً ہر باب میں قادیانیت اور عیسائیت کے نظریات کی متکلمانہ منطق کے ساتھ قرآن و سنت سے استدلال کیا گیا ہے ۔

آخری چھٹا باب ''آداب دربارِ رسالت مآب ﷺ'' کا ماخذ مجھ خاکسار کی کتاب ''ناموس رسول اور قانون توہین رسالت'' ہے جس کا مصنف نے دیانتدارانہ طور پر آخر میں حوالہ دیا ہے جبکہ ایک خود ساختہ شیخ الاسلام نے اپنی کتاب ''تحفظ ناموس رسالت'' جو میری کتاب کے شائع ہونے کے دس سال بعد شائع ہوئی ہے میں میری کتاب کا کوئی حوالہ دینے کی زحمت گوارا نہیں کی اور اس فیصلہ کا حوالہ دینے سے بھی شرما کر گریز فرمایا جس کی بنیاد خاکسار کا مقدمہ محمد اسماعیل قریشی بنام محمد ضیاء الحق ہے ۔ بہرحال یہ اپنے اپنے ظرف کی بات ہے لیکن جاننے والے اس مجرمانہ کوتاہی کو یقیناً اپنے تذکروں میں یاد رکھیں گے ۔

(وکیل ناموس رسالت) محمد اسماعیل قریشی
سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان

پیش لفظ

الحمد اللّٰہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ!

قرآن مجید اور احادیث متواترہ سے یہ امر ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے، سچے نبی اور قیامت کی نشانیوں میں سے ایک واضح نشانی ہیں جو قیامت کے قریب آسمانوں سے زمین پر نازل ہوں گے۔ آپ کی نبوت، معجزات اور فضائل و مناقب محتاج بیان نہیں ہیں خود قرآن مجید آپ کی اور آپ کی والدہ محترمہ کی عظمت و پاکدامنی کے واقعات سے بھرا پڑا ہے۔

المیہ یہ ہے کہ انگریزی استعمار کا خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی، امت مسلمہ کے 14 سوسال سے متفق علیہ عقائد سے روگردانی کرتا گیا اور اپنے انگریزی آقاؤں کی خواہش کے مطابق متضاد متعدد دعوے کرتا گیا۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ جب مرزا قادیانی کو خود عیسیٰ ابن مریم بننے کی ضرورت پیش آئی تو اس نے اخلاق کی تمام حدود کو پھلانگتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ جن کے تقدس کی گواہی خود قرآن دیتا ہے انہیں اور ان کے خاندان کو ایسی ننگی گالیاں دیں اور بہتانوں کی وہ بارش کی کہ کفر بھی اس سے لرزنے لگا اور کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ اور اس سے بڑا ظلم یہ ہوا کہ خود عیسائی ان گستاخ قادیانیوں کو پناہ دینے لگے۔

قرآن مجید نے یہودیوں پر لعنت کرنے کے جو اسباب بیان فرمائے ہیں ان میں ایک سبب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر بہتان لگانے کو قرار دیا اور دوسرا سبب یہودیوں کے اس عقیدے کا اختیار کرنا بتایا کہ ''ہم نے مسیح ابن مریم علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے'' جبکہ یہودیوں کی اس ہمنوائی میں ہمیں قادیانی ان سے بھی چار قدم آگے نظر آتے ہیں حالانکہ انبیاء کی توہین کرنا اتنا بڑا جرم ہے کہ آں حضور ﷺ نے اس کی سزا قتل قرار دی۔

خلیفہ ہارون الرشید نے امام مالک رحمہ اللہ سے دریافت کروایا کہ جو شخص سرکار رسالت مآب کو گالی دے اسے کیا سزا دی جائے اس پر امام صاحب غضبناک ہوئے اور فرمایا اس امت کا کیا ٹھکانا جو نبی کریم ﷺ کی شان میں سب و شتم پر خاموش رہے ایسے شخص کو قتل کر دیا جائے اور صحابہؓ کو گالی دینے والے کو کوڑے مارے جائیں۔'' (الشفاء ج2)

ظلم بالائے ظلم یہ ہے کہ قادیانی گروہ یہودیوں کی پیروی کرتے ہوئے ''بغل میں چھری منہ میں رام رام'' کا راگ الاپ رہے ہیں۔ حقیقت میں اس گروہ کی تاریخ حضرت یسوع

مسیح علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے چاہنے والوں کی دلآزاری سے بھری پڑی ہے مگر وہ عیسائی جو آپ کی تعظیم حد درجہ سے بھی زیادہ کرتے ہیں اس قوم کو قادیانیوں نے ایسا شیشے میں اتارا ہوا ہے کہ وہ اس گروہ کی تمام تر گستاخیوں کو بھولے ہوئے ہیں اور انہیں (محض اسلام دشمنی اور تعصب کے سبب) اپنی آنکھوں کا تارہ بنا رکھا ہے اور وہ مسلمان جو ہر وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت وعفت کی جنگ لڑتے رہتے ہیں انہیں اپنا دشمن سمجھتے ہیں اور قادیانیوں کو اپنا خیر خواہ سمجھ کر دنیا بھر کے لوگوں سے ان کے لئے حقوق کی بھیک مانگتے پھرتے ہیں جو بجائے خود ان کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عقیدت کے دعویٰ پر سوالیہ نشان ہے جبکہ مسلمانوں کے دلوں میں آپ کی محبت خود حضور ﷺ نے اپنے طور پر پیدا کر دی ہے ہماری تو دعائیں آپ کی مدح سے بھری ہوئی ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو وضوء کے بعد یہ دعاء پڑھے اس کیلئے جنت واجب ہو جائیگی:

" اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ۔"

(ضیوف الجنۃ..................)

ترجمہ: جو شخص یہ کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کی بندی کے بیٹے اور اللہ کا کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم کی طرف ڈالا تھا اور یہ کہ جنت برحق ہے اور جہنم بھی برحق ہے۔

وجہ تالیف:

قادیانیوں کی یہ دورنگی اور عیسائیوں کی غفلت دیکھ کر میری یہ خواہش ہوئی کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت مطہرہ جو قرآن وحدیث میں بیان ہوئی ہے اس کا نمونہ عیسائیوں کے سامنے رکھا جائے پھر عہد نامہ قدیم وجدید سے آپ کے متعلق جو پیش گوئیاں فضائل ومناقب معجزات اور تعلیمات میں سے جو میسر آجائیں وہ بھی سامنے لائی جائیں اور ان کے بالمقابل مرزا قادیانی نے جو ہفوات آپ علیہ السلام کی شان میں بکے ہیں ان سے موازنہ کیا جائے پھر دنیائے عیسائیت کو دعوت فکر دی جائے کہ ان نظریات کے درمیان تقابل کر کے فیصلہ دیں کہ قادیانی آپ کے کسی احترام اور قدر کے لائق ہیں؟ یا ان سے حد درجہ اجتناب لازمی ہے۔

اس تصور کو ایک اچھی شکل دیکر عیسائی حکومتوں خاص کر انگلینڈ کی ملکہ، وزیر اعظم، او

رسپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو بھیجا جائے اور ان سے مطالبہ کیا جائے کہ یہ مقدمہ آپ کی عدالت میں پیش کیا گیا ہے بین الاقوامی اصول وضوابط کو سامنے رکھتے ہوئے انصاف پر مبنی فیصلہ دیں بلکہ میری کوشش ہوگی کہ میں خود وہاں جا کر سپریم کورٹ آف انگلینڈ میں مقدمہ دائر کروں۔

میں نے اس خواہش کا اظہار اپنے مربی و محسن مجاہد ملت امام الصلحاء حضرت شیخ عبدالحفیظ مکی دامت برکاتہم العالیہ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے بہت تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر یہ مضمون تیار ہوجائے تو اس کا عربی اور انگریزی ترجمہ بھی ہونا چاہیے۔ حضرت کے برادر عزیز نے فرمایا کہ عربی، انگریزی زبان میں طباعت کے اخراجات وہ برداشت کریں گے۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

• رمضان 1427 میں اپنے شیخ کے ہمراہ جامع مسجد ''مے فے'' جوہانسبرگ جنوبی افریقہ میں آخری عشرہ کے اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس دوران دو کام کئے:

(۱) اپنے محترم دوست جناب ابوطلحہ محمد یونس بٹ مقیم مدینہ منورہ کی بہت مفید کتاب ''ضیوف الجنۃ'' کا اردو ترجمہ شروع کیا جو اعتکاف کے دوران ہی الحمدللہ مکمل ہوگیا اب یہ کتاب ''جنت کے مہمان'' کے نام سے چھپ کر بازار میں دستیاب ہے۔

(۲) دوسرا کام زیر نظر کتاب کا مسودہ تیار کرنا شروع کیا۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، بچپن، لڑکپن، جوانی، نبوت، تعلیمات، معجزات اور آپ کے علامات قیامت میں سے ہونے پر جو آیات دلالت کرتی ہیں انہیں علیحدہ علیحدہ موضوع کی ترتیب سے جمع کرتا گیا پھر وقتاً فوقتاً جیسے ہی فرصت کے کچھ لمحات ملتے اس مضمون کی تکمیل کرتا رہا۔ اپنی مذہبی اور سیاسی مصروفیات کے وجہ سے میں نے اپنے لائق دوست اور ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد، چنیوٹ میں درجہ تخصص کے فاضل استاد مولانا مشتاق احمد مدظلہ العالی کو اپنا شریک کار بنالیا جنہوں نے میرے کام کو بہت ہی آسان فرمادیا اگر ان کا تعاون مجھے حاصل نہ ہوتا تو شاید یہ خدمت منصۂ شہود پر نہ آتی پھر کچھ تنبیہات غیبیہ ایسی آئیں کہ میں نے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے 8 دسمبر 2009 کو دبئی کا رخت سفر باندھا۔ میرے علاقہ ہرسہ شیخ کے دوست حاجی اللہ دتہ صاحب اپنی کمپنی کے مالک چوہدری رفاقت علی صاحب سیالکوٹی مقیم دبئی کی رہائش گاہ پر لے آئے اور میں اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچا پایا۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

موقع بموقع آیات واحادیث سے جو لطیف اشارے ملے ﴿فائدہ﴾ کی شکل میں درج کرکے قادیانی اور عیسائی ذہنوں کو جھنجھوڑتا گیا کہ ذرا غور کریں کہ یہ تعصب تمہیں کہاں لے جارہا

ہے ان ﴿فوائد﴾ کا پڑھنا بھی لطف سے خالی نہ ہوگا۔ مولوی عبید اللہ صاحب پشاوری مقیم شارجہ (حضرت والد ماجد رحمہ اللہ کے مایہ ناز شاگرد) کے سامنے جب اس عنوان پر کتاب لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے کہا کہ میں خود عرصہ سے اس موضوع پر کتاب کی ضرورت شدت سے محسوس کر رہا تھا کہ عیسائی قوم کو اس طرف توجہ دلائی جائے آپ نے تو میرے دل کی بات پوری کر دی۔ فوراً کہا کہ اس کی اردو ایڈیشن کا جملہ خرچ میرے ذمہ آیا۔ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب موصوف اور ان تمام محسنین کو جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں کسی طرح بھی تعاون فرمایا اپنی شایان شان بدل عطا فرماویں اور قادیانیوں کی چالبازیوں سے ہوشیار رہنے کی ہمت دیں۔

اس سیاہ کار کو عیسیٰ علیہ السلام کے محافظین میں شامل کر کے اس حقیر محنت کو میری نجات اور بھٹکے ہوؤں کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین۔

قارئین سے التماس ہے کہ اپنے ان جذبات کے باوجود مجھے اپنی کم مائیگی کا اعتراف ہے اور انسان خطا کا پتلا ہے جہاں میری خطا دیکھیں تصحیح کیلئے مجھے ضرور مطلع فرماویں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح ہو جائے۔ میں احسان مند رہوں گا۔

ابو محمد عیسیٰ محمد الیاس عفی عنہ

جمعہ یوم ولادت مسیح علیہ السلام 2009م

تمہید

الحمد للّٰہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ!

حضرت محمد ﷺ تمام نبیوں اور رسولوں کے آخر میں تشریف لائے اور نبوت و رسالت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تھا وہ حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو گیا۔ سابقہ انبیاء کی تبلیغ و ہدایت اور نبوت و رسالت ایک علاقہ یا ایک ملک تک محدود رہی اور انہوں نے کبھی عالمگیر دعوت و پیغام کا دعویٰ نہیں کیا لیکن حضرت محمد ﷺ کا پیغام عالمگیر تھا آپ ﷺ پوری کائنات کے لئے بشیر و نذیر بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام مکمل اور محفوظ شکل میں تمام دنیا کے انسانوں کی ہدایت کی لئے باقی چھوڑا اور کسی نئے نبی یا رسول کے آنے کی ضرورت کو ختم کر دیا۔ "ختم نبوت" اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ کا نام ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا یعنی آپ ہی خاتم النبیین ہیں اور یہی عقیدہ ختم نبوت ہے۔ 14 سو سال سے امت نے اس پر اجماع کر رکھا ہے کہ یہ اسلام کا اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے اس عقیدہ کے بغیر آدمی مسلمان ہو ہی نہیں سکتا یہ عقیدہ قرآن مجید کی 100 سے زائد آیات 200 احادیث اور جماع امت سے ثابت ہے بلکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں امت کا سب سے پہلا اجماع ہی عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت پر ہوا ہے۔ امت نے جن آیات اور احادیث کی روشنی میں اس عقیدہ پر اجماع کیا ان میں سے ایک آیت خاتم النبیین ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ما کان محمد ابا احد من رّجالکم و لکن رّسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما" **(الاحزاب 40)**

ترجمہ: نہیں ہیں محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

اور آپ ﷺ کی مشہور حدیث ہے:

"عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِي اُمَّتِي كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔"

(ابو داؤد کتاب الفتن والملاحم باب ذکر الفتن و دلائلها ج:۲ ص ۱۲۷ حدیث نمبر ۴۲۵۲، ترمذی ۲؍۴۵ ابواب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۹)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: قریب ہے کہ میری امت میں تیس بڑے بڑے جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

اور امت کا اجماع اس طرح ہے جیسا کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''دعویٰ النبوۃ بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع (شرح فقہ اکبر ص:..........) اور سراج الامت حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور اپنی نبوت پر دلائل پیش کرنے کی مہلت مانگی (تاکہ صدق و کذب عیاں ہو) اس پر آپؒ نے فرمایا:

''مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عَلَامَةً فَقَدْ كَفَرَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔''

(مناقب الامام الاعظم للامام البرازی الکردی ج:۱ ص ۱۶۱)

ترجمہ: جو شخص اس سے علامت طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائیگا کیونکہ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔

الغرض ختم نبوت کا مسئلہ اس طرح واضح ہے کہ اس میں کسی قسم کا تأمل کرنا بھی محض کفر ہے۔

ختم نبوت کا عقیدہ اتنا واضح اور صاف ہونے کے باوجود ہندوستان کے علاقہ قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانی نے سیاسی اغراض کے پیش نظر مجدد، مصلح موعود، امام مہدی، مثیل مسیح، ظلی بروزی نبی، مسیح ابن مریم اور آخر میں رسول بلکہ تمام رسولوں سے افضل ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ علماء اسلام نے پہلے ہی دن سے اس فتنے کا تعاقب شروع کر دیا اور مسلمانوں کو اس کی شرانگیزیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے متعدد چھوٹی اور بڑی کتابیں براہین اور دلائل کے واضح ثبوتوں کے ساتھ امت کے سامنے پیش کر دیں ایسے ہی مناظروں، مباہلوں اور مباحثوں میں مرزا قادیانی اور اس کی امت کو شکست فاش سے دوچار کیا۔ میں نے جیسا کہ پیش لفظ میں عرض کیا ہے کہ مجھے اس وقت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ذات، شخصیت، تعلیمات، معجزات اور رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن و حدیث عہد نامہ قدیم و جدید اور قادیانیت کا موازنہ پیش کرنا ہے تاکہ عیسیٰ علیہ السلام چھپے ہوئے دشمنوں کی نشاندہی ہو سکے اور یہ معلوم کیا جا سکے کہ کونسا گروہ ملمع سازی سے کام لے رہا ہے اور عیسائی دنیا کو بیدار کرنا بھی ہمارا مقصد ہے تاکہ وہ دوست نما دشمنوں کو پہچانیں اور اس کی سرپرستی کو چھوڑ دیں۔

پہلا باب

حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا مقام

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے فضائل ومناقب قرآن مجید اور کتب احادیث میں جا بجا موجود ہیں ذیل میں ہم اس ذخیرہ سے حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کے فضائل و مناقب تحریر کرتے ہیں۔

حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام قرآن مجید کی روشنی میں

خاندانی امتیاز:

"ان اللہ اصطفیٰ آدمَ و نوحاً و ال ابراھیم و ال عمران علی العالمین"
(آل عمران: ۳۳)

ترجمہ: اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور خاندان ابراہیمؑ اور خاندان عمرانؑ کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا۔

مفسرین کے ایک قول کے مطابق عمران حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نانا کا نام تھا ان کی آل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے زمانہ کے لوگوں میں سے منتخب کردہ قرار دیا۔

حضرت مریمؑ کے فضائل:

"واذ قالت الملئکة یمریم ان اللہ اصطفك و طھرك واصطفك علی نساء العالمین ، یمریم اقنتی لربك واسجدی وارکعی مع الرّٰکعین"

(آل عمران: 43-42)

ترجمہ: اور جب فرشتوں نے مریم سے کہا کہ مریم! خدا نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک بنایا ہے اور جہان کی عورتوں میں منتخب کیا ہے مریم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرنا اور سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا۔

﴿فائدہ﴾ قرآن مجید کی گواہی بھی ملاحظہ فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح حضرت مریم سلام اللہ علیھا کو پاک صاف اور منتخب عورت قرار دے رہا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نانی دعا کرتی ہیں کہ اے اللہ! میں مریم اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے شر سے تیری پناہ میں دیتی

ہوں، پھر اس کے بعد اگلی آیت میں قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ اس بچی کو اللہ نے بڑی اچھی طرح قبول فرمایا اور بہت ہی بہترین پرورش فرمائی کیا خیال ہے کہ ان تمام نصوص کے باوجود تصور بھی کیا جا سکتا ہے کہ حضرت مریم کے یوسف نجار کے ساتھ ناجائز تعلقات پیدا ہو گئے ہوں گے (نعوذ باللہ) قادیانی ذرا غور کریں کہ ان کا فرضی نبی انہیں قرآنی تعلیمات سے کتنا دور لے جا رہا ہے۔﴾

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل و مناقب:

(1) ''واذ قالت الملٰئكة يٰمريم انّ الله يبشرك بكلمة منه .... هذا صراط المستقيم۔'' (آل عمران :45-51)

ترجمہ: وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے جب فرشتوں نے مریمؑ سے کہا کہ اے مریمؑ! خدا تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح اور مشہور عیسیٰ بن مریم ہوگا اور جو دنیا اور آخرت میں باآبرو اور خدا کے خاصوں میں سے ہوگا اور ماں کی گود میں اور بڑی عمر کا ہو کر دونوں حالتوں میں لوگوں سے یکساں گفتگو کرے گا اور نیکوکاروں میں ہوگا۔ مریم نے کہا میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا کہ کسی انسان نے مجھے ہاتھ تک تو لگایا نہیں۔ فرمایا! خدا اسی طرح جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ارشاد فرما دیتا ہے: ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے، اور وہ انہیں لکھنا پڑھنا اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائے گا اور عیسیٰ بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر ہو جائیں گے اور کہیں گے میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں اور یہ کہ تمہارے سامنے مٹی کی مورت بشکل پرندہ بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے زندہ جانور ہو جاتا ہے اور برص کو تندرست کر دیتا ہوں اور خدا کے حکم سے مردے میں جان ڈال دیتا ہوں اور جو تم کھا کر آتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں اگر تم صاحب ایمان ہو تو ان باتوں میں تمہارے لئے قدرت خدا کی نشانی ہے اور مجھ سے پہلے تورات نازل ہوئی تھی اس کی تصدیق بھی کرتا ہوں اور میں اس لئے بھی آیا ہوں کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لئے حلال کرتا ہوں اور میں تو تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو کچھ شک نہیں خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ (فائدہ﴾

﴿فائدہ﴾ اس کی تائید انجیل متی کے فقرہ سے بھی ہوتی ہے کہ میں اسرائیل کی بھیڑوں کو اکھٹے کرنے آیا ہوں دیکھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا عنوان۔ لہٰذا

عیسائیوں کو اپنی تبلیغ بنی اسرائیل تک ہی محدود رکھنی چاہیے اور اگر مسلمانوں سے کوئی کہے کہ تم کیوں پوری انسانیت کو اسلام کی دعوت دیتے پھرتے ہو! تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں تو اسی قرآن نے بتایا کہ ہمارا نبی پوری انسانیت کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور ہمیں نبوت والی وراثت ملی ہے فرمایا: ''قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً'' ۔ترجمہ: کہہ کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں ۔(الاعراف:...... (پارہ 19 رکوع 9)

(2) ''اذقال یعیسیٰ بن مریم اذکر نعمتی علیك و علی والدتك.......

...... لا اعذبه احداً من العالمین۔'' (المائدہ115-110)

ترجمہ: اس دن کو یاد کرو جب اللہ عیسیٰؑ سے فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کئے جب میں نے روح القدس یعنی جبرائیل سے تمہاری مدد کی تم جھولے میں اور جوان ہو کر ایک ہی طرز پر لوگوں سے گفتگو کرتے تھے اور جب میں نے تم کو کتاب اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائی اور جب تم میرے حکم سے مٹی کا جانور بنا کر اس میں پھونک مار دیتے تھے تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا تھا اور مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے اچھا کر دیتے تھے اور مردے کو زندہ کر کے قبر سے نکال کھڑا کرتے تھے اور جب میں نے بنی اسرائیل کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا، جب تم ان کے پاس کھلے ہوئے نشان لیکر آئے جو ان میں سے کافر تھے کہنے لگے کہ صریح جادو ہے اور جب میں نے حواریوں کی طرف حکم بھیجا کہ مجھ پر اور میرے پیغمبر پر ایمان لے آؤ وہ کہنے لگے کہ پروردگار ہم ایمان لائے آپ گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں وہ واقعہ بھی یاد کرو جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تمہارا پروردگار ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے طعام کا دسترخوان نازل کرے انہوں نے کہا اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا سے ڈرو وہ بولے کہ ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل تسلی پائیں اور ہم جان لیں کہ تم نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس دسترخوان کے نزول پر گواہ رہیں ۔تب عیسیٰ بن مریم نے دعا کی کہ اے ہمارے پرودگار ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما کہ وہ دن ہمارے لئے عید قرار پائے یعنی ہمارے اگلوں اور پچھلوں سب کیلئے اور وہ تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق دے تو بہتر رزق دینے والا ہے خدا نے فرمایا میں تم پر ضرور خوان نازل فرماؤں گا لیکن جو اس کے بعد تم میں سے کفر کرے گا اسے ایسا عذاب دوں گا کہ اہل عالم میں سے کسی کو ایسا عذاب نہ دوں گا۔

﴿فائدہ﴾ کتنا اہم نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے بنی اسرائیل کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے روک دیا تھا جب خدا نے ایسا انتظام کر دیا تھا تو پھر یہودی آپ کو سولی دینے میں کیسے کامیاب ہو گئے اللہ کا کلام سچا یا یہودیوں اور قادیانیوں کا؟﴾

(3) ''واذکر فی الکتب مریم اذانتبذت من اھلھا مکاناً شرقیاً فاتخذت من دونھم حجابا فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشراً سویاً قالت انی اعوذ بالرحمن منك ان کنت تقیاً قال انما انا رسول ربك لاھب لك غلٰماً زکیا۔قالت انی یکون لی غُلٰم ولم یمسسنی بشر ولم اك بغیاً قال کذلك قال ربك ھو علیّ ھیّن ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منا و کان امراً مقضیاً۔'' (سورہ مریم :21-16)

ترجمہ: اور کتاب (قرآن) میں مریم کا بھی ذکر کرو جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف چلی گئیں تو انہوں نے ان کی طرف سے پردہ کر لیا اس وقت ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا تو ان کے سامنے ٹھیک آدمی کی شکل بن گیا۔مریم بولیں کہ اگر تم پرہیز گار ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں انہوں نے کہا کہ میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا یعنی فرشتہ ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا بخشوں۔مریم نے کہا کہ میرے ہاں لڑکا کیوں کر ہو گا مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور بدکار بھی نہیں ہوں۔فرشتے نے کہا کہ یونہی ہو گا تمہارے پروردگار نے فرمایا کہ یہ میرے لئے آسان ہے اور میں اسے اسی طریق پر پیدا کروں گا تاکہ اس کو لوگوں کیلئے اپنی طرف سے نشانی اور ذریعۂ رحمت و مہربانی بناؤں اور یہ کام مقرر ہو چکا ہے۔

(4) ''فحملتہ فانتبذت بہ مکانا قصیّا..........ویوم ابعث حیّا۔''

(مریم:33-22)

ترجمہ: تو وہ اس بچے ساتھ حاملہ ہو گئیں اور اسے لے کر ایک دور جگہ چلی گئیں پھر دردِ زہ ان کو کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔کہنے لگیں کہ کاش میں اس سے پہلے مر چکتی اور بھولی بسری ہو گئی ہوتی اس وقت ان کے نیچے کی جانب سے فرشتے نے ان کو آواز دی کہ غمناک نہ ہو۔تمہارے پروردگار نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ تازہ کھجوریں گریں گی،کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو اگر تم کسی آدمی کو دیکھو تو کہنا کہ میں نے خدا کے لئے روزے کی نذر مانی ہے آج میں کسی آدمی سے ہرگز کلام نہیں کروں گی پھر وہ اس

بچے کو اٹھا کر اپنی قوم کے لوگوں کے پاس لے آئیں وہ کہنے لگے کہ مریم یہ تو نے برا کام کیا۔ اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی بد اطوار آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی تو مریم نے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا وہ بولے کہ ہم اس سے کہ گود کا بچہ ہے کیونکر بات کریں۔ بچے نے کہا کہ: میں خدا کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور میں جہاں ہوں اور جس حال میں ہوں مجھے صاحب برکت کیا ہے اور جب تک زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے اور مجھے اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے اور سرکش و بدبخت نہیں بنایا اور جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا مجھ پر سلام و رحمت ہے۔

﴿فائدہ: بنی اسرائیل کی طرف سے حضرت مریم کے خاندان کے بارے میں گواہی بھی ملاحظہ فرماویں اور مرزا قادیانی کا تین دادیوں اور نانیوں والا الزام بھی۔ خود فیصلہ کریں کہ سچا کون ہے! اور ایسا گروہ جو اللہ کے سچے نبی کے پاکدامن خاندان پر ایسے بے ہودہ الزامات لگائے کیا وہ دوست بنانے کے قابل ہے!!﴾

حضرت مریم و عیسیٰ علیہما السلام کے فضائل احادیث کی روشنی میں

(1) " عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا آسیۃ امرأۃ فرعون و مریم بنت عمران و ان فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علیٰ سائر الطعام۔"

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم الحدیث: ۳۴۱۱)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مردوں میں سے بہت کامل ہوئے ہیں اور عورتوں میں سے آسیہ فرعون کی بیوی اور عمران کی بیٹی مریم کے علاوہ کوئی کامل نہیں ہوا اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (ایک قسم کا کھانا) کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔

(2) " عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول مامن بنی ادم مولود الا یمسّہ الشیطان حین یولد فیستھلّ صارخاً من مسّ الشیطان غیر مریم وابنھا ثم یقول ابو ہریرۃ: وانّی اعیذھا بك وذریتھا من الشیطن الرحیم۔"

(صحیح البخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء، رقم الحدیث ۳۴۳۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو بھی انسان پیدا ہوتا ہے اسے شیطان چھوتا ہے تو وہ رونے لگتا ہے سوائے حضرت مریم اوران کے بیٹے کے۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ آیت پڑھی: وانی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطن الرجیم۔ ترجمہ: (عمران کی بیوی نے کہا) اے اللہ میں اس لڑکی کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی پناہ میں دیتی ہوں۔

(3) " عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال: لم یتکلم فی المھد الا ثلاثۃ عیسیٰ وکان فی بنی اسرائیل رجل یقال لہ جریج کان یصلی جاء تہ امّہ فدعتہ فقال اجیبھا او اصلّی فقالت اللھم لاتُمِتْہ حتی تُرِیَہ وجوہ المومسات وکان جریج فی صومعتہ فتعرضت لہ امرأۃ فکلّمتہ فابیٰ فاتت راعیاً فامکنتہ من نفسھا فولدت غلاماً فقالت من جریج فاتوہ فکسروا صومعتہ وانزلوہ وسبّوہ فتوضا وصلی ثم اتی الغلام فقال من ابوك یا غلام ؟فقال!الراعی قالوا نبنی صومعتك من ذھب قال لا الا من طین وکانت امرأۃ ترضع ابناً لھا من بنی اسرائیل فمرّ بھا رجل راکب ذو شارۃ فقالت اللھم اجعل ابنی مثلہ فترك ثدیھافاقبل علی الراکب فقال اللھم لا تجعلنی مثلہ ثم اقبل علی ثدیھایمصّہ قال ابو ھریرۃ کانیّ انظر الی النبی ﷺ یمصّ اصبعہ ثم مُرّبامۃ فقالت اللھم لا تجعل ابنی مثل ھذہ فترك ثدیھا وقال اللھم اجعلنی مثلھا فقالت لم ذاك! فقال: الراکب جبّار من الجبابرۃ وھذہ الامۃ یقولون سرقتِ،زنیتِ ولم تفعل ۔"

(صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء رقم الحدیث ۳۴۳۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ماں کی گود میں صرف تین بچوں نے گفتگو کی ہے: (۱) عیسیٰ علیہ السلام (۲) بنی اسرائیل میں جریج نامی آدمی تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ آئی اور اسے آواز دی وہ سوچنے لگا کہ میں نماز پڑھتا رہوں یا اسے جواب دوں جب دیر ہوگئی تو اس کی والدہ نے کہا اے اللہ اسے موت نہ دینا جب تک کہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔ ایک دن جریج اپنے عبادت خانہ میں موجود تھا کہ ایک عورت آئی اور اسے دعوت گناہ دی اس نے انکار کیا تو وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اس سے

زنا کیا اس کے نتیجہ میں بچہ جنا اور کہا کہ یہ جریج کے نطفہ سے ہے لوگوں نے اس کا عبادت خانہ گرا دیا اس کی توہین کی اور گالیاں دیں اس نے وضو کیا نماز پڑھی پھر بچے سے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے! اس نے کہا چرواہا ہے۔ حقیقت معلوم ہونے پر لوگوں نے کہا ہم تیری عبادت گاہ سونے کی تعمیر کرتے ہیں اس نے کہا نہیں مٹی کی بنانا کافی ہے۔ (۳) بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بیٹے کو دودھ پلا رہی تھی کہ پاس سے ایک سوار گزرا جو کہ بڑی شان وشوکت والا تھا تو عورت نے کہا اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے بچے نے یہ سن کر دودھ پینا چھوڑ دیا حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں گویا کہ میں دکھ رہا ہوں کہ حضور ﷺ نے اپنی انگلی چوس کر دکھائی اور بچے نے کہا! اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ کچھ دیر بعد ایک لونڈی گزری (لوگ اسے مار پیٹ رہے تھے) عورت نے کہا اے اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا۔ یہ سن کر بچے نے ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا اے اللہ مجھے اس جیسا بنانا۔ ماں نے پوچھا کہ اس کی وجہ کیا ہے! بچے نے کہا کہ وہ سوار ایک ظالم شخص تھا اور اس لونڈی کو لوگ الزام دے رہے تھے کہ تو نے چوری کی ہے تو نے زنا کیا ہے حالانکہ اس نے یہ دونوں کام نہیں کیے تھے۔

(4) " عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ انا اولىٰ الناس بعيسىٰ ابن مريم في الدنيا والآخرة والانبياء اخوة لعلات امهاتهم شتى و دينهم واحد۔"

(صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء رقم الحدیث ۳۴۴۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں دنیا و آخرت میں تمام لوگوں سے زیادہ عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں اور تمام انبیاء کرام علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں اور دین ایک ہے۔

(5) " عن ابی موسىٰ الاشعری رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اذا ادّب الرجل امته فاحسن تاديبها وعلّمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها فتزوّجها كان له اجران واذا اٰمن بعيسىٰ ثم اٰمن بی فله اجران والعبد اذا اتقى ربّه واطاع مواليه فله اجران ۔"

(صحيح البخاری رقم الحديث ۲٤٤٦)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ جو آدمی اپنی لونڈی کی اچھی طرح تربیت کرے اسے اچھی طرح تعلیم دے پھر اسے آزاد کر کے اس

سے نکاح کر لے تو اس کیلئے دہرا اجر ہے۔ جو شخص عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا ہو پھر مجھ پر ایمان لائے اس کیلئے دہرا اجر ہے اور آدمی جب اپنے رب سے ڈرے اور اپنے آقا کی اطاعت کرے تو اس کیلئے دہرا اجر ہے۔

﴿فائدہ 1 اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے اس سالک کیلئے دوہرے اجر کا اعلان فرمایا ہے جو اپنی باندی کی اچھی تعلیم و تربیت کرے پھر آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے۔ آپ کی ان تعلیمات نے مستشرقین کے الزام کو رفع کر دیا ہے کہ اسلام چاہتا ہے کہ عورت کو بالکل تعلیم نہ دی جائے اور اسے ان پڑھ رکھا جائے﴾

﴿فائدہ 2: عیسائی امت سے درخواست ہے کہ ذرا غور کرے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے کس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان بیان فرمائی ہے کہ عیسائیت کے بعد حضور ﷺ پر ایمان لانے کو برابر کا اجر قرار دیا ہے اگر مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دل سے احترام نہ کرتے تو ان کے پیروکاروں کے اتنے درجات بیان نہ کئے جاتے البتہ آپ کی طرف سے سوال اٹھتا ہے کہ پھر ہم اپنے سچے نبی کو چھوڑ کر تمہارے نبی پر ایمان کیوں لائیں! تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نبیوں کو اس لئے مانتے ہیں کہ وہ اللہ کے فریستادہ ہوتے ہیں جس ترتیب سے وہ آتے ہیں یہی طریقہ ہے کہ پہلے نبی کو سچا مانتے ہوئے نئے نبی کے احکامات پر عمل کیا جاتا ہے ورنہ پھر آپ سے بھی سوال ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سچے نبی تھے ان کے بعد تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان کیوں لائے ہو!! اللہ کی طرف سے ہر بعد میں آنے والے نبی پر ایمان لانا ایسے ہی ہے جیسے حکومت ایک محکمہ کا وزیر ایک شخص کو نامزد کرتی ہے جب تک وہ کرسی پر موجود ہوتا ہے اس کے احکامات چلتے رہتے ہیں جب اس کا دور گزر جاتا ہے تو اس سیٹ پر نئے آنے والے وزیر کے احکامات وہیں سے آگے شروع ہو جاتے ہیں جہاں سے پہلے والا چھوڑ گیا تھا۔ اس سے پہلے والے وزیر کی کوئی توہین نہیں ہوتی بلکہ بعد میں آنے والا وزیر اپنے پیش رو کے احکامات کو ہی حکومتی احکامات قرار دیتے ہوئے انہیں آگے بڑھاتا ہے اب اگر کوئی اہل کار یہ کہنے لگے کہ میں اس نئے وزیر کے احکامات نہیں مانتا میں تو بس پہلے وزیر کے ہی احکامات پر عمل کروں گا تو کیا اسے محکمہ یا حکومت کا وفادار تصور کیا جائیگا! ہرگز نہیں!! ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور ﷺ پر ایمان نہ لانا یہ درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حکم عدولی ہے کیوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہی آپ ﷺ کی آمد کی بشارت دی ہے حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا انکار کرنا درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرمودات کا انکار کرنا ہے۔﴾

(6) " عن ابن عباس قال ماتكلم عیسیٰ علیه السلام الا بالآیات التی تکلم بها حتی بلغ مبلغ الصبیان۔" (مصنف ابن ابی شیبة جلد١٦ص٥٤٩ رقم الحدیث٣٢٥٣٢)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے صرف چند آیات پر مشتمل گفتگو کی پھر وہ بچوں کی بولنے کی عمر کو پہنچنے تک خاموش رہے۔

(7) " عن هلال بن یساف قال لم یتکلم فی المهد الا ثلاثة عیسیٰ علیه السلام و صاحب یوسف صاحب جریح۔" (مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث٣٢٥٣٤)

ترجمہ: ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ ماں کی گود میں صرف تین بچوں نے گفتگو کی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یوسف کی صفائی دینے والا، جریج کی صفائی دینے والا۔

(8) " عن عبید بن عمیر قال کان عیسیٰ ابن مریم علیه السلام لا یرفع عشاءً لغداء ولا غداءً لعشاء و کان یقول ان مع کل یوم رزقه و کان یلبس الشعر ویاکل الشجر وینام حیث امسیٰ۔" (مصنف ابن ابی شیبة رقم الحدیث٣٢٥٣٨)

ترجمہ: عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام رات کا کھانا صبح کیلئے اور صبح کا کھانا رات کیلئے بچا کر نہیں رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہر دن کے ساتھ اس کا رزق ہوتا ہے اور آپ اون کا بنا ہوا لباس پہنتے تھے اور درختوں کے پھل کھاتے تھے اور جہاں شام ہو جاتی وہی سو جاتے تھے۔

(9) " عن علاء بن مسیّب عن رجل حدثه قال قال الحواریون لعیسیٰ بن مریم علیه السلام ماتاکل قال خبز الشعیر قالوا وما تلبس؟ قال الصوف قالوا وماتفترش قال الارض قالوا کلّ شدید قال لن تنا لو ملکوت السموات والارض حتی تصیبوا هذا علیٰ لذة اوقال شهوة۔"

(المصنف لابن ابی شیبة رقم الحدیث٣٢٥٤٢)

ترجمہ: حواریوں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا کھاتے ہیں! انہوں نے کہا جو کی روٹی پھر انہوں نے پوچھا آپ کیا پہنتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اون۔ پھر انہوں نے پوچھا آپ کیا بچھاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا زمین۔ حواریوں نے کہا یہ سب چیزیں بہت سخت ہیں فرمایا تم اس وقت تک آسمان اور زمین کی بادشاہی نہیں پا سکتے جب تک کہ لذت یا فرمایا شہوت کے باوجود ان چیزوں کو اختیار نہ کرو گے۔

(10) " عن سعید بن جبیر فی قوله انکم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم انتم لها واردون قال فذکروا عیسیٰ و عزیراً انهما کانا یعبدان فنزلت هذه الأیة من بعدها (ان الذین سبقت لهم منا الحسنیٰ اولئك عنها مبعدون)"

(المصنف لابن ابی شیبۃ رقم الحدیث ۳۲۵۴۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ تم اور تمہارے معبود جہنم کا ایندھن ہیں تم اس میں داخل ہو گے ۔ تو مشرکین نے کہا کہ عبادت تو حضرت عیسیٰؑ اور عزیرؑ کی بھی کی جاتی تھی (تو کیا وہ بھی اس آیت کا مصداق ہوں گے) تو اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی ۔ ترجمہ: ’’ بے شک وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس سے دور رکھے جائیں گے ۔‘‘

حاصل کلام:

قرآن وحدیث کے مطالعہ سے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درج ذیل فضائل ومناقب معلوم ہوتے ہیں:

(۱) حضرت مریم کے والدین اپنے زمانہ کے لوگوں میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے وہ اللہ کے پسندیدہ لوگوں میں سے تھے ۔

(۲) حضرت مریم کا شجرہ نسب (جیسا کہ اگلے باب میں آرہا ہے) بعض انبیاء کرام سے ملتا ہے ۔

(۳) حضرت مریم کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے وحی لے کر آتے تھے جو کہ ان کی ذات ہی کے متعلق ہوا کرتی تھی ۔

(۴) حضرت مریم اپنے زمانہ کی نیک اور برگزیدہ خاتون تھیں ۔

(۵) حضرت مریمؑ کے بطن سے کسی مرد کے ہاتھ لگائے بغیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ۔ مرد کے بغیر محض عورت سے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کر کے اپنی قدرت کا عظیم نمونہ دکھایا، اس معاملہ میں آپ حضرت آدم علیہ السلام کے مشابہ تھے ۔ آدم علیہ السلام ماں باپ کے بغیر اور عیسیٰ علیہ السلام باپ کے بغیر پیدا ہوئے ۔

(۶) عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو بشارت دی تھی کہ آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو کہ درج ذیل اوصاف ومعجزات کا حامل ہوگا:

(الف) وہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہلائے گا۔

(ب) وہ دنیا اور آخرت میں عزت والا ہوگا۔

(ج) وہ خدا کے خاص بندوں میں سے ہوگا۔

(ح) وہ ماں کی گود اور ادھیڑ عمر میں لوگوں سے یکساں گفتگو کرے گا۔

(خ) اللہ تعالیٰ اسے کتاب وحکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دیں گے۔

(د) وہ مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک ماریں گے تو پرندے اللہ کے حکم سے اڑنے لگیں گے۔

(ذ) وہ نابینا اور کوڑھ کے مریض پر ہاتھ پھیریں گے تو وہ صحت یاب ہو جائیں گے۔

(ر) مردہ کو حکم دیں گے کہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا تو وہ زندہ ہو جائے گا۔

(س) لوگوں کو بتائیں گے کہ تم کیا کھا کر آئے ہو اور گھروں میں بچا کر کیا رکھا ہے۔

(ش) وہ بعض حرام شدہ چیزوں کو حلال قرار دیں گے۔

(ط) وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیں گے۔

(ظ) حواریوں کے مطالبہ پر آپ نے دعا کی اور آسمان سے کھانا نازل ہوا۔

(ے) حضرت مریم کامل خواتین میں سے ایک تھیں۔

(۸) ہر بچہ کو پیدائش کے فوراً بعد شیطان چھوتا ہے جس کی وجہ سے وہ روتا ہے اس ضابطہ سے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ مستثنیٰ تھے واضح رہے کہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو ان دونوں کو حاصل ہوئی۔

(۹) حضرت عیسیٰ نے ماں کی گود میں بحکم الٰہی گفتگو کی اور اپنی والدہ محترمہ کی پاک دامنی کی گواہی دی۔

(۱۰) نبی کریم ﷺ دنیا وآخرت میں حضرت عیسیٰ کے زیادہ قریب ہیں۔

(۱۱) جو عیسائی شخص نبی کریم ﷺ پر ایمان لائے گا اسے دہرا اجر ملے گا۔

(۱۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا سے مکمل بے رغبتی رکھتے تھے، کھانا، لباس اور رہائش بہت سادہ تھی۔

حضرت مریم وعیسیٰ علیہما السلام عیسائیت کی نظر میں

یہودیوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہ ہمیشہ سے انبیاء کرام کے گستاخ اور نافرمان رہے ہیں صرف اسی پر بس نہیں کہ بلکہ وہ انبیاء کرام کو شہید کرنے کے قبیح جرم کے بھی مرتکب ہوتے رہے ہیں۔ قرآن مجید میں درج ذیل مقامات پر ان کے اس عظیم جرم کا ذکر ہے:

البقرہ 61، آل عمران 21، 112، المائدہ 70

روایات میں آتا ہے کہ وہ ایک دن میں کئی کئی سو انبیاء کرام کو شہید کر دیا کرتے تھے یہ

واضح رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ہر زمانہ میں ہر قوم، بستی، علاقہ کیلئے الگ الگ نبی بھیجنے کا دستور رہا ہے اس طرح بیک وقت سینکڑوں انبیاء کرام کا موجود ہونا کوئی ناممکن امر نہیں ہے۔

یہودیت کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ انہوں نے مذکورہ جرائم کے علاوہ ان مقدس ہستیوں پر ایسے ایسے گھناؤنے الزامات بھی لگائے ہیں جو کہ عام آدمی کی طرف منسوب کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ مثلاً

	الزامات	بائبل کا حوالہ
(۱)	حضرت نوح علیہ السلام کی شراب نوشی	(پیدائش 9:18 تا 24)
(۲)	حضرت لوط علیہ السلام کا بیٹیوں سے اختلاط	(پیدائش 19:30 تا 38)
(۳)	اسحٰق علیہ السلام کا جھوٹ	(پیدائش 26:2 تا 8)
(۴)	داؤد علیہ السلام کی زنا کاری	(سموئیل دوم 11:2 تا 17)
(۵)	سمسون علیہ السلام کی زنا کاری	(قضاۃ 16:1 تا 4)
(۶)	سلیمان علیہ السلام کا ارتداد	(سلاطین اول 11:1 تا 11)

بطور نمونہ ہم نے چند حوالے لکھ دیے ہیں ورنہ سخن بسیار است، یہود کا ایک عظیم جرم یہ بھی ہے کہ انہوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیا۔

افسوس صد افسوس کہ عیسائیت نے بھی یہودیت کی پیروی اختیار کی۔ عیسائیوں نے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے متعلق افراط کا راستہ اختیار کیا اس کا ایک مختصر خاکہ درج ذیل ہے:

(۱) عیسائیوں کا ایک فرقہ حضرت مریم کو روح القدس کی جگہ خدا قرار دیتا ہے۔
(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا تو سبھی عیسائی مانتے ہیں۔
(۳) ان کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے گناہوں کا کفارہ بن کر سولی پر چڑھ گئے۔

عیسائی اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرنے میں حد سے زیادہ مبالغہ کرتے ہیں لیکن انجیل متی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں کمی ظاہر کرنے والی چند روایات بھی درج ہیں مثلاً

(۱) آپ نے اپنی ماں اور بھائی کی بات سننے سے انکار کیا۔ (12:46 تا 50)
(۲) آپ کو بھوک لگ رہی تھی انجیر کے درخت پر پھل نہ دیکھا تو اسے بددعا دی اور وہ سوکھ گیا۔ (21:19,18)

اس افراط وتفریط کی واحد وجہ کتب مقدسہ میں تحریف یعنی ردوبدل ہے جو کہ ہزاروں سال سے ہر دور میں روا رکھا گیا ہے نیز یہ تضاد بیانی خود عیسائیوں کی جہالت پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص ان کے زعم میں اللہ کا بیٹا ہو یا ساری عیسائی قوم کے گناہوں کا کفارہ بننے کے قابل ہو بھلا وہ اپنے رب اور اپنی ماں کا گستاخ ہو سکتا ہے؟ یا وہ درختوں کو بددعاء دے سکتا ہے؟

تورات و انجیل اور دیگر کتب مقدسہ کے محرف ہونے کی بحث ہماری اس کتاب کا موضوع نہیں ہے اس موضوع پر سب سے زیادہ مدلل کتاب ''بائبل سے قرآن تک'' ہے (یہ کتاب مولانا رحمت اللہ کیرانوی مرحوم کی کتاب ''اظہار الحق'' کا اردو ترجمہ ہے جسے اردو زبان میں مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب سابق جج شریعت بنچ سپریم کورٹ آف پاکستان نے مرتب کر کے تین جلدوں میں شائع کیا ہے۔)

آمدم برسر مطلب، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سب سے زیادہ درست نظریہ دین اسلام کا ہے۔ یہودی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کی شان میں ناقابل تحریر گستاخی کرتے ہیں اور عیسائی دونوں کا مقام خدائی تک پہنچا دیتے ہیں جبکہ قرآن مجید کہتا ہے:

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ محترمہ کی صفائی دیتے ہوئے اپنے بارے میں اللہ کا بندہ ہونے کا اور اپنے نبی ہونے کا اقرار کیا۔ (مریم: 30 تا 33)

(۲) حضرت مریم صدیقہ تھیں۔ (المائدہ: 75)

(۳) حضرت عیسیٰ معجزات دکھاتے تھے۔ (آل عمران + المائدہ)

(۴) حضرت مریم کے پاس غیب سے رزق آتا تھا۔ (آل عمران: 37)

(۵) حضرت مریم کے پاس فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارتیں لے کر آتے تھے۔ (آل عمران: 45 تا 47)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قادیانیت کی نظر میں

(نقل کفر، کفر نباشد)

(۱) نادان اسرائیلی:

''اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنالیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے۔ اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرامکار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں ان کو کوئی معجزہ دکھایا نہیں جائے گا۔''

(۲) شریر روح:

''دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی اب کوئی حرامکار اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا کہ ایک شریف مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں مشہور کیا کہ میں ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے، پہلی ہی رات میں خدا نظر آ جائیگا بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک وظیفچی کو یہی کہنا پڑتا تھا کہ ہاں صاحب نظر آ گیا۔ سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں۔ اپنا پیچھا چھڑانے کیلئے کیسا داؤ کھیلا یہی آپ کا طریق تھا۔......''

(۳) موٹی عقل اور گالیاں دینے والے:

''متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔............''

(۴) جھوٹ بولنے والے اور گالیاں دینے والے:

''ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے

کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہوگئیں.........."

(۵) دماغ میں خلل اور حقیقی بھائیوں کی ناراضگی:

"آپ کی انھیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کا یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔.............."

(۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاندان پر بہتان عظیم:

"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔.............."

(۷) بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے:

"پس اسی طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے ہمیں اس بات کیلئے مجبور کر دیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔"

(انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 ص 288 تا 293)

عیسائی امت غور کرے کہ قرآن مجید تو کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت محمد ﷺ کی تصدیق کرنے والے ہیں اور مرزا قادیانی کہے کہ وہ آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کرتے تھے۔ کیا مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وفادار ہیں یا قادیانی؟؟؟

(۸) حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے:

''اس کی تائید میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے ہر ایک سچے عیسائی کا یہ فرض ہے کہ وہ بھی شراب پیوے اور اپنے مرشد کی پیروی کرے۔''

(نسیم دعوت روحانی خزائن ج19 ص433)

(۹) شرابی مسیح:

''ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کیلئے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کردی جائے میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کیلئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کرکے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔''

(نسیم دعوت روحانی خزائن ج19 ص435)

(10) عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ:

''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح عیسوی سے افضل ہے۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن ج19 ص17)

(11) ابن مریم سے بہتر غلام احمد:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء، روحانی خزائن ج18 ص240)

''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔'' (دافع البلاء، روحانی خزائن ج 18 ص233)

(12) شراب خوری کا ایک بدنتیجہ:

''یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔'' (ست بچن، روحانی خزائن ج10 ص296)

(13) مسیح کا چال چلن:

''مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا ایک کھاؤ، پیو، شرابی۔ نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق

کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔" (نورالقرآن حصہ دوم، روحانی خزائن ج9 ص 387)

فائدہ: مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قطعاً خدائی کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنے آپ کو اللہ کا بندہ قرار دیا قرآن کہتا ہے: قال انی عبداللہ...... (مریم:30) کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اسی طرح اللہ رب العزت عیسائیوں اور یہودیوں کا الزام رد کرنے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوالیہ انداز میں قیامت کے دن پوچھے گا:

اانت قلت للناس اتخذونی......الخ۔ (المائدہ..........)

ترجمہ: "کیا تو نے لوگوں سے کہا کہ بنالو مجھے اور میری والدہ کو اللہ کے علاوہ دو معبود، عیسیٰ (علیہ السلام جواب میں) کہیں گے! تیری ذات پاک ہے، میرا حق نہیں بنتا کہ میں کہوں وہ جس کا مجھے حق نہیں اگر میں نے یہ کہا ہوتا تو آپ کو اس کا علم ہوتا تو میرے ضمیر میں جو ہے اسے جانتا ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے ضمیر میں ہے تو غیب کی چیزوں کو خوب جاننے والا ہے۔ میں نے نہیں کہا ان سے مگر جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ تم اس اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے او رتمہارا بھی رب ہے۔" جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود اللہ کو رب مان رہے ہیں تو پھر وہ خدائی کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں؟ بائبل میں پہاڑی وعظ میں آپ نے دعا مانگنے کے لئے بھی یہ ہدایت بڑی وضاحت سے فرمائی ہے کہ جب تو دعا کرے تو اپنی کوٹھڑی میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے باپ (رب) سے جو پوشیدگی میں ہے دعا کر۔ اور پھر آپ پر شراب نوشی کا الزام لگانا معاذ اللہ اس سے بھی بڑی بداعتقادی کس کی پیغمبر کے ساتھ ہوسکتی ہے۔ کیا پہاڑی وعظ میں آپ نے زنا سے سختی سے منع نہیں فرمایا بلکہ کسی غیر محرم عورت کی طرف شہوت کی نگاہ سے دیکھنے کو بھی آپ نے زنا قرار دیا۔ جس کی سزا بتائی کہ اس بدنظری کرنے والے کی آنکھ نکال دو۔ آپ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پہاڑی وعظ تفصیل سے پڑھ سکتے ہیں۔ اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر شراب نوشی کا الزام وہ لگا رہا ہے جو خود اپنے مرید کو خط لکھ کر لاہور سے ٹانک وائن منگواتا ہے۔ (خطوط امام بنام غلام ص 5 از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی) اور مرزا بشیر الدین محمود احمد کے زمانہ میں خود قادیانی اخبار چھپے کہ ہمیں اعتراض حضرت مسیح موعود پر نہیں کیونکہ وہ ولی اللہ تھے اور ولی اللہ کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں اعتراض تو موجودہ خلیفہ (قادیانی سربراہ) پر ہے جو ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔ (الفضل قادیان 31 اگست 1938)

(14) یسوع کے چاروں بھائیوں کی گورنمنٹ کو درخواست:

"ایک مرتبہ یسوع کے چاروں حقیقی بھائیوں نے اس وقت کی گورنمنٹ میں

درخواست بھی دی تھی کہ یہ شخص دیوانہ ہوگیا ہے اس کا کوئی بندوبست کیا جائے یعنی عدالت کے جیل خانہ میں داخل کیا جاوے تا کہ وہاں کے دستور کے موافق اس کا علاج ہو تو یہ درخواست بھی اس بات پر صریح دلیل ہے کہ یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا۔"

(ست بچن، روحانی خزائن ج10 ص295)

(15) مسیح صرف ایک عاجز انسان تھا......دو حقیقی ہمشیرہ تھیں:

(مسیح) صرف ایک عاجز انسان تھا اور تمام انسانی ضعفوں سے پورا حصہ رکھتا تھا اور وہ اپنے چار بھائی حقیقی اور رکھتا تھا جو بعض اس کے مخالف تھے اور اس کی حقیقی ہمشیرہ دو تھیں، کمزور سا آدمی تھا جس کو صلیب پر محض میخوں کے ٹھوکنے سے غش سا آ گیا۔" (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن ج20 ص25)

(16) عیسیٰ علیہ السلام کی بیماری:

"یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن ج19 ص71)

(17) عیسیٰ علیہ السلام اور مسمریزم:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسمریزم رہپناٹزم میں کمال رکھتے تھے۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن ج3 ص257)

(18) ہدایت اور توحید پہنچانے میں ناکامی:

"ہدایت اور توحید قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم رہا ہے کہ قریب قریب ناکام رہے۔" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن ج3 ص357)

قادیانی عذر اور اس کا جواب:

قادیانی ان سب حوالہ جات کے جواب میں یہ بہانہ پیش کرتے ہیں کہ:

(۱) مرزا قادیانی نے عیسائیوں کے فرضی خدا یسوع کو نازیبا الفاظ بولے ہیں۔

(۲) جو کچھ لکھا ہے بائبل کے حوالہ سے لکھا ہے۔

پہلے عذر کا جواب نمبر 1:

مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ یسوع مسیح اور عیسیٰ ایک ہی شخصیت کے تین نام ہیں دیکھئے:

(۱) تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن ج20 ص29

(۲) توضیح المرام روحانی خزائن ج3 ص52

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے فرضی یسوع کی نہیں بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے اور دانستہ کی ہے۔

پہلے عذر کا جواب نمبر 2:

مرزا قادیانی نے متعدد مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لے کر توہین کی ہے یسوع مسیح کے الفاظ استعمال نہیں کیے تو ان کا کیا جواب ہوگا؟

دوسرے عذر کا جواب:

مرزا قادیانی نے بعض الزامات بائبل کے حوالہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگائے ہیں ان کے متعلق دو باتیں یاد رکھیں:

(۱) مرزا نے موجودہ بائبل پر بھی جھوٹ بولا ہے بعض الفاظ اور نتائج جو مرزا قادیانی نے لکھے ہیں بائبل میں ان کا کوئی وجود نہیں ہے۔

(۲) بعض امور کا بائبل میں ذکر ہے لیکن بائبل کا محرف ہونا اس میں تبدیلیاں اور تحریفات واقع ہونا خود مرزا کو بھی تسلیم ہے وہ لکھتا ہے: ''کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف ومبدل ہیں'' (چشمہ معرفت روحانی خزائن ج23 ص266)

اس لئے بائبل کے حوالہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کردار کشی کرنا، ان پر الزامات لگانا ایک سنگین جرم ہے اور اس جرم کا مرزا قادیانی نے دیدہ دلیری سے ارتکاب کیا ہے۔

خلاصہ کلام

عیسائی حضرات کیلئے لمحہ فکریہ!!

گزشتہ سطور میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انتہائی سنگین الزامات لگائے ہیں مثلاً نادان، شریر، موٹی عقل والا، گالیاں دینے والا، جھوٹ بولنے والا، دماغی خلل، خاندان پر الزامات، متکبر، شرابی، بدچلن وغیرہ۔ ہر الزام باحوالہ مرزا قادیانی کی اپنی تحریرات سے لکھا گیا ہے کوئی قادیانی ان حوالوں کو غلط نہیں کہہ سکتا لیکن اس کے باوجود امریکہ اور برطانیہ کی عیسائی حکومتیں ہمیشہ قادیانیوں کی سرپرستی کرتی ہیں دونوں ملکوں کے حکمران اسلامی ممالک خصوصاً حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ

(۱) قادیانیوں کی تبلیغ پر سے پابندی ختم کرے۔

(۲) انہیں مسلمانوں کے دینی عقائد کا مذاق اڑانے کی اجازت دیں۔

(۳) امریکہ نے ایک عرصہ سے اسلحہ کی ترسیل کو قادیانیت پر پابندیوں کے خاتمہ سے مشروط کر رکھا ہے۔

مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی جانب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبردست توہین کے باوجود عیسائی حکومتوں کی طرف سے ان کی سرپرستی حیرت ناک اور معنی خیز ہے!!!

دوسرا باب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی
قرآن مجید کے روشنی میں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاندانی پس منظر:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر، اولوالعزم اور صاحب شریعت نبی ہیں آپ کی پیدائش فی نفسہ معجزہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا تعلق نسبی انبیاء کے جلیل القدر خاندان سے تھا۔ ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت شیث علیہ السلام کو اللہ نے نبی بنایا، ان کی نسل سے حضرت ادریس اور نوح علیہم السلام نبی مبعوث ہوئے اور چلتے چلتے یہ سلسلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تک پہنچا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے نبی ہوئے:

(۱) حضرت اسحٰق علیہ السلام (۲) حضرت اسماعیل علیہ السلام

حضرت اسحٰق علیہ السلام کے دو بیٹے تھے:

(۱) حضرت یعقوب علیہ السلام اور (۲) عیصو

حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں نبوت اور عیصو کی اولاد میں بادشاہت کا سلسلہ چلا جو کہ ہزاروں سال جاری رہا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے آخری رسول تھے جو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل میں پیدا ہوئے۔ جبکہ اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ مبعوث ہوئے۔ نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس میں دین اور دنیا دونوں جمع ہو گئے آپ بیک وقت نبی بلکہ سید الانبیاء والرسل تھے اور بادشاہ بھی تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اس سلسلۃ الذہب کو یوں بیان فرمایا ہے:

" ان اللہ اصطفیٰ اٰدم و نوحًا و اٰل ابراھیم و اٰل عمران علی العٰلمین ذریّۃً بعضھا من بعض و اللہ سمیع علیم۔" (آل عمران 33،34)

ترجمہ: خدا نے آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو تمام جہانوں کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا ان میں سے بعض بعض کی اولاد تھے اور خدا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

آل عمران سے کون مراد ہے؟

اس آیت میں آل عمران کا ذکر آیا ہے۔ یہ عمران کون بزرگ ہیں اس بارے میں کوئی حتمی ویقینی رائے قائم کرنا مشکل ہے۔ مفسرین کی اس کے متعلق دو آراء ہیں۔

(۱) اس سے حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے والد مراد ہیں۔

(۲) اس سے حضرت مریم علیہا السلام کے والد مراد ہیں۔

مذکورہ بالا آیت میں دونوں احتمال مراد ہو سکتے ہیں لیکن دوسرا عمران مراد لینا زیادہ قرین قیاس ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عثمانی میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

''عمران دو ہیں ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد اور دوسرے حضرت مریمؑ کے والد، اکثر سلف وخلف نے یہاں عمران ثانی مراد لیا ہے کیونکہ آگے ''اذ قالت امرأۃ عمران......الی آخرہ سے اسی دوسرے عمران کے گھرانے کا قصہ بیان ہوا ہے اور غالباً سورت کا نام'' آل عمران'' اسی بنا پر ہوا کہ اس میں عمران ثانی کے گھرانے یعنی حضرت مریم و مسیح علیہ السلام کا واقعہ بہت شرح وبسط سے ذکر کیا گیا ہے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حضرت زکریا علیہ السلام سے رشتہ داری:

حضرت زکریا علیہ السلام کے والد کا نام حتمی طور پر معلوم نہیں ہے تاریخ وسیَر کی کتابوں میں مختلف نام لکھے گئے ہیں: ''ادن، ابن شبوی، ابن لدن، ابن برخیا'' بہر حال یہ سب کے نزدیک مسلّم ہے کہ وہ حضرت سلیمان بن داوٗد علیہما السلام کی اولاد میں سے ہیں جبکہ ان کی زوجہ مطہرہ ایشاع یا الیشع حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھیں۔

حضرت زکریا علیہ السلام کے خاندان یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسل میں سے ایک بزرگ حضرت عمران بن ناشی تھے۔ وہ حضرت زکریا علیہ السلام کے ہم زلف تھے یعنی حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی ایشاع (الیشع) اور حضرت عمران کی بیوی ''حنہ'' دونوں حقیقی بہنیں تھیں۔ (فتح الباری ج6 ص364 بحوالہ قصص القرآن ج3 ص53-252)۔ جمہور نے حضرت مریم اور ایشاع کو حقیقی بہنیں قرار دیا ہے۔

اس تحقیق کو مسترد کرتے ہوئے مولانا سیوہاری ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

'' ابن کثیر فرماتے ہیں کہ جمہور کا قول یہ ہے کہ ایشاع (الیشع) مریم علیہا السلام کی ہمشیر تھیں اور حدیث معراج میں نبی اکرم ﷺ نے عیسیٰ اور یحیٰ علیہما السلام کے متعلق یہ فرمایا کہ ''وھما

ابنا خالۃ'' جو رشتہ ظاہر فرمایا ہے اس سے بھی جمہور کے قول کی تائید ہوتی ہے۔لیکن جمہور کا یہ قول قرآن عزیز اور تاریخ دونوں کے خلاف ہے اس لئے کہ قرآن نے مریم علیہا السلام کی ولادت کو جس اسلوب کے ساتھ بیان کیا ہے وہ صاف بتا رہا ہے کہ عمران اور حنہ ،مریم علیہا السلام کی ولادت سے قبل اولاد سے قطعاً محروم تھے یہی وجہ ہے کہ حنہ نے مریم علیہا السلام کی ولادت پر یہ عرض نہیں کیا'' خدایا میرے تو پہلے بھی ایک لڑکی موجود تھی اب تو نے دوبارہ بھی لڑکی ہی عطا فرمائی۔'' بلکہ درگاہِ الٰہی میں یہ عرض کیا کہ جس شکل میں میری دعا تو نے قبول فرمائی ہے اس کو حسب وعدہ تیری نذر کیسے کروں؟ نیز تورات اور بنی اسرائیل کی تاریخ سے بھی کہیں یہ ثابت نہیں کہ عمران اور حنہ کے مریم علیہا السلام کے ماسوا کوئی اور اولاد بھی تھی بلکہ اس کے برعکس تاریخ یہود اور اسرائیلیات کا مشہور قول یہ ہے کہ ایشاع ،مریم علیہا السلام کی خالہ تھیں۔

دراصل جمہور کی جانب یہ منسوب قول صرف حدیث معراج کے مسطورہ بالا جملہ کے پیش نظر ظہور میں آیا ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد'' وھما ابنا خالۃ'' وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں مجاز متعارف کی شکل میں ہے یعنی آپ ﷺ نے بہ طریق توسع والدہ کی خالہ کو عیسیٰ علیہ السلام کی خالہ فرمایا ہے اور اس قسم کا توسع عام بول چال میں شائع وذائع ہے۔

علاوہ ازیں ابن کثیرؒ کا اس کو قول جمہور کہنا بھی محل نظر ہے اس لئے کہ محمد بن اسحٰق ،اسحٰق بن بشر ،ابن عساکر ،ابن جریر اور ابن حجر رحمھم اللہ جیسے جلیل القدر اصحاب حدیث وسیر کا رجحان اس جانب ہے کہ ایشاع حنہ کی ہمشیرہ اور مریم علیہا السلام کی خالہ ہیں حنہ کی بیٹی نہیں ہیں۔

(قصص القرآن جلد 4 ص 14,15)

حضرت مریم علیہا السلام کی ولادت:

پس منظر:

حضرت عمران صاحب اولاد نہیں تھے وہ اور ان کی زوجہ حنہ بنت 'فاقوذا' کو اولاد کی شدید خواہش تھی لیکن کئی سال اس محرومی کی حالت میں بیت گئے۔حضرت حنہ نے ایک دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور فریاد کی:

'' رب انی نذرت لك مافی بطنی محررا فتقبل منی انك انت السميع العليم ''

(آل عمران:35)

ترجمہ: وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے پروردگار جو بچہ میرے پیٹ میں ہے میں اس کو تیری نذر کرتی ہوں اسے دنیا کے کاموں سے آزاد رکھوں گی تو

اسے میری طرف سے قبول فرما تو سننے والا ہے اور جاننے والا ہے۔

اس دعا کا وقتی اور خصوصی محرک کیا تھا اس بارے میں دو روایات منقول ہیں:

(الف) حضرت حنہ صاحب اولاد عورتوں پر رشک کرتی تھیں جبکہ خود بانجھ اور اولاد سے محروم تھیں۔ رشک نے شدت اختیار کی تو عالم بے خودی میں دعا مانگی۔

(ب) محمد بن اسحٰق کی روایت ہے کہ حضرت حنہ نے بے اولادی کی حالت میں ایک دن ایک پرندے کو دیکھا کہ اپنے بچے کو دانہ کھلا رہا ہے تو ان کا دل بھر آیا ماما کی تمنا نے جوش مارا اور بیٹے کی آرزو کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا بانجھ پن دور ہوا اور وہ امید سے ہوگئیں۔ دوران حمل ہی حضرت عمران کا انتقال ہوگیا اور بعد میں حضرت مریم پیدا ہوئیں۔ (تفسیر کبیر ج8 ص 37)

مُحَرَّرًا کا معنیٰ:

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تفسیر عثمانی میں لکھتے ہیں:

عمران کی عورت کا نام ہے "حنہ بنت فاقوذا" اس نے اپنے زمانہ کے رواج کے موافق منت مانی تھی کہ خداوندا! جو بچہ میرے پیٹ میں ہے میں اسے "مُحَرَّر" تیرے نام پر آزاد کرتی ہوں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ تمام دنیوی مشاغل اور قید نکاح وغیرہ سے آزاد رہ کر ہمیشہ عبادت اور کلیسا کی خدمت میں لگا رہے گا۔ اے اللہ تو اپنی مہربانی سے میری نذر قبول فرما تو میری عرض کو سنتا اور میری نیت واخلاص کو جانتا ہے۔ گویا لطیف طرز میں استدعا ہوئی کہ لڑکا پیدا ہو کیونکہ لڑکیاں اس کام کیلئے قبول نہیں کی جاتی تھیں۔"

حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں اپنی اولاد کو بیت المقدس کی خدمت کیلئے وقف کرنے کی نذر ماننے کا عام رواج تھا۔ (البدایہ والنہایہ ج2 ص 231 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

حضرت مریم علیہا السلام جب پیدا ہوئیں تو ان کی والدہ محترمہ کی آرزو پوری نہ ہوسکی تب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور یہ دعا کی:

"رب انی وضعتها انثیٰ واللہ اعلم بما وضعت ولیس الذکر کالانثیٰ وانی سمیتها مریم وانی اعیذها بك و ذریتها من الشیطن الرجیم۔" (آل عمران 36)

ترجمہ: وہ کہنے لگیں کہ پروردگار! میرے تو لڑکی ہوئی ہے اور نذر کیلئے لڑکا موزوں تھا کہ وہ لڑکی کی طرح ناتواں نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

﴿فائدہ: یقیناً حضرت حنہ کی دعا اپنی بیٹی اور اس کی اولاد کے حق میں شیطانی آلائشوں سے پاک رہنے کے بارے میں قبول ہوئی۔کیا مرزا قادیانی کا ان قرآنی تعلیمات کے برعکس حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے پر کیچڑ اچھالنا درست ہے؟؟﴾

حضرت حنہ کا فطری تقاضا کے مطابق غالب گمان یہ تھا کہ بیٹا پیدا ہوگا اس لئے کہ بیٹی کو عبادت گاہ کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا رواج نہ تھا اس لئے انہوں نے اپنی نذر کے سلسلہ میں مذکورہ دعا مانگی گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی منت پوری نہ ہونے پر معذرت کر رہی تھیں۔

"واللہ اعلم بما وضعت" کی تفسیر میں مفسرین کا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں کہ نومولود بچی کس عظمت شان کی مالک ہے اور وہ بلوغت کے بعد کس عظیم الشان بیٹے کو جنم دی گی چونکہ حنہ ان سب امور سے ناواقف تھیں اس لئے انہوں نے حسرت وافسوس کا اظہار کیا۔خلاصہ یہ ہے کہ "واللہ اعلم بما وضعت" اللہ تعالیٰ کا فرمان اور حضرت حنہ سے خطاب ہے۔

ولیس الذکر کالانثیٰ کی تفسیر:

اس جملہ کی تفسیر میں دو قول ہیں:

پہلا قول﴾ حضرت حنہ کی مراد یہ ہے کہ لڑکے کو لڑکی پر فضیلت حاصل ہے اور اس فضیلت کی کئی وجوہ ہیں:

(۱) ان کی شریعت میں لڑکے کو ہی عبادت گاہ کی خدمت کیلئے وقف کیا جا سکتا تھا لڑکی کو نہیں۔

(۲) لڑکا عبادت گاہ کی صحیح طرح خدمت کر سکتا ہے لیکن لڑکی اپنے نسوانی عوارضات اور کمزوریوں کی وجہ سے تسلسل قائم نہیں رکھ سکتی۔

(۳) لڑکا، فطری طور پر جسمانی طاقت وقوت رکھتا ہے اور خدمت کا حق ادا کر سکتا ہے جبکہ لڑکی طبعاً کمزور ہوتی ہے وہ حق خدمت ادا نہیں کر سکتی۔

(۴) لڑکے کے لوگوں سے ملنے پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا جبکہ لڑکی ایسا کرنے سے معذور ہے۔

دوسرا قول﴾ اس جملہ سے اس لڑکی (حضرت مریم) کی لڑکے پر فضیلت بیان کرنا مقصود ہے گویا کہ حضرت حنہ یہ کہنا چاہتی تھیں کہ میرا مطلوب لڑکا، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ لڑکی کی طرح نہیں ہو سکتا۔

علامہ رازی یہ دونوں اقوال لکھنے کے بعد حضرت حنہ کی مدح وتوصیف بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"وھذا الکلام یدلّ علی ان تلك المرأة کانت مستغرقة فی معرفة جلال اللہ عالمة بأن ما یفعله الرب بالعبد خیر مما یریده العبد لنفسه۔" (تفسیر کبیر ج8ص29)

ترجمہ: اس کلام سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عورت اللہ تعالیٰ کی صفات جلالیہ میں مستغرق تھیں وہ جانتی تھیں کہ بندہ اپنے لئے جو کچھ چاہتا ہے اس سے وہ طرز عمل بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے اختیار کرتا ہے۔

مریم کی وجہ تسمیہ:

''مریم'' سریانی زبان میں عبادت گزار خاتون کو کہتے ہیں چونکہ حضرت مریم کو بھی بیت المقدس کی خدمت کیلئے وقف کیا گیا تھا اس لئے ان کا نام ''مریم'' رکھا گیا۔

وانی اعیذھابك و ذریتھا من الشیطن الرجیم کی تفسیر:

حضرت حنہ نے لڑکا نہ ہونے پر یہ دعا کی کہ اے میرے پروردگار! اس لڑکی اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے اپنی پناہ میں رکھیے اور اس بچی کو نیک عورتوں میں سے کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرمالی اور حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ دونوں کو مس شیطان سے محفوظ رکھا۔ اس سے ان دونوں کا تمام انبیاء سے افضل ہونا لازم نہیں آتا یہ ایک جزوی فضیلت ہے او رجزوی فضیلت بہرحال جزوی ہی ہوتی ہے۔

حضرت مریم کا بیت المقدس کی خدمت کیلئے وقف کیا جانا:

حضرت مریم کو کس عمر میں وقف کیا گیا اس بارے میں دو قول ہیں:

(۱) پیدائش کے فوراً بعد حضرت حنہ نے وقف کیا۔

(۲) شیرخوارگی کا زمانہ گزرنے کے بعد۔

بہرحال وقف کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت حنہ، حضرت مریم کو لے کر بیت المقدس میں آئیں اور احبار (علماء) جو کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے ان کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس بچی کو خدمت کے لئے رکھ لو چونکہ وہ ان کے مرحوم امام حضرت عمران کی بیٹی تھیں اس لئے ہر ایک کو انہیں اپنی کفالت میں لینے کا شوق ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت زکریا علیہ السلام

وہاں موجود انہوں نے کہا کہ میں اس بچی کو اپنی کفالت میں لینے کا زیادہ حقدار ہوں اس لئے میرے گھر میں اس بچی کی خالہ ہے وہ زیادہ عمدہ طریقہ سے پرورش کرے گی۔ احبار بنی اسرائیل نے کہا آپ جلدی نہ کریں ہم قرعہ اندازی کریں گے اور قرعہ اندازی کے لئے یہ طریقہ تجویز کیا کہ سب حضرات قریبی نہر پر جائیں اور اپنی اپنی قلمیں اس میں ڈالیں جس کی قلم الٹے رخ پر چلے وہ کفالت میں لے گا۔ چنانچہ وہ احبار جو کہ تعداد میں 27 تھے حضرت زکریا علیہ السلام کے ساتھ نہر پر تشریف لے گئے سب نے اپنی اپنی قلمیں ڈالیں حضرت زکریا علیہ السلام کی قلم الٹے رخ پر یعنی جدھر سے پانی آرہا تھا ادھر بہنے لگی۔ انہوں نے تین دفعہ قرعہ اندازی کی۔ ہر دفعہ قرعہ حضرت زکریا علیہ السلام کے نام نکلا تو سب حضرات نے بالا تفاق حضرت مریم کو ان کے سپرد کر دیا۔

حضرت مریم کے متعلق ایک روایت یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی والدہ محترمہ کا دودھ نہیں پیا۔ ان کے پاس جنت سے رزق آتا تھا اور اسے وہ کھایا کرتی تھیں۔ وانبتھا نباتا حسنا کے ضمن میں یہ روایت بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ حضرت مریم ایک دن میں ایک سال کے برابر نشوونما پاتی تھیں یہ تو دنیوی اعتبار سے ان کی نشوونما تھی اور دینی اعتبار سے نشوونما یہ تھی کہ انہوں نے پاکدامنی اور رشد وہدایت کے ماحول میں پرورش پائی۔ (تفسیر کبیر ج8 ص31)

حضرت مریم علیہا السلام کے صنفی امور کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے حضرت زکریا نے ان کیلئے ایک حجرہ مخصوص کر دیا وہ دن بھر وہاں عبادت میں گزار دیتیں اور رات کو حضرت زکریا علیہ السلام کی معیت میں اپنی خالہ ''ایشاع'' کے پاس چلی جاتیں اور رات وہاں بسر کرتی تھیں۔

حضرت مریم علیہا السلام کے پاس غیبی رزق کی آمد:

حضرت مریم علیہا السلام انتہاء درجہ کی عابدہ وزاہدہ خاتون تھیں ان کی یہ کرامت تھی کہ من جانب اللہ ان کو صبح وشام بے موسم پھل مہیا کئے جاتے تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام جب ان کی خبر گیری کیلئے آتے تھے تو ان کے پاس بے موسم کے پھل دیکھ کر حیران ہوتے اور پوچھتے تھے کہ یہ پھل کہاں سے آئے تو وہ جواب دیتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں۔ یہ معاملہ دیکھ کر حضرت زکریا علیہ السلام کا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب بے موسم پھل دے سکتا ہے تو مجھے بڑھاپے میں اولاد بھی دے سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ یا اللہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں میری بیوی بانجھ ہے آپ مجھے ان حالات میں بھی اولاد دے سکتے ہیں بیٹا عنایت فرما دیں جو کہ میری اور بنی اسرائیل کی علمی، دینی وروحانی وراثت کو سنبھال سکے۔ اللہ جل شانہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام عنایت

فرمائے جو کہ نبی بنے اور اپنے والد گرامی کی روحانی میراث کو سنبھالا۔

امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت مریم کی یہ کرامت تھی کہ انہیں منجانب اللہ بے موسم پھل ملا کرتے تھے اگر اسے کرامت نہ کہا جائے تو اس آیت کا کوئی مفہوم نہیں بن سکتا:

" وجعلنا ھا وابنھا آیة للعالمین" (الانبیاء:91)

ترجمہ: اور ہم نے ان کو اور ان کے بیٹے کو دنیا والوں کیلئے نشانی بنا دیا۔

اس لئے ان آیات سے اولیاء کرام کی کرامت کے اثبات پر استدلال کرنا درست ہے۔ (تفسیر کبیر ج8 ص32,33)

اللہ جل شانہ نے ان واقعات کو اس طرح بیان کیا ہے:

" اذ قالت امرأة عمران ربّ انی نذرت لك مافی بطنی محررا فتقبل منی انك انت السمیع العلم .... و سبح بالعشی و الابکار" (آل عمران:41-35)

ترجمہ: وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے پروردگار جو بچہ میرے پیٹ میں ہے میں اس کو تیری نذر کرتی ہوں اسے دنیا کے کاموں سے آزاد رکھوں گی تو اسے میری طرف سے قبول فرما تو سننے والا اور جاننے والا ہے جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور جو کچھ ان کے ہاں پیدا ہوا تھا خدا کو خوب معلوم ہے تو کہنے لگیں کہ پروردگار میرے تو لڑکی ہوئی ہے اور نذر کیلئے لڑکا موزوں تھا کہ وہ لڑکی کی طرح ناتواں نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں تو پروردگار نے اس کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا اور اسے اچھی طرح پرورش کیا اور زکریا کو اس کا نگران بنایا۔ زکریا علیہ السلام جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن مریم سے پوچھنے لگے کہ مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے وہ بولیں خدا کے ہاں سے آتا ہے بے شک خدا جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے اس وقت زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور کہا پروردگار مجھے اپنی جناب سے اولاد صالح عطا فرما تو بے شک دعا سننے اور قبول کرنے والا ہے وہ ابھی عبادت گاہ میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے آواز دی کہ زکریا خدا تمہیں یحیٰی کی بشارت دیتا ہے جو خدا کے فیض یعنی عیسیٰ کی تصدیق کریں گے اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے اور خدا کے پیغمبر یعنی نیکوکاروں میں ہوں گے ۔ زکریا نے کہا اے پروردگار میرے ہاں لڑکا کیونکر پیدا ہوگا کہ میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری

بیوی بانجھ ہے۔خدا نے فرمایا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔زکریا نے کہا کہ پروردگار میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما۔خدا نے فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوابات نہ کرسکو گے تو ان دنوں میں اپنے پرودگار کو کثرت سے یادرکھو اور صبح وشام اس کی تسبیح کرنا۔

نوٹ: حضرت زکریاہ علیہ السلام کے واقعات ہمارے موضوع سے خارج ہیں اس لئے ان کی تفصیلات تحریر نہیں کی گئیں۔

کیا حضرت مریم نبی تھیں؟

اس مسئلہ میں علماء کرام کی دو جماعتیں ہیں۔محمد بن اسحاق، شیخ ابوالحسن اشعری، قرطبی اور ابن حزم رحمھم اللہ کی رائے ہے کہ عورت نبی ہوسکتی ہے۔ان حضرات کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت حوا، سارہ، ہاجرہ، ام موسی، آسیہ اور مریم علیھن السلام نبی تھیں لیکن ان کو تبلیغ کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔

خواجہ حسن بصری، امام الحرمین، قاضی عیاض، ابن کثیر رحمھم اللہ کا یہ نظریہ ہے کہ عورت نبی نہیں ہوسکتی۔

پہلے گروہ کے دلائل:

ان محترم خواتین کے متعلق قرآن مجید میں ہے کہ ان کے پاس فرشتے وحی لے کر آتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر بشارتیں نازل کرتے تھے۔چنانچہ حوالہ جات کا ایک نقشہ درج ذیل ہے:

حضرت سارہ	............سورہ ہود، سورہ الذاریات
حضرت ام موسیٰ	.........سورہ قصص
حضرت مریم	........سورہ آل عمران، سورہ مریم

اور خصوصی طور پر حضرت مریم کا ذکر اسی انداز میں کیا گیا ہے جس انداز میں انبیاء و رسل علیھم السلام کا ذکر ہے۔مثلاً

"واذکر فی الکتٰب موسیٰ، واذکر فی الکتٰب ادریس،
واذکر فی الکتٰب اسماعیل، واذکر فی الکتٰب ابراھیم
واذکر فی الکتٰب مریم۔"

دوسرا انداز یہ ہے کہ:

"قل انما رسول ربك، وارسلنا الیها روحنا"

قرآن مجید کا یہ اندازِ بیان حضرت مریم کے نبی ہونے کا اشارہ کرتا ہے۔

دوسرے گروہ کے دلائل:

وہ حضرات جو عورت کی نبوت سے انکاری ہیں درج ذیل دلائل پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(۱) "وما ارسلنا من قبلك الا رجالاً نوحی الیهم" (النحل: 43)

ترجمہ: اور آپ سے پہلے ہم نے نہیں بھیجے مگر مرد کہ وحی بھیجتے تھے ہم ان کی طرف۔

اس آیت سے عورت کے نبی ہونے کی نفی ہوتی ہے۔

(۲) "ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل وامه صدیقة" (المائدہ 75)

ترجمہ: پس ابن مریم تو ایک رسول ہیں جن سے پہلے اور بھی رسول گزر چکے ہیں اور ان کی والدہ صدیقہ تھیں۔

اور سورت النساء میں منعم علیہم کی جو درجہ بندی کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ: صدیق کا درجہ نبی سے کم ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ حضرت مریمؑ نبی نہیں تھیں۔

دوسرے گروہ کے دلائل کے جوابات:

حافظ ابن حزمؒ نے پہلے گروہ کے دلائل کی نفی کرتے ہوئے لکھا ہے:

(۱) وہ حضرات جو آیت پیش کرتے ہیں" وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی الیهم "اس کا جواب یہ ہے کہ نبوت مع الرسالۃ صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہے عورت نبی تو ہوسکتی ہے لیکن دعوت و تبلیغ کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔ مردوں میں بیٹھ کر انہیں تبلیغ کرنا عورت کی شان کے لائق نہیں ہے۔

(۲) وامه الصدیقة سے استدلال کرنا کہ صدیق کا درجہ نبی سے کم ہوتا ہے دُرست نہیں ہے، اس لئے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں ہے: "یوسف ایها الصدیق" حضرت یوسف علیہ السلام اللہ کے نبی بھی تھے اور صدیق بھی۔ یہی حال حضرت مریمؑ کا ہے کہ وہ نبی بھی تھیں اور صدیقہ بھی تھیں۔

عورت کے جواز نبوت پر مزید دلائل:

(۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر انبیاء کرام کی جماعت میں کیا ہے، انبیاء کرام کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت مریم کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اولئك الذين انعم الله عليهم من النبيين من ذرية ادم و ممن حملنا مع نوح و من ذرية ابراهيم و اسرائيل و ممن هدينا و اجتبينا" (سورہ مریم: 58)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے اپنے پیغمبروں میں سے فضل کیا یعنی اولاد آدم میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا۔

(۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"كمل من الرجال كثير و لم يكملن من النساء الا آسية امرأة فرعون و مريم بنت عمران و ان فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام"

ترجمہ: مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں اور عورتوں میں صرف آسیہ فرعون کی بیوی اور مریم عمران کی بہت کامل ہوئی ہیں اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

﴿فائدہ﴾ گوشت کے شوربا میں روٹی کے ٹکڑے ملانے کو ثرید کہا جاتا ہے۔

حافظ ابن حزمؒ کا اصل استدلال سورۃ الشوریٰ کی آیت 51 سے ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وما كان لبشر ان يكلمه الله الا وحياً او من وراء حجاب او يرسل رسولاً فيوحي باذنه مايشاء انه عليّ حكيم۔"

ترجمہ: اور کسی انسان کیلئے یہ صورت ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے بالمشافہ گفتگو کریں مگر وحی کے ذریعہ سے یا پس پردہ کلام کے ذریعہ سے یا اس صورت سے کہ اللہ کسی فرشتہ کو پیغام بر بنا کر بھیجے اور وہ اس کی اجازت سے جس کو کہ وہ چاہے اس بشر کو وحی لا کر سنا دے بلاشبہ وہ بلند و بالا حکمت والا ہے۔

حضرت سارہ، حضرت ام موسیٰ، حضرت مریم کی طرف مختلف صورتوں میں وحی آتی رہی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دلائل کے اعتبار سے عورت کے نبی ہونے کے دلائل وزنی معلوم ہوتے ہیں مذکورہ دو جماعتوں کے علاوہ علماء کی ایک تیسری جماعت بھی ہے جس کا موقف یہ ہے کہ اس مسئلہ پر خاموشی اختیار کی جائے۔ قصص القرآن میں اس مسئلہ پر مدلل اور طویل بحث مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری نے تحریر کی ہے جو کہ لائق مطالعہ ہے، ہم نے اس کا خلاصہ لکھ دیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بشارات کتب سابقہ:

بائبل اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ کسی عظیم الشان نبی کی آمد سے پہلے اس سے پہلے نبی نے اپنی قوم کو بشارت دی ہے کہ عنقریب ایک بڑی شان والا نبی لوگوں کی ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ بھیجنے والے ہیں اس طریق کار کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے متعلق پہلے انبیاء کرام نے بشارتیں دی ہیں اس کی تفصیلات مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری اس طرح تحریر کرتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان چند اولوالعزم، جلیل القدر اور مقدس رسولوں میں سے ایک ہیں اور اسی بنا پر انبیاء بنی اسرائیل میں سے متعدد انبیاء علیہم السلام ان کی آمد سے قبل ان کے حق میں منادی کرتے اور آمد کی بشارت سناتے نظر آتے ہیں اور ان ہی بشارات کی وجہ سے بنی اسرائیل مدت مدید سے منتظر تھے کہ مسیح موعود کا ظہور ہو تو ایک مرتبہ وہ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کی طرح اقوام عالم میں معزز و ممتاز ہوں گے اور رشد و ہدایت کی خشک کھیتی میں روح تازہ پیدا ہوگی اور خدا کے جاہ و جلال سے ان کے قلوب ایک مرتبہ پھر چمک اٹھیں گے۔ بائبل (توراۃ و انجیل) اپنی لفظی و معنوی تحریفات کے باوجود آج بھی ان چند بشارات کو اپنے سینہ میں محفوظ رکھتی ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد سے تعلق رکھتی ہیں توراۃ استثناء میں ہے:

''اور اس موسیٰ نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا ہے اور شعیر (ساعیر) سے ان پر طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑوں سے جلوہ گر ہوا۔'' (باب 33 آیت 20)

اس بشارت میں ''سینا سے خدا کی آمد'' حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اشارہ ہے اور ''ساعیر سے طلوع ہونا'' نبوت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہے کیونکہ ان کی ولادت باسعادت اسی پہاڑ کے ایک مقام بیت اللحم میں ہوئی ہے اور یہی وہ مبارک جگہ ہے جہاں سے نور حق طلوع ہوا اور ''فاران پر جلوہ گر ہونا'' آفتاب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا اعلان ہے کیونکہ فاران، حجاز کے مشہور پہاڑی سلسلہ کا نام ہے۔ اور حضرت یسعیاہ نبی علیہ السلام کے صحیفہ میں ہے:

''دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیری راہ تیار کرے گا، بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خداوند کی راہ تیار کرو اس کے راستے سیدھے بناؤ۔''

اس بشارت میں ''پیغمبر'' سے عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں اور بیابان میں پکارنے والے حضرت یحیٰ علیہ السلام ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مناد تھے اور ان کی بعثت سے قبل بنی اسرائیل میں ان کی بعثت ورسالت کا مژدہ جانفزا سناتے تھے۔

متی کی انجیل میں ہے:

''جب یسوع، ہیر دیس بادشاہ کے زمانہ میں یہودیہ کے بیت لحم میں پیدا ہوا تو دیکھو کئی مجوس پورب سے یروشلم میں یہ کہتے ہوئے آئے کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟...... یہ سن کر ہیرودیس بادشاہ اور اس کے ساتھ یروشلم کے سب لوگ گھبرائے اور اس نے قوم کے سب سردار کاہنوں اور فقیہوں کو جمع کر کے ان سے پوچھا کہ مسیح کی پیدائش کہاں ہونی چاہیے؟ انہوں نے اس سے کہا کہ یہودیہ کے بیت لحم میں کیونکہ نبی (یسعیاہ علیہ السلام) کی معرفت یوں لکھا ہے: ''اے بیت لحم یہوداہ کے علاقہ'' تو یہوداہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں کیونکہ تجھ میں سے ایک سردار نکلے گا جو میری امت اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا۔''

﴿فائدہ﴾ یہ آخری جملہ اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی طرف مبعوث تھے اس لئے عیسائی مشنریوں کو امت محمدیہ کی فکر نہیں کرنی چاہیے۔

دوسری جگہ ہے:

''اور جب وہ یروشلم کے نزدیک پہنچے اور زیتون کے پہاڑ پر بیت کے پاس آئے تو یسوع نے دو شاگردوں کو یہ کہہ کر بھیجا کہ اپنے سامنے کے گاؤں میں جاؤ وہاں پہنچتے ہی ایک گدھی بندھی ہوئی اور اس کے ساتھ بچہ تمہیں ملے گا انہیں کھول کر میرے پاس لے آؤ اور اگر کوئی تم سے کچھ کہے تو کہنا کہ یہ خداوند کو درکار ہیں وہ فی الفور انہیں بھیج دے گا یہ اس لئے ہوا کہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ ''صیہون کی بیٹی سے کہو کہ دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے وہ حلیم ہے اور گدھے پر سوار ہے بلکہ لادو بچہ پر۔''

یوحنا کی انجیل میں ہے:

''اور یوحنا (یحیٰ علیہ السلام) کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کیلئے اس (یحیٰ علیہ السلام) کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے؟ کیا تو

ایلیاہ ہے۔ اس نے کہا میں نہیں ہوں، کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ پس انہوں نے اس سے کہا پھر تو ہے کون؟ تا کہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں کہ تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا میں جیسا کہ یسعیاہ نبی نے کہا ہے بیابان میں پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ سیدھی کرو۔"

اور مرقس اور لوقا کی انجیلوں میں ہے:

"وہ لوگ منتظر تھے اور سب اپنے اپنے دل میں یوحنا (یحیٰ علیہ السلام) کی بابت سوچتے تھے کہ آیا وہ مسیح تھے یا نہیں تو یوحنا (یحیٰ علیہ السلام) نے ان سب کے جواب میں کہا میں تو تمہیں بپتسمہ دیتا ہوں مگر جو مجھ سے زور آور ہے وہ آنے والا ہے میں اس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں وہ تمہیں روح القدس سے بپتسمہ دے گا۔"

ان ہر دو بشارات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہود اپنی مذہبی روایات کی بنا پر جن اولوالعزم پیغمبروں کی بعثت کے منتظر تھے ان میں مسیح علیہ السلام بھی تھے اور حضرت یحیٰ علیہ السلام نے ان کو بتایا کہ وہ نہ ایلیا ہیں نہ وہ نبی اور نہ مسیح (علیہم السلام) بلکہ مسیح علیہ السلام کی بعثت کے منادا اور مبشر ہیں۔

قرآن عزیز نے بھی حضرت زکریا اور حضرت یحیٰ علیہما السلام کے واقعہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کی تمہید قرار دیا ہے اور یحیٰ علیہ السلام کا مبشر اور منادہونا بتایا ہے آل عمران میں ہے:

"فنادته الملئكة وهو قائم يصلي في المحراب ان الله يبشرك بيحى مصدقا بكلمة من الله" (آل عمران 39)

ترجمہ: پس فرشتوں نے اس (زکریا) کو اس وقت پکارا جب کہ وہ حجرہ میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا بیشک اللہ تعالیٰ تجھ کو یحیٰ (فرزند) کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کے کلمہ (عیسی علیہ السلام) کی تصدیق کرے گا۔ (قصص القرآن ج4 ص26-28)

مولانا سیوہاریؒ نے مذکورہ تحقیق بائبل کی روشنی میں پیش کی ہے اسلامی لٹریچر کا وسیع ذخیرہ یعنی کتب تفاسیر، حدیث، تاریخ وغیرہ بھی مذکورہ تحقیق کی تائید کرتی ہیں۔ چنانچہ امام رازی لکھتے ہیں:

"وقال ابن عباس: ان يحى كان أكبر سنا ميں عيسىٰ بستة اشهر و كان يحىٰ اوّل من آمن وصدق بانه كلمة الله و روحه ثم قتل يحىٰ قبل رفع عيسىٰ عليه السلام" (تفسير كبير جلد4 ص39)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت یحیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے اور سب سے پہلے حضرت یحیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق کی پھر حضرت یحیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے سے پہلے شہید کر دیے گئے۔

حضرت مریم کو بیٹے کی بشارت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ انہیں بیٹے کی بشارت دی۔ قرآن مجید میں اس واقعہ کا اس طرح تذکرہ کیا گیا ہے:

"واذ قالت الملئكة يٰمريم ان الله اصطفك و طهرك واصطفك على نساء العلمين۔ يمريم اقنتي لربك واسجدي واركعي مع الراكعين ۔ ذالك من انباء الغيب ...... ان الله ربي و ربكم فاعبدوه هذا صراط مستقيم۔"

(آل عمران: 54-42)

ترجمہ: اور جب فرشتوں نے مریم سے کہا کہ مریم! خدا نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک بنایا ہے اور جہان کی عورتوں میں منتخب کیا ہے مریم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرنا اور سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا۔ اے محمد (ﷺ) یہ باتیں اخبار غیب میں سے ہیں جو ہم تمہارے پاس بھیجتے ہیں اور جب وہ لوگ اپنے قلم بطور قرعہ ڈال رہے تھے کہ مریم کا ذمہ دار کون بنے تو تم ان کے پاس نہیں تھے اور نہ اس وقت ہی ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑا کر رہے تھے وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے جب فرشتوں نے مریم سے کہا کہ مریم خدا تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح اور مشہور عیسیٰ بن مریم ہوگا اور جو دنیا اور آخرت میں باآبرو اور خدا کے خاصوں میں سے ہوگا اور ماں کی گود میں بڑی عمر کا ہو کر دونوں حالتوں میں لوگوں سے یکساں گفتگو کرے گا اور نیکو کاروں میں سے ہوگا۔ مریم نے کہا پروردگار! میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا کہ کسی انسان نے مجھے ہاتھ تک تو لگایا نہیں۔ فرمایا کہ خدا اسی طرح جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے اور وہ انہیں لکھنا پڑھنا اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائے گا اور عیسیٰ بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر ہو کر جائیں گے (یہ آیت انجیل متی کے فقرے کی تصدیق کرتی ہے جس میں کہا گیا ہے دیکھئے اس کتاب کا صفحہ 46 ایک سردار نکلے گا جو میری امت اسرائیل کی نگہ بانی کرے گا) اور کہیں گے کہ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں اور وہ

یہ کہ تمہارے سامنے مٹی کی مورت بشکل پرند بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے سچ مچ جانور ہو جاتا ہے اور اندھے اور ابرص کو تندرست کر دیتا ہوں اور خدا کے حکم سے مردے میں جان ڈال دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں اگر تم صاحب ایمان ہو تو ان باتوں میں تمہارے لئے قدرت خدا کی نشانی ہے اور مجھ سے پہلے جو تورات نازل ہوئی تھی اس کی تصدیق بھی کرتا ہوں اور میں اس لئے بھی آیا ہوں کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لئے حلال کر دوں اور میں تو تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو کچھ شک نہیں کہ خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ کیوں کہا گیا:

اللہ جل شانہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ کا لقب کیوں دیا۔ اس پر امام رازیؒ نے تفصیلی بحث کی ہے۔

آپ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ کہنے کے درج ذیل اسباب ہیں:

پہلی وجہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم یعنی کلمہ ''کن'' سے پیدا ہوئے درمیان میں باپ کا واسطہ نہ تھا۔ یہ محاورہ اسی طرح ہے جس طرح کہ عربی زبان میں مخلوق کو خلق، مقدور کو قدرت، مرجو کو رجاء اور مشتھی کو شہوۃ کہنے کا چلن ہے۔

دوسری وجہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں (شیر خوارگی) گفتگو کی اور بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں کتاب انجیل عطا فرمائی اور انہوں نے اس کی تبلیغ میں کمال کوشش کی تو انہیں کلمۃ اللہ کہا گیا۔ یہ عربی کا محاورہ ہے جیسے سخاوت میں کامل شخص کو ''فلان جود واقبال'' کہا جاتا ہے۔

تیسری وجہ:

جس طرح کلمہ انسان کو معانی اور حقائق سے آگاہ کرتا ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام مخلوق خدا کو حقائق اور اسرار الٰہیہ سے آگاہ کرتے تھے۔ یہ معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح کہنے کے مشابہ ہے اس لئے کہ روح بے جان چیز کو زندہ کرتی ہے اور وہ بھی لوگوں کو گمراہی

سے نکالتے تھے جوکہ روحانی زندگی ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو روح قرار دیا ہے:

"وکذالك اوحینا الیك روحًا من امرنا" (الشوریٰ 42)

یہ بھی اسی قبیل سے ہے۔

چوتھی وجہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سابقہ آسمانی کتابوں میں بشارتیں آچکی ہیں جب آپ مبعوث ہوئے تو کہا گیا "ھذا ھو تلك الكلمة" یہ وہی کلمہ ہے۔اس تاویل کے ساتھ ان کو کلمہ کہا گیا۔اس مجاز کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مستقبل میں کسی کام کے ہونے کی پیش گوئی کرے اور پھر وہ کام ہوجائے تو وہ کہتا ہے "قد جاء قولي وجاء كلامي" یعنی یہ وہی ہے جو میں کہتا تھا اور کلام کرتا تھا۔قرآن مجید کی درج ذیل آیات بھی اسی انداز میں ہیں:

(۱) "وكذلك حقت كلمة ربك على الذين كفروا انهم اصحاب النار" (غافر 4)

(۲) "ولكن حقت كلمة العذاب على الكفرين" (الزمر 71)

امام رازیؒ نے اختصار سے کام لیا ہے جبکہ احقر عرض کرتا ہے کہ اس انداز کی اور آیات بھی ہیں:

☆ "كذلك حقت كلمة ربك على الذين فسقوا" (یونس 33)

○ "ان الذين حقت عليهم كلمة ربك لايؤمنون" (یونس 96)

○ "ويريد الله ان يحق الحق بكلماته ويقطع دابر الكافرين" (الانفال 7)

○ "و يحق الله الحق بكلماته ولو كره المجرمون" (یونس 82)

○ "و يمح الله الباطل ويحق الحق بكلماته انه عليم بذات الصدور" (الشوریٰ 24)

پانچویں وجہ:

انسان کو کبھی کبھی فضل اللہ اور لطف اللہ کہہ دیا جاتا ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام کلمۃ اللہ اور روح اللہ تھے۔ (تفسیر کبیر ج4 ص39)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت:

قبل ازیں گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی

حضرت مریم کو بیٹے کی بشارت دے دی تھی۔ ان بشارتوں کے مطابق ایک دن حضرت جبرائیل انسانی شکل میں حضرت مریم کے پاس آئے جبکہ وہ مسجد اقصیٰ کی مشرقی جانب تنہائی میں بیٹھی ہوئی تھی انہوں نے ایک اجنبی شخص کو اتنا قریب دیکھا تو خوف زدہ ہوگئیں اور گھبراہٹ کے عالم میں فرمایا کہ اگر تجھے خدا کا خوف ہے تو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر تجھ سے پناہ چاہتی ہوں حضرت جبرائیل نے کہا کہ آپ خوف زدہ نہ ہوں میں آپ کے رب کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اور آپ کو بیٹے کی بشارت دینے آیا ہوں حضرت مریم نے ازراہ تعجب کہا کہ میں کنواری ہوں ابھی نہ میرا نکاح ہوا ہے نہ ہی میں بدکار عورت ہوں تو میرے بیٹا کس طرح ہوسکتا ہے۔ حضرت جبرائیل نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح حکم دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ اور وہ لڑکا دونوں میری قدرت کے عظیم نشان ہوں گے۔ حضرت جبرائیل نے حکم الٰہی سنانے کے بعد حضرت مریم کے گریبان میں پھونک دیا اور وہ اس پھونک کے اثر سے بحکم الٰہی حاملہ ہوگئیں اور حمل کی وجہ سے سخت بے چین ہوگئیں ولادت کا زمانہ جیسے جیسے قریب آرہا تھا ان کا اضطراب بڑھ رہا تھا وہ لوگوں کے طعنوں سے بچنے کیلئے بیت المقدس سے تقریباً 9 کلومیٹر دور کوہ سراۃ (ساعیر) کے ایک ٹیلہ پر چلی گئیں۔ جسے اب ''بیت اللحم'' کہا جاتا ہے وہاں تکلیف واضطراب کی حالت میں کھجور کے تنے کے سہارے بیٹھ گئیں اور متوقع حالات کا اندازہ کر کے کہنے لگیں۔

''کاش کہ میں اس سے پہلے مرچکی ہوتی اور میرے وجود کو لوگ بھول چکے ہوتے'' انتہا درجہ کی اس پریشانی کے عالم میں ایک فرشتہ نے انہیں آواز دی کہ آپ غمگین نہ ہوں آپ کے پروردگار نے آپ کے نیچے ایک نہر جاری کردی ہے۔ آپ کھجور کا تنہ پکڑ کر ہلائیں آپ پر تازہ کھجوریں گریں گی آپ کھائیں پیئیں اور اپنے بچہ کے نظارہ سے آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ فرشتہ کی تسلی، پانی اور کھجوروں کی موجودگی اور عیسیٰ علیہ السلام جیسے برگزیدہ بچہ کے نظارہ سے حضرت مریم کو حوصلہ ہوا اور وقتی طور پر ان کی پریشانی دور ہوگئی۔ اس کے بعد حضرت مریم کو یہ خیال دامن گیر ہوا کہ میری قوم اگر چہ میری پاک دامنی اور اعلیٰ کردار سے واقف ہے لیکن وہ بچہ کی ولادت کے بعد میری پاکیزگی کو مورد الزام ٹھہرائے گی۔ لوگ باتیں بنائیں گے کہ یہ بچہ کہاں سے آیا؟ اللہ تعالیٰ نے ان کی پریشانی دور کرنے کے لئے پھر فرشتہ کے ذریعے پیغام بھیجا کہ آپ لوگوں کے سوالات کے جوابات نہ دیں بلکہ اشارہ سے انہیں بتائیں کہ میں آج روزہ سے ہوں بات نہیں کرسکتی جو کچھ پوچھنا ہے اس بچے سے پوچھ لو تب تیرا رب اپنی قدرت کا کامل نشان ظاہر کرے گا۔

اس وحی کے بعد آپ بچہ کو گود میں لے کر بیت المقدس واپس لوٹیں۔ لوگوں نے جب

دیکھا تو حسب توقع ان پر متوقع سوالات کر ڈالے کہ اے مریم! یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ آپ کے والدین تو نیک تھے۔ حضرت مریم نے حکم الٰہی کے مطابق لڑکے کی جانب اشارہ کیا کہ جو کچھ پوچھنا ہے اس بچہ سے پوچھ لو وہ حیران ہو کر کہنے لگے ہم دودھ پیتے بچے سے کیا پوچھیں تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کلام کیا۔ آپ کی گفتگو کے درج ذیل اجزاء تھے:

۱) میں اللہ کا بندہ ہوں۔
۲) اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا ہے اور انجیل دی ہے۔
۳) میں جس حال میں اور جہاں کہیں ہوں بابرکت ہوں۔
۴) اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کو حکم دیا ہے۔
۵) اس نے مجھے متکبر اور نافرمان نہیں بنایا۔
۶) میں اپنی والدہ کا فرمانبردار ہوں۔
۷) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر سلامتی کا پیغام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن کو پھر زندہ کیا جاؤں گا۔

حضرت مریم کا یوسف نجار سے مکالمہ:

حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

”فذکر غیر واحد من السلف منهم و هب بن منبّه انها لما ظهرت عليها مخايل الحمل كان اول من فطن لذلك رجل من عبّاد بنى اسرائيل يقال له يوسف بن يعقوب النجّار و كا ن ابن خالها فجعل يتعجب من ذالك عجباً شديداً وذٰلك لمايعلم من ديانتها و نزاهتها و عبادتها و هو مع ذالك يراها حبلیٰ وليس لها زوج فعرّض لها ذات يوم فى الكلام فقال يا مريم هل يكون زرع من غير بذر؟ قالت نعم فمن خلق الزرع الاوّل ثم قال فهل يكون شجر من غير ماء ولا مطر؟ قالت نعم فمن خلق الشجر الاول، ثم قال فهل يكون ولد من غير ذكر؟ قالت نعم انّ الله خلق آدم من غير ذكر ولا انثیٰ قال لها فأخبر ينى خبرك فقالت ان الله بشّرنى بكلمة منه اسمه المسيح عيسیٰ بن مريم وجيها فى الدنيا والآخرة ومن المقربين ويكلم الناس فى المهد و كهلاً و من الصّٰلحين و يرویٰ مثل هذا عن زكريا عليه السلام انه سالها فاجابته بمثل هذا و الله اعلم۔“

(البدايه والنهايه ج2ص244)

ترجمہ: اسلاف میں سے کئی حضرات مثلاً وھب بن منبہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت مریم پر حمل کے آثار نمایاں ہوئے تو یہ بات سب سے پہلے بنی اسرائیل کے ایک بزرگ یوسف بن یعقوب نے محسوس کی وہ حضرت مریم کا ماموں زاد بھائی تھا حضرت مریم کی دیانت، پاکیزگی اور عبادت کی وجہ سے وہ اس پر شدید تعجب کا اظہار کرتے تھے کہ وہ خاوند کے بغیر کیسے حاملہ ہوگئیں ہیں ایک دن ان کا باہم مکالمہ ہوا:

یوسف نجار: اے مریم کیا کھیتی بیج کے بغیر اُگ سکتی ہے؟

حضرت مریم: یہ بتاؤ کہ (زمین پر) پہلی کھیتی کو کس نے پیدا کیا ہے۔

یوسف نجار: کیا درخت پانی اور بارش کے بغیر نشوونما پا سکتا ہے؟

حضرت مریم: یہ بتاؤ کہ (زمین پر) پہلے درخت کو کس نے پیدا کیا۔

یوسف نجار: کیا مرد کے بغیر لڑکا پیدا ہو سکتا ہے؟

حضرت مریم: ہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو مرد اور عورت کے بغیر پیدا کیا ہے۔

یوسف نجار: مجھے اپنے معاملہ کی خبر دیجئے۔

حضرت مریم: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کلمہ کی بشارت دی ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا وہ دنیا اور آخرت میں وجاہت والا اور اللہ کے برگزیدہ لوگوں میں سے ہوگا اور بچپن اور کہولت میں گفتگو کرے گا اور نیک لوگوں میں سے ہوگا، یہ بھی روایت ہے کہ حضرت مریم کا اس طرح کا مکالمہ حضرت زکریا علیہ السلام سے ہوا تھا۔

نوٹ: مذکورہ واقعہ اسرائیلی روایات میں سے ہے جس کی صحت اور عدم صحت دونوں کی گنجائش ہے۔

مذکورہ واقعات قرآن مجید کی نظر میں:

"واذکر فی الکتب مریم اذاانتبذت من اھلھا مکاناً شرقیًا فاتخذت من دونھم حجابا فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھاھشرًا سویًا قالت انی اعوذ بالرحمن منك ان کنت تقیًا۔ قال انما انا رسول ربك لاھب لك غلامًا زکیاقالت انی یکون لی غلٰم ولم یمسسنی بشر ولم اك بغیًّا قال کذلك قال ربك ھو علیّ ھیّن و لنجعله ایة للناس ورحمةً منا و کان امرًا مقضیًا۔

ترجمہ: اور کتاب (قرآن) میں مریم کا بھی ذکر کرو جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف چلی گئیں تو انہوں نے ان کی طرف سے پردہ کر لیا اس وقت ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا تو ان کے سامنے ٹھیک آدمی کی شکل بن گیا۔ مریم بولیں کہ اگر تم پرہیز گار ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا یعنی فرشتہ ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا بخشوں، مریم نے کہا کہ میرے ہاں لڑکا کیونکر ہوگا مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور بدکار بھی نہیں ہوں۔ فرشتے نے کہا کہ یونہی ہوگا تمہارے پروردگاہ نے فرمایا کہ یہ مجھے آسان ہے اور میں اسے اسی طریق پر پیدا کروں گا تا کہ اس کو لوگوں کیلئے اپنی طرف سے نشانی اور ذریعۂ رحمت و مہربانی بناؤں اور یہ کام مقرر ہو چکا ہے۔

﴿فائدہ﴾ قادیانیوں سے اپیل: ذرا خدا کا خوف کرو! اللہ فرشتہ کی زبانی حضرت مریم سلام اللہ علیھا کو بشارت دے رہے ہیں کہ آپ کا بیٹا عیسیٰ بن مریم پاکیزہ ہوگا تم ان پر شراب بدخو بداخلاق اور متکبر ہونے کا الزام لگا کر کس کو بے وقوف بنا رہے ہوں اور کس کو خوش کر رہے ہو پھر کہتے ہو کہ ہمارا اسی قرآن مجید پر ایمان ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات از روئے بائبل

تاریخ اور یہودی و عیسائی مذاہب کا یہ مشترکہ المیہ ہے کہ ان میں انبیاء کرام کے حالات مکمل و مدلل انداز میں نہیں ملتے جن سے ان مقدس ہستیوں کی جدو جہد، کافروں کے ہاتھوں ایذا رسانی، ان کے روحانی کمالات اور ماننے والوں کے حالات کا اندازہ کیا جا سکے۔ جو مواد دستیاب ہے اس پر بھی مکمل اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات اس طرح لکھے گئے ہیں جو کہ نامکمل ہیں اور بہت سے واقعات دین اسلام کی تعلیمات سے متصادم بھی ہیں۔

پیدائش:

اب یسوع مسیح کی پیدائش اسطرح ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوگئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئیں پس اس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اسے بدنام نہیں کرنا چاہتا تھا اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتہ نے اسے خواب میں دکھائی دے کر کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے وہ روح القدس کی قدرت سے ہے اس کے بیٹا ہوگا اور تو اس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے

لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ: ''دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوئیل رکھیں گے جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ'' پس یوسف نے نیند سے جاگ کر ویسا ہی کیا جیسا خداوند کے فرشتہ نے اسے حکم دیا تھا اور اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے آیا اور اس کو نہ جانا جب تک اس کے بیٹا نہ ہوا اور اس کا نام یسوع رکھا۔'' (انجیل متی باب 1 فقرہ: 18 تا 25)

اسرائیلیات کے حوالے سے حضرت مریم اور ان کے خالہ زاد بھائی یوسف بن یعقوب نجار کے درمیان جس مکالمہ کا ذکر کیا گیا ہے اگر اسے درست بھی تسلیم کر لیا جائے تو مندرجہ بالا عبارت کا اس سے متضاد ہونا واضح ہو جاتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت پر ہیرودیس بادشاہ کی گھبراہٹ:

جب یسوع ہیرودیس بادشاہ کے زمانہ میں یہودیہ کے بیت لحم میں پیدا ہوا تو دیکھو کئی مجوسی پورب سے یروشلم میں یہ کہتے ہوئے آئے کہ یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟ کیونکہ پورب میں اس کا ستارہ دیکھ کر ہم اسے سجدہ کرنے آئے ہیں یہ سن کر ہیرودیس بادشاہ اور اس کے ساتھ یروشلم کے سب لوگ گھبرا گئے اور اس نے قوم کے سب سردار کاہنوں اور فقیہوں کو جمع کر کے ان سے پوچھا کہ مسیح کی پیدائش کہاں ہونی چاہیے؟ انہوں نے اسے کہا یہودیہ کے بیت لحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یوں لکھا گیا ہے کہ:

''اے بیت لحم یہوداہ کے علاقے تو یہوداہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں کیونکہ تجھ میں ایک سردار نکلے گا جو میری امت اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا۔''

اس پر ہیرودیس نے مجوسیوں کو چپکے سے بلا کر ان کی تحقیق کی کہ وہ ستارہ کس وقت دکھائی دیا تھا اور کہہ کر انہیں بیت لحم کو بھیجا کہ جا کر اس بچے کی بابت ٹھیک ٹھیک دریافت کرو اور جب وہ ملے تو مجھے خبر کر دو تا کہ میں بھی آ کر اسے سجدہ کروں وہ بادشاہ کی بات سن کر روانہ ہوئے اور دیکھو جو ستارہ انہوں نے پورب میں دیکھا تھا وہ ان کے آگے آگے چلا یہاں تک کہ اس جگہ کے اوپر جا کر ٹھہرا جہاں وہ بچہ تھا وہ ستارے کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے اور اس گھر میں پہنچ کر بچے کو اس کی ماں مریم کے پاس دیکھا اور اس کے آگے گر کر سجدہ کیا اور اپنے ڈبے کھول کر سونا اور لبان اور مُر اس کو نذر کیا اور ہیرودیس کے پاس پھر نہ جانے کی ہدایت خواب میں پا کر دوسری راہ سے اپنے ملک کو روانہ ہوئے۔ (انجیل متی باب 2۔ آیت 1 تا 12)

اگر انجیل متی کی اس عبارت کو بھی سچ تسلیم کر لیا جائے تو پھر یقین کرنا پڑے گا کہ مجوسی لوگ جو ستارہ کی راہنمائی لیکر آئے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرتے ہوئے جھک گئے تھے وہ یقیناً آپ کو اللہ کا انعام ہی سمجھتے تھے اور وہ حضرت مریم پر لگائے گئے الزام کی تردید کرتے تھے ورنہ گناہ گار ماں کے بیٹے کے سامنے کبھی نہ جھکتے۔ قادیانی لوگ کچھ تو تدبر اپنے اندر پیدا کریں۔

حضرت مریم کی ہجرت اور ہیرودیس کے مظالم:

"جب وہ روانہ ہو گئے تو دیکھو خداوند کے فرشتہ نے یوسف کو خواب میں دکھائی دے کر کہا اٹھ بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر بھاگ جا اور جب تک کہ میں تجھ سے نہ کہوں وہیں رہنا کیونکہ ہیرودیس اس بچے کو تلاش کرنے کو ہے تاکہ اسے ہلاک کرے پس وہ اٹھا اور رات کے وقت بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لیکر مصر کو روانہ ہو گیا اور ہیرودیس کے مرنے تک وہیں رہا تاکہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ مصر میں سے میں نے اپنے بیٹے کو بلایا جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے میرے ساتھ ہنسی کی، نہایت غصے ہوا اور آدمی بھیج کر بیت لحم اور اس کی سب سرحدوں کے اندر کے ان سب لڑکوں کو قتل کروا دیا جو دو دو برس کے یا اس سے چھوٹے تھے اس وقت کے حساب سے جو اس نے مجوسیوں سے تحقیق کی تھی اس وقت وہ بات پوری ہوئی جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہی گئی تھی کہ رامہ میں آواز سنائی دی:

"رونا اور بڑا ماتم داخل اپنے بچوں کو رو رہی ہے اور تسلی قبول نہیں کرتی اس لئے کہ وہ نہیں ہے۔" (انجیل متی باب 2 آیات 13 تا 18)

حضرت مریم کی وطن واپسی:

"جب ہیرودیس مر گیا تو دیکھو خداوند کے فرشتے نے مصر میں یوسف کو خواب میں دکھائی دے کر کہا کہ اٹھ اس بچے اور اس کی ماں کو لے کر اسرائیل کے ملک میں چلا جا کیونکہ جو بچے کی جان کے خواہاں تھے وہ مر گئے پس وہ اٹھا اور بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لیکر اسرائیل کے ملک میں آ گیا مگر جب سنا کہ ازخلاؤس اپنے باپ ہیرودیس کی جگہ یہودیہ میں بادشاہی کرتا ہے تو وہاں جانے سے ڈرا اور خواب میں ہدایت پا کر گلیل کے علاقہ کو روانہ ہو گیا اور ناصرہ نام ایک شہر میں جا بسا تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائے گا۔"

(انجیل متی باب 2۔ آیات 19 تا 23)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات زندگی مسیحی عقائد و نظریات کی روشنی میں

ایک عیسائی پادری نے حضرت عیسیٰ کے حالات مربوط انداز میں لکھنے کی کوشش کی ہے جو کہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے اسلامی نقطہ نظر سے اس پر کئی تحفظات اور شبہات ہیں مثلاً

(۱) عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دینا۔

(۲) آپ کو سولی دیا جانا۔

دین اسلام کی روشنی میں یہ دونوں عقیدے درست نہیں ہے۔ یہ تحریر درج ذیل ہے:

پادری طرغلام مسیح کی تحریر:

ایک دن جبرائیل فرشتہ نے ایک کنواری بنام مریم کو یہ خوشخبری سنائی کہ اس کے بیٹا ہوگا اور اسے ہدایت کی کہ وہ اس کا نام یسوع یعنی عیسیٰ رکھے فرشتے نے بچے کے متعلق یہ بھی بتایا کہ وہ خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا اور اس کی بادشاہی کی انتہاء نہ ہوگی۔ (لوقا 1 فقرہ 38-26) یہ یسعیاہ نبی کی پیشین گوئی کے مطابق تھا جو اس نے تقریباً سات سو سال پہلے کی تھی۔ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا............" (یسعیاہ 4:7)

بعد میں حضرت عیسیٰ مسیح کی پیدائش بیت اللحم میں ہوئی جہاں تقریباً ایک ہزار سال پہلے داؤد بادشاہ ہوئے تھے یروشلم کے نزدیک ایک چھوٹا سا قصبہ تھا میکاہ نبی نے سات سو سال پہلے پیشین گوئی کی تھی کہ مسیح بیت لحم میں پیدا ہوں گے "اے بیت لحم افراتاہ اگرچہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کیلئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور اسرائیل کا حاکم ہوگا اور اس کا مصدر زمانہء سابق ہاں قدیم الایام سے ہے۔" (میکاہ 2:5) میکاہ نبی یسعیاہ نبی کے ہم عصر تھے۔

حضرت مسیح کی پیدائش کے موقع پر ایک فرشتے نے گدڑیوں کو خوشخبری دی جو کہ بیت لحم کے باہر اپنی بھیڑوں کی رکھوالی کر رہے تھے فرشتوں نے کہا "آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند......" (لوقا 11:2) مقدسہ مریم حضرت یوسف نجار کی بیوی بن گئیں اور یوسف نے مسیح کی پرورش بحیثیت باپ کے کی۔

فائدہ: قادیانیوں سے گزارش ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت مریم کی نسبت جو اعتقاد قائم کر رکھا ہے کہ ان کی شادی یوسف نجار کے ساتھ ہوگئی تھی اس کا مدار اسرائیلی روایات

ہیں قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ بن مریم ہی آیا ہے تمہیں اپنے ایمان کو ٹٹولنا چاہیے کہتے تو ہیں کہ ہم قرآن کو مانتے ہیں اور اعتماد اسرائیلی روایت پر اسے دورنگی نہ کہیں تو اور کیا کہیں۔

یسوع یعنی حضرت عیسیٰ مسیح نے ناصرت کے گاؤں میں جہاں وہ پلے اور بڑھے بحیثیت بڑھئی کام کیا تیس سال تک تو انہوں نے نہ تو تعلیم دی نہ کوئی معجزہ دکھایا اور نہ ہی عوام کو یہ معلوم ہوا کہ جس مسیح کی وہ آس لگائے بیٹھے ہیں وہ وہی ہیں۔

جب مسیح تیس سال کے ہوئے تو انہوں نے وہ کام شروع کیا جس کے لئے وہ زمین پر آئے تھے اس وقت وہ ناصرت کو چھوڑ کر یوحنا نبی (یحیٰی) کے پاس چلے گئے جو لوگوں کو خدا کا پیغام دیا کرتے تھے جو لوگ ایمان لاتے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتے وہ انہیں دریائے یردن میں بپتسمہ دیتے تھے بپتسمہ اس بات کو ظاہر کرتا تھا کہ ان کے گناہ معاف ہو گئے ہیں گو مسیح سے کبھی کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا تھا مگر انہوں نے یحیٰی نبی کو مجبور کیا کہ وہ انہیں بپتسمہ دیں چنانچہ یحیٰی نبی نے ایسا ہی کیا جب حضرت عیسیٰ مسیح پانی سے باہر آئے تو خدا کا پاک روح ان پر کبوتر کی شکل میں ظاہر ہوا اور یحیٰی نبی اور مسیح دونوں نے خدا کی آواز کو سنا کہ ”یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔“ (متی 17:3) میں بعد میں لفظ بیٹے کا مطلب بیان کروں گا۔

پھر مسیح بیابان میں گئے اور چالیس دن تک روزہ رکھا اس وقت شیطان نے بڑی کوشش کی کہ ان کو بہکائے کہ وہ خدا کی نافرمانی کریں مگر وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ (متی 1:4۔11)

شیطان پر فتح پانے کے بعد حضرت عیسیٰ مسیح یحیٰی نبی کے پاس واپس آئے وہ انہیں دیکھ کر اپنے شاگردوں سے کہنے لگے ”دیکھو یہ خدا کا برّہ ہے جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے ...... چنانچہ میں نے دیکھا اور گواہی دی ہے کہ یہ خدا بیٹا ہے۔“ (یوحنا 1:29,34) مسیح کو ”برّہ“ کہنے سے یحیٰی نبی نے یہ ظاہر کر دیا کہ وہ تمام جہان کے گناہوں کے بدلے اپنے آپ کو قربان کریں گے اور موت سہیں گے۔

پھر مسیح اپنے شاگردوں کو چننے لگے جن میں سے بعد میں بارہ رسول ہوئے۔ یہ لوگ عالم نہیں تھے۔ پطرس اور یوحنا اور چند دیگر تو ماہی گیر تھے۔ متی محصول لینے والا تھا لیکن جب انہوں نے محسوس کیا کہ یسوع ہی موعودہ مسیح ہیں وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر بغیر کسی لالچ کے اپنے مالک و خداوند کے پیچھے پیچھے تین سال تک چلتے رہے ان تین سالوں میں مسیح نے انہیں تربیت دی تاکہ وہ ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد رسالت کو جاری رکھ سکیں۔

یحیٰی نبی کی طرح حضرت عیسیٰ مسیح نے بھی لوگوں میں منادی شروع کی انہوں نے کہا ”

خدا کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے توبہ کرو اور خوشخبری پر ایمان لاؤ'' (مرقس 1:15) وہ خدا کے کلام کو ہر موقع پر عبادت خانوں، گھروں یا کھلے میدانوں میں سناتے تھے لوگ ان کے طرز کلام اور صاحب اختیار ہونے کو دیکھ کر حیران ہوتے تھے کیونکہ وہ نبی کی طرح نہیں بلکہ خدا کی طرح کلام کرتے تھے انبیاء لوگوں کو کہتے تھے کہ ''سنو! خدا کیا فرماتا ہے'' لیکن حضرت عیسیٰ مسیح فرماتے تھے'' میں تم سے کہتا ہوں''

پھر انہوں نے بیماروں کو صرف حکم دینے یا چھونے سے شفا دینی شروع کی مثلاً ایک کوڑھی ان کے قدموں میں گرا اور کہا ''اگر تو چاہے تو مجھے شفا دے سکتا ہے'' حضرت مسیح نے اس کوڑھی کو چھوا اور کہا ''میں چاہتا ہوں کہ تو پاک صاف ہو جائے'' وہ فوراً ہی مکمل طور پر شفا پا گیا۔ بہت سے لوگ جن میں بدروحیں تھیں ان کے پاس آئے انہوں نے ان سب کو شفا دی۔ انہوں نے اندھوں کی آنکھوں کو چھوا اور انہیں بینائی مل گئی یہاں تک کہ انہوں نے کئی مردوں کو زندہ کیا۔ ان باتوں کے باعث بہت سے لوگ ان کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے تھے بعض اوقات تو وہ لوگوں کو تعلیم دینے اور شفا بخشنے میں اس قدر مشغول رہتے کہ انہیں کھانا کھانے کا وقت بھی نہ ملتا تھا وہ اپنی ضروریات کو بھول کر دوسروں کیلئے اپنی محبت کو ظاہر کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی بھی کوئی ایسا معجزہ نہیں دکھایا جس سے ان کا اپنا فائدہ یا محض اپنی طاقت کا اظہار یا لوگوں کو حیران کرنا مقصود ہوتا! انہوں نے اپنی تمام قدرت کو لوگوں کو شفا دینے اور غم زدوں کو تسلی دینے میں صرف کی اس طرح انہوں نے لوگوں کیلئے خدا کی محبت کو ظاہر کیا، ایک دفعہ جب ضرورت مند اور غریب لوگ ان کے اردگرد جمع تھے تو انہوں نے یہ پر محبت اور تسلی بخش الفاظ کہے ''اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دوں گا۔ (متی 11:28) جو کوئی بھی ان کے پاس آیا انہوں نے اسے کبھی مایوس نہیں کیا۔

ایک دفعہ ایک مفلوج کو لوگ چارپائی پر ڈال کر لائے اور حضرت عیسیٰ مسیح کے سامنے رکھ دیا۔ مسیح نے یہ جانتے ہوئے کہا اس مریض کو نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی صحت کی بھی ضرورت ہے یہ کہا

''تیرے گناہ معاف ہوئے'' کچھ مذہبی قسم کے لوگ وہاں جمع تھے انہوں نے اپنے دل میں کہا ''یہ کفر بکتا ہے'' ''گناہ کون معاف کر سکتا ہے سوائے ایک یعنی خدا کے؟'' حضرت عیسیٰ ان کے خیالات جانتے تھے چنانچہ انہوں نے انہیں بتایا کہ وہ مفلوج کو شفا دے کر ثابت کریں گے کہ وہ

کفر نہیں بکتے بلکہ انہیں گناہ صاف کرنے کا اختیار ہے پھر انہوں نے مفلوج کو کہا ''اٹھ اور اپنی چار پائی اٹھا کر چل پھر'' وہ مفلوج اپنی چار پائی اٹھا کر باہر چلا گیا۔(مرقس 2:13-1)

اس وقت سے بہت سے یہودی مذہبی لیڈر مسیح کی مخالفت کرنے لگے کیونکہ وہ لوگوں میں ان کی ہر دلعزیزی سے حسد کرتے تھے انہوں نے ان پر نکتہ چینی کی کہ وہ گنہگار لوگوں سے ملتے ہیں اور سبت کے دن بیماروں کو شفا دیتے ہیں جلد ہی ان کی نفرت اتنی بڑھ گئی کہ انہوں نے ان کو قتل کرنے کا ارادا کیا۔(مرقس 2:15 تا 6:3) مسیح اس بات کو جانتے تھے اور اگر وہ چاہتے تو وہ اپنی الہیٰ قدرت سے جس سے انہوں نے مردوں کو زندہ کیا اپنے دشمنوں کو ہلاک کر سکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنے شاگردوں کو سکھایا کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھیں۔ اور اس کا انہوں نے اپنے دشمنوں کے ساتھ محبت کا سلوک کر کے عملی ثبوت دیا۔

اس وقت یہودی قوم آزاد نہیں تھی رومی ان پر حکومت کرتے تھے وہ رومیوں کی غلامی سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے چنانچہ جب عوام نے دیکھا کہ مسیح نے ایک موقع پر پانچ ہزار مردوں کو پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے سیر کیا تو وہ انہیں زبردستی پکڑ کر اپنا بادشاہ بنانا چاہتے تھے(یوحنا 6:15-1) انہیں یقین تھا کہ اگر مسیح ان کی فوجوں کی راہنمائی کریں گے تو کوئی بھی طاقت انہیں شکست نہیں دے سکے گی لیکن حضرت عیسیٰ مسیح نے دیناوی بادشاہ بننے سے انکار کر دیا کیونکہ ان کی باشاہی تو روحانی تھی وہ یروشلم میں تخت پر بیٹھ کر نہیں بلکہ وہ انسان کے دل میں حکومت کرنا چاہتے تھے جب لوگوں نے دیکھا کہ وہ انہیں اپنے سیاسی مقاصد کیلئے آلہ کار نہیں بنا سکتے تو بہت سے ان کے مخالف بن گئے مسیح ہمیشہ خدا کا حکم مانتے تھے اور آدمیوں کو خوش کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔

جب بپتسمہ کے تقریباً ڈھائی سال بعد یہودی سرداران کی بڑی شدت سے مخالفت کرنے لگے تو انہوں نے اپنے حواریوں سے پوچھا ''لوگ مجھے کیا کہتے ہیں''؟ انہوں نے جواب دیا کہ ''لوگ آپ کو گزرتے زمانہ کا کوئی بہت بڑا نبی سمجھتے ہیں جو کہ واپس زمین پر آ گیا ہے'' مگر یسوع نے ان سے پھر سوال کیا'' تم مجھے کیا کہتے ہو'' پطرس کو برکت دی اور کہا کہ وہ پطرس اور اس جیسے ایمان والوں پر اپنی کلیسیا بنائیں گے اور کوئی چیز اس کلیسیا پر غالب نہ آ سکے گی۔

پھر انہوں نے اپنے حواریوں کو بتایا کہ وہ یروشلم جائیں گے یہودی سرداران پر موت کا فتویٰ لگائیں گے اور مصلوب کریں گے لیکن وہ تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھیں گے۔ شاگرد جو کہ اپنے مالک اور خداوند سے محبت رکھتے تھے سخت پریشان ہوئے چنانچہ پطرس نے ان

سے کہا" خدا نہ کرے، یہ تجھ کر ہرگز نہیں آنے کا" لیکن حضرت یسوع مسیح نے پطرس کو جھڑکا اور کہا کہ اس کے یہ خیالات کہ وہ موت کا مزہ نہ چکھے شیطان کی طرف سے ہیں انہیں معلوم تھا کہ خدا کی یہی مرضی ہے کہ وہ آدمیوں کے گناہوں کا کفارہ مصلوب ہو کر دیں اور جو کوئی اس کی مخالفت کرتا ہے وہ شیطان کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے۔

پھر انہوں نے اپنے حواریوں کو بتایا کہ وہ بھی اپنی صلیب کو اٹھانے کیلئے یعنی ان کی خاطر موت سہنے کو تیار رہیں (متی 16:26-13) جب مسیح نے یہ بتایا کہ وہ ضرور قتل کئے جائیں گے اور شاگردوں کو بھی ان کی خاطر دکھ اٹھانے کیلئے تیار رہنا چاہیے تو ان کا مسیح کے ساتھ رہنا مشکل ہو گیا لیکن ان میں سے کوئی بھی انہیں چھوڑ کر بھاگا نہیں بلکہ چھ ماہ بعد جب مسیح یروشلم کو گئے جہاں وہ مصلوب کئے جانے والے تھے تو شاگرد بھی ان کے ساتھ گئے۔

اس وقت فلسطین میں بہار کا موسم تھا ملک کے بیشتر حصوں سے یہودی یروشلم میں عیدِ فسح منانے کیلئے جمع ہو رہے تھے یہ عید ملک مصر سے آزاد ہونے کی خوشی میں منائی جاتی تھی چنانچہ مسیح اور ان کے شاگرد بھی لوگوں کے ساتھ مل کر یروشلم میں عیدِ فسح منانے گئے مسیح کی زمینی زندگی کے آخری واقعات بالتفصیل انجیل جلیل میں بیان کئے گئے ہیں میں یہاں صرف مختصر طور پر ان کا بیان کر دوں گا۔

ایک اتوار وہ گدھے کے بچے پر سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہوئے جیسے کہ کئی سو سال پہلے زکریا نبی نے پیشین گوئی کی تھی (زکریاہ 9:10-9) وہ ہیکل میں گئے اور وہاں خرید و فروخت کرنے والوں کو باہر نکال دیا کیونکہ وہ خدا کے گھر کی بے حرمتی کر رہے تھے انہوں نے مذہبی سرداروں کی بے ایمانی اور ریاکاری کی بھی سخت مذمت کی انہوں نے بطور سزا ہیکل کی بربادی کی بھی پیشین گوئی کی اور لوگوں کو آگاہ کیا کہ وہ جھوٹے نبیوں سے خبردار رہیں جو انہیں غلط راستے پر ڈالنے کی کوشش کریں گے انہوں نے اس بات کا بھی اعلان کیا کہ وہ بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ واپس آئینگے اور تمام قوموں کا انصاف کریں گے اس وقت وہ اپنے پیروکاروں کا خدا کی بادشاہت میں خیر مقدم کریں گے اور باقیوں کو ہمیشہ کیلئے دوزخ میں ڈال دیں گے۔

جمعرات کی شام، انہوں نے دستور کے مطابق اپنے شاگردوں کے ساتھ عید فسح کا خاص کھانا کھایا اس وقت انہوں نے روٹی لی اور توڑی اور اپنے شاگردوں میں بانٹ دی اور کہا" یہ میرا بدن ہے جو تمہارے لئے ہے میری یادگار کے لئے یہی کیا کرو" پھر انہوں نے کھانے کے بعد انگور کا شیرہ لیا (یہودیوں میں دستور تھا کہ وہ فسح کے کھانے کے بعد ضرور ہی انگور کا شیرہ پیا

کرتے تھے)اور کہا ''یہ پیالہ میرے اس خون میں نیا عہد ہے جب کبھی پیو میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو۔'' (1۔کرنتھیوں 11:26-23) اس طرح حضرت عیسیٰ مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ ان کی موت سے ایک نئے عہد کی بنیاد پڑے گی اس جگہ سے روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے اپنے شاگردوں کو یہ بہت اہم تعلیم دی کہ وہ ایک دوسرے سے محبت رکھیں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انہیں ان کی خاطر دکھ سہنا پڑے گا اور وعدہ کیا کہ آسمان پر چلے جانے کے بعد وہ ان کی راہنمائی اور مدد کے لئے پاک روح کو بھیجیں گے۔

پھر آدھی رات کے قریب وہ اپنے شاگردوں کو لے کر ایک باغ میں گئے تاکہ اپنی موت کی تیاری کیلئے دعا مانگیں۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنے باپ سے دعا مانگی کہ ''میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔'' جب وہ دعا مانگ رہے تھے تو ان کے ایک غدار شاگرد یہوداہ اسکریوتی کی راہنمائی میں ایک مسلح گروہ وہاں آگیا یہوداہ حضرت عیسیٰ مسیح کے پاس آیا اور ان کا بوسہ لیا تاکہ سپاہی اندھیرے میں کسی غلط شخص کو نہ پکڑ لیں مسیح بڑی آسانی سے یہوداہ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر سکتے تھے لیکن اس کے برعکس انہوں نے اپنے آپ کو گرفتاری کیلئے پیش کر دیا۔

جب پطرس رسول نے اپنے مالک کے بچاؤ کی خاطر تلوار چلائی اور ایک آدمی کا کان اڑا دیا تو حضرت عیسیٰ مسیح نے انہیں روک دیا اور اپنے دشمن کا کان جوڑ دیا۔ سپاہی مسیح کو ایک مکان میں لے گئے جہاں بہت سے مذہبی سردار جمع تھے انہوں نے حضرت مسیح میں قصور تلاش کرنا شروع کر دیا تاکہ وہ انہیں قتل کریں مگر ناکام رہے بالآخر سردار کاہن نے انہیں قسم دے کر پوچھا ''کیا تو اس ستودہ کا بیٹا مسیح ہے''؟ انہوں نے کہا ''ہاں میں ہوں'' (مرقس 14:62-61) تب ان سب نے چلا چلا کر کہا ''اس نے کفر بکا ہے یہ قتل کے لائق ہے۔''

چونکہ یہودی سرداروں کو رومی گورنر کی اجازت کے بغیر کسی کو موت کی سزا دینے کا اختیار نہیں تھا اس لئے وہ جمعہ کی صبح مسیح یسوع کو گورنر کے محل میں لے گئے انہوں نے پیلاطس کو جو اس وقت کا گورنر تھا بتایا کہ یسوع رومی حکومت کا دشمن ہے اور خود بادشاہ بننا چاہتا ہے لیکن جب پیلاطس نے یسوع سے جرح کی تو اسے فوراً معلوم ہو گیا کہ وہ بے قصور ہیں اور وہ انہیں بری کرنا چاہتا تھا لیکن یہودی سرداروں نے لوگوں کو ابھارا کہ وہ حضرت عیسیٰ مسیح کیلئے موت کا مطالبہ کریں۔

پیلاطس اس بات سے ڈرا کہ کہیں بلوہ نہ ہو جائے لہٰذا اس نے ان کی خواہش کے مطابق مسیح کو مصلوب کرنے کا حکم دے دیا۔

اس پر رومی سپاہی انہیں فوراً یروشلم سے باہر لے گئے اور صلیب دے دی۔ جب وہ حضرت عیسیٰ مسیح کو مصلوب کر رہے تھے تو انہوں نے ان کے لئے یوں دعا کی ! اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں یہ کتنا عجیب پیار تھا کہ انہوں نے ان لوگوں کے لئے اپنے بات سے خیر مانگی جوان کے ہاتھوں اور پاؤں میں کیلیں ٹھونک رہے تھے۔

حضرت عیسیٰ مسیح اپنے باپ سے درخواست کر سکتے تھے کہ وہ انہیں اس صلیب کی اذیت سے بچائے اور آسمان پر لے جائے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا وہ جانتے تھے کہ یہ خدا کی مرضی ہے کہ وہ دکھ اٹھائیں اور بطور قربانی گنہ گاروں کیلئے موت سہیں۔ لہٰذا انہوں نے اپنے باپ کی اطاعت کی اور تقریباً چھ گھنٹے صلیب پر لٹکے رہے پھر سہ پہر کے قریب انہوں نے کہا اے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں'' اور یہ کہہ کر جان دے دی۔ ایک سپاہی نے آگے بڑھ کر ان کی پسلی میں نیزہ مارا تا کہ اس بات کا یقین ہو جائے کہ وہ واقعی فوت ہو گئے ہیں صو بیدار نے گورنر کو اطلاع دی اور ان کی وفات کی تصدیق کی۔

دو بااثر یہودی جو کہ حضرت عیسیٰ مسیح پر ایمان لا چکے تھے انہوں نے جا کر گورنر سے درخواست کی کہ انہیں لاش دیدی جائی جب انہیں اس بات کی اجازت مل گئی تو انہوں نے لاش کو صلیب پر سے اتارا اور اس میں 50 سیر خوشبودار چیزیں لگا کر اسے کپڑے میں لپیٹا اور ایک پہاڑی کی چٹان میں کھودی ہوئی نئی قبر میں رکھا پھر اس قبر کے منہ پر ایک بڑا پتھر رکھ دیا گیا اور پیلاطس نے حکم دیا کہ اس پتھر پر شاہی مہر لگا دی جائے تا کہ کوئی اس قبر میں داخل نہ ہو سکے نیز اس نے اس قبر پر پہرا بھی بٹھا دیا۔

اپنی موت سے پہلے حضرت عیسیٰ مسیح نے بارہا اپنے حواریوں کو بتایا تھا کہ وہ مصلوب ہوں گے لیکن تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھیں گے۔ حواریوں نے یہ خیال کیا وہ تمثیلوں میں باتیں کر رہے ہیں اور جب وہ مر گئے اور دفن ہوئے تو ان کی یہ امید جاتی رہی کہ وہ پھر کبھی انہیں زندہ دیکھ سکیں گے۔

لیکن جب اتوار کی صبح چند حواری قبر پر گئے تو انہوں نے اسے کھلا پایا جب وہ اس کے اندر داخل ہوئے تو انہوں نے اس کپڑے کو جس میں لاش لپٹی ہوئی تھی ایک طرف پڑا پایا اور اب اس میں لاش نہیں تھی۔

تھوڑی دیر بعد حضرت عیسیٰ مسیح ان میں سے بہتوں پر ظاہر ہوئے انہوں نے ان سے گفتگو کی اب وہ زندہ تھے اسی رات جبکہ حواری ایک گھر میں جمع تھے اور دروازے بند تھے تو مسیح

اچانک ان کے درمیان ظاہر ہوئے انہوں نے ان سے بات چیت کی اور انہیں یقین دلایا کہ وہ زندہ ہیں۔

وہ چالیس دن تک اپنے پیروکاروں کو مختلف اوقات اور مختلف جگہوں پر نظر آتے رہے انہوں نے انہیں بتایا کہ ان کا دکھ اٹھانا اور مرنا کیوں ضروری تھا۔ انہوں نے شاگردوں کو یہ حکم بھی دیا کہ وہ ساری دنیا میں جا کر اس خوشخبری کی منادی کریں کہ جو کوئی ان پر ایمان لائے گا خدا اس کے گناہ معاف کردے گا انہوں نے شاگردوں کو کچھ عرصہ یروشلم میں ٹھہرے رہنے کی تلقین کی تاکہ وہ اس کام کو انجام دینے کیلئے انہیں پاک روح عطا فرمادیں اور پھر انہوں نے یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ روح میں دنیا کے آخر تک ان کے ساتھ ساتھ رہیں گے۔

اس کے بعد وہ ان کے دیکھتے دیکھتے آسمان پر اٹھالئے گئے حضرت عیسیٰ مسیح نے صعود فرمانے سے پہلے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا اور نہ ہی اپنے بعد کسی آنے والے نبی کے بارے میں پیشین گوئی کی جو ان کے جانشین ہوں گے۔

(عیسائیت میں علم و عمل ص 29 تا 40 از طر غلام مسیح ناشر مسیحی اشاعت خانہ 36 فیروز پور روڈ لاہور)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی قادیانیت کی نظر میں

مرزا قادیانی کے متعلق آپ پڑھ چکے ہیں کہ اس نے:

۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اعزاز و اکرام بھی کیا اور توہین بھی کی۔

۲) وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کو ثابت بھی کرتا رہا اور انکار بھی کرتا رہا۔

۳) وہ حضرت مریم کی مدح بھی کرتا رہا اور اہانت بھی کی۔

۴) اس نے مثیل مسیح اور عین مسیح ہونے کے دعوے کیے۔

۵) مرزا قادیانی ختم نبوت کو ثابت بھی کرتا رہا اور خود مدعی نبوت بن کر اپنی جھوٹی نبوت کو سچ ثابت کرنے کیلئے کوشاں رہا۔

تمام مذکورہ امور پر علماء اسلام کا وقتاً فوقتاً لکھتے رہے ہیں خصوصاً ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ کے استاذ مولانا مشتاق احمد نے ایک مستقل کتاب ''قادیانیت کے دو چہرے'' لکھی ہے اس میں مولانا موصوف نے 200 سے زائد مرزا قادیانی اور اس کے جانشینوں کے تضادات ثابت کیے ہیں۔

مرزا قادیانی کا تحریر کردہ تمام لٹریچر مذکورہ پانچ عنوانات کے گرد گھومتا ہے مرزا نے کسی

کتاب میں بھی مبسوط اور مدلل انداز میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی نہیں لکھے اس لئے ہم زیر نظر عنوان کو تشنہ ہی چھوڑ رہے ہیں۔

☆ نوٹ برائے مولانا مشتاق:

اب اس بحث کے آخر میں عیسائیوں کو مخاطب کر کے کہا جائے کہ قرآن مجید نے انجیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اعتراف کیا ہے جبکہ مرزا قادیانی نے نہ صرف انکار کیا ہے بلکہ ان کے معجزات کا مذاق اڑایا ہے عیسائی بتائیں کہ ان حقائق کے ہوتے ہوئے قادیانی اس لائق ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جائے اور انہیں مراعات دی جائیں اور اپنے ہاں انہیں اعزازات بخشے جائے۔

مسیحی دنیا کی توجہ کے لئے

گزشتہ سطور میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ مرزا قادیانی نے العیاذ باللہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو مسمریزم اور شعبدہ بازی قرار دیا ہے اور اپنے بارے میں لکھا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

کیا مسیحی دنیا میں اتنی بھی دینی غیرت نہیں رہی کہ وہ اپنے پیغمبر حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی توہین کرنے والوں سے قطع تعلق کر سکتے اور ان کی سرپرستی چھوڑ سکے؟؟

☆......☆......☆

تیسرا باب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

بچپن کے معجزات:

اسلامی لٹریچر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دو قسم کے معجزات کا ذکر ہے۔

(۱) وہ معجزات جو اسرائیلی روایات میں مذکور ہیں

(۲) وہ جو قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ ذیل میں دونوں قسم کے معجزات لکھے جاتے ہیں۔

اسرائیلی روایات میں معجزات کا تذکرہ:

"وذكر وهب بن منبه انه لمّا ولد خرّت الاصنام يو منذ فى مشارق الارض و مغار بهاوان الشيا طين حارت فى سبب ذلك حتى كشف لهم ابليس الكبير امر عيسىٰ فوجده فى حجر امه والملائكة محدقة به وانه ظهر نجم عظيم فى الارض وان ملك الفرس اشفق من ظهوره فسأل الكهنة عن ذالك فقالوا هذا لمولد عظيم فى الارض فبعث رسله و معهم ذهب ومرّ ولبان هدية الى عيسىٰ فلما قدموا الشام سالهم ملكها عما اقدمهم فذكروا له ذالك فسأل عن ذالك الوقت فاذا قد ولد فيه عيسى بن مريم ببيت المقدس واشتهر امره بسبب كلامه فى المهد فأرسلهم اليه بما معهم وارسل معهم من يعرفه له ليتوصل الى قتله اذا انصرفوا عنه فلما وصلوا الى مريم بالهدايا ورجعوا قيل لها ان رسل ملك الشام انما جاء واليقتلوا ولدك فاحتملته فذهبت به الى مصرفا قامت به حتى بلغ اثنتى عشرة سنةً وظهرت عليه كرامات و معجزات فى حال صغره۔"

(البدایہ والنہایہ: ج2ص260)

ترجمہ: وھب بن منبہ نے ذکر کیا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو اس دن زمین کے

مشرق ومغرب روشن ہو گئے، شیاطین اس وجہ سے حیران ہوئے حتی کہ بڑے ابلیس نے انہیں عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے آگاہ کیا اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی ماں کی گود میں اس حال میں پایا کہ ملائکہ نے ان کا گھیراؤ کر رکھا تھا اس وقت زمین پر ایک عظیم ستارہ ظاہر ہوا فارس کا بادشاہ اس کے ظہور کی وجہ سے ڈر گیا اس نے نجومیوں سے اس ستارہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ستارہ زمین پر ایک عظیم بچہ کی ولادت کی وجہ سے ظاہر ہوا ہے پس اس نے اپنے قاصد بھیجے اور ان کے ہاتھ سونا، مر اور لوبان عیسیٰ علیہ السلام کے طرف ہدیہ بھیجا جب وہ قاصد ملک شام میں آئے تو وہاں کے بادشاہ نے ان سے آنے کا مقصد پوچھا تو انہوں نے بتایا، بادشاہ نے ان سے ستارہ طلوع ہونے کا وقت پوچھا تو معلوم ہوا کہ بعینہ اسی وقت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں پیدا ہوئے ہیں اور وہ ماں کی گود میں گفتگو کرنے کی وجہ سے کافی مشہور تھے بادشاہ نے ایک رہبر کی رفاقت میں انہیں عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا تا کہ وہ رہبر انہیں پہچان لے اور بعد ازاں انہیں قتل کر سکے وہ قاصد حضرت مریم کے پاس آئے اور انہیں ہدیے پیش کئے جب وہ واپس چلے گئے تو حضرت مریم کو شام کے بادشاہ کے قاصدوں کے متعلق بتایا گیا کہ وہ آپ کے بچے کو شہید کرنے کیلئے آرہے ہیں تو حضرت مریم انہیں لے کر مصر چلی گئیں اور وہاں مقیم ہو گئیں حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام بارہ سال کے ہو گئے آپ کی کرامات بچپن میں ہی ظاہر ہوئیں۔

"عن ابن عباس ان عیسیٰ بن مریم أمسك عن الكلام بعد اذ كلمهم طفلاً حتى بلغ ما يبلغ الغلمان ثم انطقه الله بعد ذلك الحكمة والبيان فأكثر اليهود فيه وفي امه من القول وكانوا يسمونه ابن البغية وذالك قوله تعالىٰ "وبكفرهم وقولهم على مريم بهتانا عظيما۔(النساء:156)"(البدایہ والنہایہ ج2ص262)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچپن میں ایک دفعہ گفتگو کرنے کے بعد کلام کرنے سے رک گئے پھر آپ نے بچوں کی گفتگو کی عمر میں پہنچ کر گفتگو کی۔ یہودی اکثر آپ اور آپ کی والدہ محترمہ کے متعلق نازیبا گفتگو کرتے تھے اور انہیں حلال زادہ نہ سمجھتے تھے اس سنگین الزام تراشی کا اللہ تعالیٰ نے اس طرح ذکر کیا ہے: "**وبكفرهم و قولهم على مريم بهتانا عظيما**" ترجمہ: یہود کے مردود ہونے کی (ایک) وجہ یہ تھی کہ انہوں نے کفر کیا اور حضرت مریم پر عظیم بہتان لگایا۔

﴿فائدہ﴾ قرآن کریم کی اس سخت وعید پر قادیانیوں کو بھی کان دھرنے چاہئیں کہ مرزا

غلام احمد قادیانی نے یہودیوں کی نقالی کرتے ہوئے حضرت مریم سلام اللہ علیھا کے متعلق نازیبا کلمات کہہ کر اپنے آپ کو کن کی صف میں شامل کیا ہے اور یہودیوں کا یہ بہتان اگر ان کے کفر کی وجہ بنا ہے تو قادیانی گروہ کے کافر ہونے کیلئے بھی یہ بہتان کافی دلیل ہے۔

"وروی ابن لھیعة عن عبد اللہ بن ھبیرة قال کان عبداللہ بن عمر یقول کان عیسیٰ بن مریم وھو غلام یلعب مع الصبیان کان یقول لاحد ھم ترید ان اخبرك ما خبات لك امك فیقول نعم فیقول خبات لك کذا و کذافیذھب الغلام منھم الی امه فیقول لھا اطعمینی ماخبات لی فتقول وای شیء خبات لك فیقول کذا و کذافتقول له من اخبرك فیقول عیسیٰ بن مریم فقالوا واللہ لئن ترکتم ھؤلاء الصبیان مع ابن مریم لیفسدنھم فجمعوھم فی بیت واغلقوا علیھم فخرج عیسیٰ یلتمسھم فلم یجدھم فسمع ضوضاء ھم فی بیت فسأل عنھم فقالوا انما ھؤلاء قردة وخنازیر فقال اللھم کذلك فکانوا کذالك رواہ ابن عساکر۔" (البدایہ والنہایہ: ج2ص262)

ترجمہ: عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب عیسیٰ علیہ السلام بچے تھے اور بچوں کے ساتھ کھیلتے تھے وہ کسی بچے کو کہتے تھے کہ کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے بتاؤں کہ تیری ماں نے تیرے لئے کیا چھپایا ہے وہ مثبت جواب دیتا تو فرماتے تیرے لئے یہ چیز چھپائی تو وہ اپنی ماں کے پاس جاتا اور کہتا کہ مجھے وہ چیز دو جو آپ نے چھپائی ہوئی ہے ماں کہتی کہ میں نے کیا چھپایا ہے؟ وہ بتا دیتا۔ ماں کہتی تجھے کس نے بتایا ہے؟ وہ کہتا عیسیٰ بن مریم نے۔ لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا اگر آپ نے بچوں کو ابن مریم سے ایسے ہی ملنے دیا تو وہ انہیں خراب کر دیں گے انہوں نے اپنے بچوں کو ایک مکان میں جمع کر کے دروازہ بند کر دیا عیسیٰ علیہ السلام بچوں کو تلاش کرنے نکلے تو نہ پایا۔ ایک مکان سے انہوں نے ان کے شور کی آواز سنی لوگوں سے پوچھا یہ شور کیسا ہے؟ انہوں نے کہا یہاں پر بندر اور خنزیر بند ہیں عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ انہیں ایسا ہی کر دے تو وہ بندر اور خنزیر بن گئے۔

"وقال اسحاق بن بشر عن جویبر ومقاتل عن الضحاك عن ابن عباس قال وکان عیسیٰ یری العجائب فی صباہ الھامًا من اللہ ففشاذلك فی الیھود و ترعرع عیسیٰ فھمت به بنو اسرائیل فخافت امه علیه فاوحی اللہ الی امه ان

تنطلق به الى ارض مصر فذالك قوله تعالیٰ" وجعلنا ابن مریم وامه اٰیة واٰوینٰهما الی ربوة ذات قرار و معین۔" (المؤمنون 50)

..........وقال اسحاق بن بشر قال لنا ادریس عن جده وهب بن منبّه قال ان عیسیٰ لما بلغ ثلاث عشرة سنةامره الله ان یرجع من بلاد مصر الیٰ بیت ایلیا واقام بها حتی احدث الله له الانجیل و علّمه التوراة واعطاه احیا ء الموتیٰ وابراء الاسقام والعلم بالغیوب مما یدخرون فی بیوتهم وتحدّث الناس بقدو مه وفزعوا لما کان یاتی من العجائب فجعلوا یعجبون منه فدعا هم الی الله ففشا فیهم امره۔" (البدایه والنهایه ج2ص262تا264)

ترجمہ: اوراسحاق بن بشر نے اپنی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے الہام سے بچپن میں عجائبات دکھاتے تھے یہ بات یہودیوں میں پھیل گئی۔ عیسیٰ علیہ السلام جب جوان ہوئے تو بنی اسرائیل نے انہیں نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا ان کی والدہ خوف زدہ ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی بھیجی کہ عیسیٰ علیہ السلام کولیکر مصر چلی جاؤ اس بات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس طرح کیا ہے:"وجعلنا ابن مریم واٰمه اٰیة واوینٰهما الیٰ ربوة ذات قرار و معین۔"

ایسے ہی اسحاق بن بشر کہتے ہیں کہادریس نے اپنے دادا وہب بن منبہ کے ذریعہ ہم سے روایت کی کہ عیسیٰ علیہ السلام جب تیرہ سال کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مصر سے بیت ایلیا لوٹنے اور وہاں ٹھہرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر انجیل نازل کی اور انہیں تورات سکھائی انہیں مردوں کو زندہ کرنے بیماروں کوتن درست کرنے اور گھروں میں ذخیرہ کی گئی چیزوں کا علم دیا۔لوگ آپ کی تشریف آوری کے متعلق باہم باتیں کرتے تھےاوران کے معجزات دیکھ کر گھبرا گئے وہ معجزات دیکھ کر تعجب کرتے تھے آپ نے انہیں اللہ کی طرف بلایا اور آپ کی نبوت کا ہر سو چرچا ہوا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا پس منظر:

برصغیر کے نامور محقق مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ نے قصص القرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔آپ کی تحقیقات سے ایک طویل اقتباس ذیل

میں درج کیا جاتا ہے:

''بہر حال ''سنۃ اللہ'' یہ جاری رہی ہے کہ جب کسی قوم کی ہدایت یا تمام کائنات انسانی کی فوز وفلاح کے لئے نبی اور پیغمبر مبعوث ہوتا ہے تو اس کو منجانب اللہ محکم دلائل و براہین اور آیات اللہ (معجزات) دونوں سے نوازا جاتا ہے وہ ایک جانب وحی الٰہی کے ذریعہ کائنات کے معاش ومعاد سے متعلق اوامر ونواہی اور بہترین دستور ونظام پیش کرتا ہے تو دوسری جانب حسب مصلحت خداوندی ''خدائی نشانات'' کا مظاہرہ کر کے اپنی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کا ثبوت دیتا ہے نیز ہر ایک پیغمبر کو اسی قسم کے معجزات ونشانات عطا کیے جاتے ہیں جو اس زمانہ کی علمی ترقیوں یا قومی وملکی خصوصیتوں کے مناسب حال ہونے کے باوجود معارضہ کرنے والوں کو عاجز درماندہ کر دے اور کوئی ان کے مقابلہ میں تاب مقاومت نہ لا سکے اور اگر تعصب اور ضد درمیان میں حائل نہ ہوں تو اپنی اکتسابی ترقیوں اور خصوصیتوں کے حقائق سے آگاہ ہونے کی وجہ سے اس اعتراف پر مجبور ہو جائیں کہ یہ جو کچھ سامنے ہے انسانوں کی قدرت سے بالاتر، ان کی دسترس سے باہر، اور صرف خدائے واحد ہی کی جانب سے ہے۔

مثلاً حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے زمانہ میں علم نجوم (Astronony) اور علم کیمیا (Chemistry) کا بہت زور تھا اور ساتھ ہی ان کی قوم کواکب ونجوم کے اثرات کو ان کے ذاتی اثرات سمجھتی اور ان کو موثر حقیقی یقین کر کے خدائے واحد کی جگہ ان کی پرستش کرتی تھی اور ان کا سب سے بڑا دیوتا شمس (سورج) تھا کیونکہ وہ روشنی اور حرارت دونوں کا حامل تھا اور یہی دونوں چیزیں ان کی نگاہ میں کائنات کی بقاء وفلاح کیلئے اصل الاصول تھیں اور اسی بنا پر کرۂ ارضی میں ''آگ'' کو اس کا مظہر مان کر اس کی بھی پرستش کی جاتی تھی علاوہ ازیں ان کو اشیاء کے خواص واثرات اور ان کے رد عمل پر بھی کافی عبور تھا گویا آج کی علمی تحقیقات کے لحاظ سے وہ کیمیاوی طریق ہائے عمل سے بھی بڑی حد تک واقف تھے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم کی ہدایت اور خدا پرستی کی تعلیم و تلقین کیلئے ایک جانب ایسے روشن حجۃ و برہان عطا فرمائے جن کے ذریعہ وہ قوم کے غلط عقائد کے ابطال اور احقاق حق کی خدمت انجام دیں اور مظاہر پرستی کی وجہ سے حقیقت کے چہرہ پر تاریکی کا جو پردہ پڑ گیا تھا اس کو چاک کر کے رخ روشن کو نمایاں کر سکیں ''وتلک حجتنا اتینھا ابراہیم علی قومہ نرفع درجت من نشاء ان ربک حکیم علیم۔'' (الانعام:83)

اور دوسری جانب جب کواکب پرست اور بت پرست بادشاہ سے لے کر عام افراد قوم

نے ان کے دلائل و براہان سے لا جواب ہو کر اپنی مادی طاقت کے گھمنڈ پر دہکتی آگ میں جھونک دیا تو اسی خالق اکبر نے جس کی دعوت وارشاد کی خدمت حضرت ابراہیم علیہ السلام انجام دے رہے تھے "کونی برداً وسلاماً" کہہ کر اپنی قدر کا وہ عظیم الشان نشان (معجزہ) عطا کیا جس نے باطل کے ہر بہت ایوان میں زلزلہ پیدا کر دیا اور تمام قوم اس خدائی مظاہرہ سے عاجز، حیران و پریشان اور ذلیل وخاسر ہو کر رہ گئی۔ "وارادوا به كيدا فجعلنٰهم الاخسرين" (الانبياء:7)

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سحر Magic مصری علوم وفنون میں بہت زیادہ نمایاں اور امتیازی شان رکھتا تھا اور مصریوں کو فن سحر میں کمال حاصل تھا اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قانون ہدایت (توراۃ) کے ساتھ ساتھ "ید بیضاء" اور "عصاء" جیسے معجزات دیے گئے اور حضرت موسیٰ نے ساحرین مصر کے مقابلہ میں جب ان کا مظاہرہ کیا تو سحر کے تمام ارباب کمال اس کو دیکھ کر یک زبان ہو کر پکار اٹھے کہ بلاشبہ یہ سحر نہیں یہ تو اس سے جدا اور انسانی طاقت سے بالاتر مظاہر ہے جو خدائے برحق نے اپنے سچے پیغمبروں کی تائید کیلئے ان کے ہاتھ پر کرایا ہے کیونکہ ہم سحر کی حقیقت سے بخوبی واقف ہیں اور یہ کہہ کر انہوں نے فرعون اور قوم فرعون کے سامنے بے خوفی کے ساتھ اعلان کر دیا کہ وہ آج سے موسیٰ اور ہارون کے خدائے واحد ہی کے پرستار ہیں: "فالقى السحرة سجدين قالوا امنّا برب العلمين۔ رب موسى و هارون" مگر فرعون اور امراء دربار اپنی بدبختی سے یہی کہتے رہے۔ "قال للملاء حوله ان هذا لسٰحر عليم ۔ فلما جاء هم موسى بايتنا بيّنٰت قالوا ماهذاالا سحر۔مفترى وّما سمعنا بهذا فى ابائنا الاوّلين۔"

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں علم طب Medical Science اور علم الطبیعات Physics کا بہت چرچا تھا اور یونان کے اطباء وحکماء (فلاسفر) کی طب وحکمت گردوپیش کے ممالک وامصار کے ارباب کمال پر بہت زیادہ اثر انداز تھی اور ملکوں میں صدیوں سے بڑے طبیب اور فلسفی اپنی حکمت ودانش اور کمالات طب کا مظاہرہ کر رہے تھے مگر خدائے واحد کی توحید اور دین حق کی تعلیم سے خواص وعوام یکسر محروم تھے اور خود بنی اسرائیل بھی جو کہ نبیوں کی نسل میں سے ہونے پر ہمیشہ فخر کرتے رہتے تھے جن گمراہیوں میں مبتلا تھے سطور گزشتہ میں ان پر روشنی پڑ چکی ہے۔

پس ان حالات میں ''سنة الله'' نے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رشد و ہدایت کے لئے منتخب کیا تو ایک جانب ان کو حجۃ و برہان (انجیل) اور حکمت سے نوازا تو دوسری جانب زمانہ کے مخصوص حالات کے مناسب چند ایسے نشان (معجزات) بھی عطا فرمائے جو اس زمانہ کے ارباب کمال اور ان کے پیروؤں پر اس طرح اثر انداز ہوں کہ جو یائے حق کو اس اعتراف میں کوئی جھجک باقی نہ رہے کہ بلا شبہ اعمال اکتسابی علوم سے جدا محض خدائے تعالیٰ کی جانب سے رسول بر حق کی تائید میں رونما ہوئے ہیں اور متعصب اور متمرد کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارۂ کار نہ رہے کہ ان کو صریح جادو کہہ کر اپنے بغض وحسد کی آگ کو اور مشتعل کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان معجزات میں سے جن کا مظاہرہ انہوں نے قوم کے سامنے کیا قرآن عزیز نے ''چار معجزات کا بصراحت ذکر کیا ہے:

(۱) وہ خدا کے حکم سے مردہ کو زندہ

(۲) پیدائشی نابینا کو بینا اور جذامی کو چنگا بھلا کر دیا کرتے تھے

(۳) وہ مٹی سے پرندے بنا کر اس میں پھونک دیتے تھے اور خدا کے حکم سے اس میں روح پڑ جاتی تھی۔

(۴) وہ یہ بھی بتا دیا کرتے تھے کہ کس نے کیا کھایا اور خرچ کیا اور کیا گھر میں ذخیرہ محفوظ رکھا ہے۔

قوموں میں ایسے مسیحا موجود تھے جن کے علاج و معالجے اور اکتسابی تدابیر سے مایوس مریض شفا پاتے تھے ان میں ماہر طبیعات ایسے فلسفی بھی کم نہ تھے جو روح و مادہ کے حقائق اور ارضی و سمائی اشیاء کی ماہیات پر بے نظیر نظریات و تجربات کے مالک سمجھے جاتے تھے اور حقائق اشیاء میں ان کی باریک بینی اور مہارت ارباب کمال کیلئے باعث صد نازش تھی لیکن جب ان کے سامنے عیسیٰ علیہ السلام نے اسباب و وسائل اختیار ئے بغیر ان امور کا مظاہرہ کیا تو ان پر بھی ہدایت و ضلالت کی قدرتی تقسیم کے مطابق یہی اثر پڑا کہ جس شخص کے قلب میں حق کی طلب موجزن تھی اس نے اقرار کیا کہ بلا شبہ اس قسم کا مظاہرہ انسانی دسترس سے باہر اور نبی برحق کی تائید و تصدیق کے لئے منجانب اللہ ہے اور جن دلوں میں رعونت، حسد، اور بغض و عناد تھا ان کے تعصب نے وہی کہنے پر مجبور کیا جو ان کے پیشرو انبیاء و رسل سے کہتے آئے تھے ''ان هذا الا سحر مبين''

چوتھے معجزے کے بارے میں بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس مظاہرہ کی وجہ یہ پیش آئی کہ مخالفین جب ان کی دعوت رشد و ہدایت سے نفور ہو کر ان کو جھٹلاتے اور ان کے پیش کردہ آیات

بینات (معجزات) کوسحراور جادو کہتے تو ساتھ ہی ازراہ تمسخر یہ بھی کہہ دیا کرتے تھے کہ اگر تم خدائے تعالیٰ کے ایسے مقبول بندے ہوتو بتاؤ آج ہم نے کیا کھایا اور کیا بچا رکھا ہے تب عیسیٰ علیہ السلام ان کے تمسخر کو سنجیدگی سے بدل دیتے اور وحی الٰہی کی نصرت سے ان کے سوال کا جواب دیدیا کرتے تھے۔''

مگر قرآن عزیز نے اس معجزہ کو جس انداز میں بیان کیا ہے اس کو غور کے ساتھ مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ''نشان'' کے مظاہرہ کی وجہ مفسرین کی بیان کردہ توجیہ سے زیادہ دقیق اور وسیع معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام پیغام ہدایت وتبلیغ حق کی خدمت انجام دیتے ہوئے اکثر و بیشتر لوگوں کو دنیا میں انہماک، دولت وثروت کے لالچ، اور عیش پسند زندگی کی رغبت سے باز رکھنے پر مختلف اسالیب بیان کے ذریعہ توجہ دلایا کرتے تھے تو جس طرح بعض سعید روحیں اس کلمہ حق کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتی تھیں اس کے برعکس شریرالنفس انسان ان کے مواعظ حسنہ سے قلبی نفرت و عراض کے باوجود امتثال امر کرنے والی ہستیوں سے زیادہ ان کو یہ باور کراتیں کہ ہم تو ہمہ وقت آپ کے اس ارشاد کی تعمیل میں سرگرم رہتے ہیں لہذا قدرت حق نے یہ فیصلہ کیا کہ ان منافقین کی منافقت کی مضرت کو زائل کرنے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسا نشان عطا کیا جائے کہ اس ذریعہ سے حق و باطل منکشف ہو جائے اور حقوق اللہ اور حقوق انسانی کے اتلاف پر جو ذخیرہ اندوزی کا سامان کیا جارہا ہے اس کا پردہ چاک کر دیا جائے۔

ان چہارگانہ خدائی نشان (معجزات) کے علاوہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بغیر باپ کے پیدائش بھی ایک عظیم الشان ''خدائی نشان'' تھا جس کے متعلق ابھی تفصیلات سن چکے ہو۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھ پر جن معجزات کا ظہور ہوا یا ان کی ولادت جس معجزانہ طریق پر ہوئی یہود نے ازراہ حسد ان کا انکار کیا تو کیا لیکن بعض فطرت پرست مدعی اسلام حضرات نے بھی ان کے انکار کے لئے راہ پیدا کرنے کی ناکام سعی فرمائی ہے ان میں سے بعض حضرات وہ ہیں جنہوں نے اس انکار کو ذاتی مفاد کے لئے نہیں بلکہ فطرت پرست اور منکرین خدا یورپین علمائے جدید سے مرعوبیت کی بنا پر یہ روش اختیار کی ہے تاکہ ان کی مذہبیت پر عجائب پرستی کا الزام عائد نہ ہو سکے ان میں سرسید اور مولوی چراغ علی صاحب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں اور بعض وہ یہود صفت اشخاص ہیں جو اپنی ذاتی غرض اور ناپاک مقصد کی خاطر راہ حسد و بغض حضرت مسیح علیہ السلام کے ان معجزات کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ تاویلات باطل کے پردہ میں ان کا مضحکہ اڑاتے ہیں ان میں سے متنبی مرزا قادیانی اور مسٹر محمد علی لاہوری خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات قرآن مجید کی روشنی میں

اب ان آیات بینات کو قرآن حکیم سے سنیئے اور موعظت وعبرت کے حصول کا سرو سامان کیجئے کہ ماضی کے ان واقعات کی تذکیر سے قرآن کا یہی عظیم مقصد ہے۔ فرمایا:

''و یعلمه الکتب والحکمة والتوراة والانجیل، و رسولا الی بنی اسرائیل ۔انی قد جئتکم باٰیة من ربکم۔ اَنی اخلق لکم من الطین کهیئة الطیر فأنفخ فیه فیکون طیراً باذن الله وابری الاَکمه والابرص واُحی الموتیٰ باذن الله وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم۔ ان فی ذالك لاٰیة لکم ان کنتم مؤمنین۔ ومصدقاً لما بین یدیَّ من التوراة ولاحللکم بعض الذی حرم علیکم و جئتکُم باٰیةٍ من ربکم فاتقوا الله واطیعون۔ان الله ربی و ربکم فاعبدوه۔هذا صراط مستقیم۔

(آل عمران:51-48)

ترجمہ: اور خدا سکھاتا ہے اس (عیسیٰ) کو کتاب، حکمت، توراۃ اور انجیل اور وہ رسول ہے بنی اسرائیل کی جانب (وہ کہتا ہے) کہ بے شک میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی جانب سے ''نشان'' لے کر آیا ہوں وہ یہ کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی شکل بناتا پھر اس میں پھونک دیتا ہوں اور وہ خدا کے حکم سے زندہ پرند بن جاتا ہے اور پیدائشی اندھے کو سوانکھا کردیتا اور سپید داغ کے جذام کو اچھا کر دیتا ہوں اور خدا کے حکم سے مردہ کو زندہ کر دیتا ہوں اور تم کو بتا دیتا ہوں جو تم کھا کر آتے ہو اور جو تم گھر میں ذخیرہ رکھ آتے ہو سو اگر تم حقیقی ایمان رکھتے ہو تو بلاشبہ ان امور میں (میری صداقت اور منجاب اللہ ہونے کیلئے) نشان ہے اور میں تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں جو میرے سامنے ہے اور (اس لئے بھیجا گیا ہوں) تا کہ بعض ان چیزوں کو جو تم پر حرام ہوگئی ہیں تمہارے لئے حلال کردوں تمہارے لیے پروردگار ہی کے پاس سے ''نشان'' لایا ہوں پس تم اللہ سے ڈرو، اور (اس کے دیے ہوئے احکام میں) میری اطاعت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے سو اس کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے۔

"واذ تخلق من الطین کهیئة الطیر باذنی فتنفخ فیها فتکون طیرًا باذنی

و تبرئُ الاَکمهَ والابرص باذنی و اذ تخرج الموتیٰ باذنی۔" (المائدہ110)

ترجمہ: اور (اے عیسیٰ ابن مریم! تو میری اس نعمت کو یاد کر) جبکہ تو میرے حکم سے گارے سے پرند کی شکل بنادیتا اور پر اس میں پھونک دیتا تھا اور وہ میرے حکم سے زندہ پرند بن جاتا تھا اور جبکہ تو میرے حکم سے پیدائشی اندھے کو سوانکھا اور سپید داغ کے کوڑھ کو اچھا کر دیتا تھا اور جبکہ تو میرے حکم سے مردہ کو زندہ کر کے قبر سے نکالتا تھا۔

"فلمّا جآء ھُم بالبیّنت قالوا ھذا سحر مبین۔" (الصف 6)

پھر جب وہ (عیسیٰ علیہ السلام) ان کے پاس کھلے نشان لے کر آیا تو انہوں نے (بنی اسرائیل نے) کہا "یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

انبیاء (علیہم السلام) نے جب کبھی بھی قوموں کے سامنے آیات اللہ کا مظاہرہ کیا ہے تو منکروں نے ہمیشہ ان کے متعلق ایک بات ضرور کہی ہے "یہ تو کھلا ہوا جادو ہے" پس کیا ایک جویائے حق اور غیر متعصب انسان کیلئے یہ جواب اس جانب راہنمائی نہیں کرتا کہ انبیاء علیہم السلام کے اس قسم کے مظاہرے ضرور عام قوانین قدرت سے جدا ایسے علم کے ذریعہ ظہور پذیر ہوتے تھے جو صرف ان قدسی صفات ہستیوں کے لئے ہی مخصوص رہا ہے اور ان کے علاوہ انسانی دنیا اسکے فہم حقیقت سے بہرہ مند نہیں ہوئی تب ہی ان لوگوں کے پاس جو از راہ عناد وضد انکار پر تلے ہوئے تھے اس کے انکار کے لئے اس سے بہتر کوئی دوسری تعبیر نہیں تھی کہ وہ ان امور کو سحر و جادو کہہ دیں لہٰذا ان امور کو سحر و جادو کہنا بھی ان کے "معجزہ" اور نشان خداوندی ہونے کی زبردست دلیل ہے۔

نزول مائدہ:

مخلص اور فداکار حواریوں کی جماعت اگرچہ صادق الایمان اور راسخ الاعتقاد تھی مگر علمی ومجلسی تکلفات گفت و شنید کے لحاظ سے سادہ لوح اور ضروریات زندگی کے سروسامان کے اعتبار سے غرباء اور ضعفاء کی جماعت تھی اس لئے انہوں نے از راہ سادگی وسادہ دلی حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے یہ درخواست کی کہ جس خدائے برتر میں لامحدود طاقت ہے کہ اس کا ایک نمونہ آپ کی ذات اقدس اور وہ نشان (معجزات) ہیں خدائے تعالیٰ نے جن کو آپ کی تصدیق نبوت و رسالت کیلئے آپ کے ہاتھ پر ظاہر فرمایا اس خدا میں یہ طاقت بھی ضرور ہوگی کہ وہ ہمارے لئے غیب سے ایک دسترخوان نازل کر دیا کرے تاکہ ہم روزی کمانے کی فکر سے آزاد ہو کر باطمینان قلب یاد خدا اور دین حق کی دعوت وتبلیغ میں مصروف رہا کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ سن

کران کو نصیحت فرمائی کہ اگرچہ خدا کی طاقت بے غایت اور بے نہایت ہے لیکن کسی سچے بندہ کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ اس طرح خدا کو آزمائے پس خدا سے ڈرو اور ایسے خیالات سے بچو یہ سن کر حواریوں نے جواب دیا ''ہم اور خدا کو آزمائیں، حاشا ہمارا تو یہ مقصد نہیں، ہمارا تو یہ مطلب ہے کہ رزق کی جدوجہد سے دل کو مطمئن کر کے خدا کے اس عطیہ کو زندگی کا سہارا بنالیں اور آپ کی تصدیق میں ہم کو حق الیقین کا اعتقاد راسخ حاصل ہو جائے اور ہم اس کی خدائی پر کائنات انسانی کیلئے شاہد عدل بن جائیں''۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے جب ان کا بڑھتا ہوا اصرار دیکھا تو بارگاہ الٰہی میں دعا کی ''اے خدا تو ان کے سوال کو پورا کر اور آسمان سے ایسا مائدہ (دسترخوان نعمت) نازل فرما کہ وہ ہمارے لئے تیرے غضب کا مظہر ثابت نہ ہو بلکہ ہمارے اول و آخر سب کیلئے خوشی کی یادگار (عید) بن جائے اور تیرا ''نشان'' کہلائے اور اس ذریعہ سے ہم کو اپنے غیبی رزق سے شادکام کرے کیونکہ تو ہی بہتر رزق رساں ہے'' اس دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: عیسیٰ تمہاری دعا قبول ہے میں اس کو ضرور نازل کروں گا لیکن یہ واضح رہے کہ اس کھلی نشانی کے ہونے کے بعد اگر ان میں سے کسی نے بھی خدا کے حکم کی خلاف ورزی کی تو پھر ان کو عذاب بھی ایسا ہولناک دوں گا جو کائنات کے کسی انسان کو نہیں دیا جائے گا۔ قرآن عزیز نے نزول مائدہ کے واقعہ کا اس معجزانہ اسلوب بیان کے ساتھ ذکر کیا ہے:

''اذ قال الحواريون يعيسى ابن مريم هل يستطيع ربك ان ينزل علينا مآئدة من السمآءِ قال اتقوا الله ان كنتم مؤمنين۔ قالوا نريد ان ناكلَ منها و تطمئن قلوبنا و نعلم ان قد صدقتنا و نكون عليها من الشهدين۔ قال عيسىٰ بن مريم اللهم ربنا انزل علينا مآئدة من السمآء تكون لنا عيدا لاولنا و اخرنا و اية منك وارزقنا وانت خير الرزقين۔ قال الله انى منزلها عليكم فمن يكفر۔ بعد منكم فانى اعذبه عذابا لا اعذبه احدا من العلمين۔'' (المائدہ 112-115)

اور دیکھو جب ایسا ہوا تھا کہ حواریوں نے کہا تھا ''اے عیسیٰ بن مریم! کیا تمہارا پروردگار ایسا کر سکتا ہے کہ آسمان سے ہم پر ایک خوان اتار دے؟'' (یعنی ہماری غذا کے لئے آسمان سے غیبی سامان کر دے) عیسیٰ نے کہا خدا سے ڈرو اور ایسی فرمائشیں نہ کرو) اگر تم ایمان رکھتے ہو انہوں نے کہا (مقصود اس سے قدرت الٰہی کا امتحان نہیں ہے بلکہ) ہم چاہتے ہیں

(ہمیں غذا میسر آئے تو اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل آرام پائیں اور ہم جان لیں کہ تو نے ہمیں سچ بتایا تھا اور اس پر ہم گواہ ہو جائیں اس پر عیسٰی بن مریم نے دعا کی ''اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے ایک خوان بھیج دے کہ اس کا آنا ہمارے لئے اور ہمارے اگلوں اور پچھلوں سب کیلئے عید قرار پائے اور تیری طرف سے (فضل و کرم کی) ایک نشانی ہو۔ ہمیں روزی دے تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے'' اللہ نے فرمایا ''میں تمہارے لئے خوان بھیجوں گا لیکن جو شخص اس کے بعد بھی (راہِ حق سے) انکار کریگا تو میں اسے (پاداش عمل میں) عذاب دوں گا ایسا عذاب کہ تمام دنیا میں کسی آدمی کو بھی ویسا عذاب نہیں دیا جائیگا۔

یہ مائدہ نازل ہوا یا نہیں؟ قرآن عزیز نے اس کے متعلق کوئی تفصیل نہیں بیان کی اور نہ کسی مرفوع حدیث میں اس کا کوئی تذکرہ پایا جاتا ہے البتہ آثار صحابہ و تابعین (رضی اللہ عنھم) میں ضرور تفصیلات مذکور ہیں:

مجاہد اور حسن بصری (رحمہم اللہ) فرماتے ہیں کہ مائدہ کا نزول نہیں ہوا اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اس کے نزول کو جس شرط کے ساتھ مشروط کر دیا طلب کرنے والوں نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ انسان ضعیف البنیان اور کمزوریوں کا مجسمہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی لغزش یا معمولی خلاف ورزی کی بدولت اس دردناک عذاب کے سزاوار ٹھہریں اپنے سوال کو واپس لے لیا۔ علاوہ ازیں اگر مائدہ کا نزول ہوا ہوتا تو وہ ایسا نشان الٰہی (معجزہ) تھا کہ نصاریٰ اس پر جس قدر بھی فخر کرتے وہ کم تھا اور ان کے یہاں اس کی جس قدر بھی شہرت ہوتی وہ بے جا نہ ہوتی تاہم ان کے یہاں اس نزول مائدہ کا اس طرح کوئی تذکرہ نہیں پایا جاتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ واقعہ پیش آیا اور مائدہ کا نزول ہوا جمہور کا رجحان اس جانب ہے البتہ اس کے نزول کی تفصیلات میں مختلف اقوال پائے جاتے ہیں مثلاً صرف ایک دن نازل ہوا یا چالیس روز تک نازل ہوتا رہا؟ اور پھر اترنا بند ہو گیا تو کیوں ہوا؟ اور صرف یہی ہوا کہ نازل نہ ہوا یا جن لوگوں کے خلاف ورزی کی وجہ سے بند ہوا ان پر سخت قسم کا عذاب بھی آ پہنچا؟ جو نقول یہ کہتی ہیں کہ مائدہ کا نزول صرف ایک دن نہیں بلکہ چالیس دن تک برابر جاری رہا وہ بند ہو جانے کا سبب یہ بیان کرتی ہیں کہ نزول مائدہ پر حکم یہ ہوا کہ اس کو فقیر مسکین اور مریض ہی کھائیں تونگر اور بھلے چنگے نہ کھائیں مگر چند روز تعمیل کے بعد لوگوں نے آہستہ آہستہ اس کی خلاف ورزی شروع کر دی یا یہ حکم ملا تھا کہ اس کو کھائیں سب مگر اگلے روز کیلئے ذخیرہ نہ کریں مگر کچھ عرصہ کے بعد اس کی خلاف

ورزی ہونے لگی اور نتیجہ یہ نکلا کہ نہ صرف مائدہ کا نزول ہی بند ہو گیا بلکہ خلاف ورزی کرنے والے خنزیر اور بندر کی شکل میں مسخ کر دیے گئے۔

(۱) تفسیر ابن کثیر ج 2 ص 116 مگر یوحنا کی انجیل باب 6 میں تو یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ "عید فسح" کے موقع پر پیش آیا۔

(۲) نزول مائدہ کا سوال اگر چہ کیا تھا حواریوں نے مگر کیا تھا سب کی جانب سے اس لئے یہ واضح رہے کہ جن نقول میں خلاف ورزی اور اس سے متعلق عذاب کا ذکر ہے اس کا اشارہ حواریوں میں سے کسی کی جانب مطلق نہیں ہے کیونکہ یہ بات نصوص قرآن کے خلاف ہے۔

بہر حال ان آثار میں جو قدر مشترک ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی تو مشیت باری کا یہ حکم ہوا کہ مائدہ تیار ہو چنانچہ لوگوں کی آنکھوں دیکھتے خدا کے فرشتے فضاء آسمانی سے اس کو لے کر اترے ادھر فرشتے آہستہ آہستہ اس کو لئے ہوئے اتر رہے تھے اور ادھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ درگاہ الٰہی میں دست بدعا تھے کہ مائدہ آ پہنچا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اول دو رکعت نماز شکر ادا کی اور پھر مائدہ (خوان) کو کھولا تو اس میں تلی ہوئی مچھلیاں اور تر و تازہ پھل اور روٹیاں موجود پائیں اور خوان کھولتے ہی ایسی نفیس خوشبو نکلی کہ اس کی مہک نے سب کو مست کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ کھائیں مگر لوگوں نے اصرار کیا کہ ابتداء آپ کریں، آپ نے ارشاد فرمایا یہ میرے لئے نہیں ہے تمہاری طلب پر نازل ہوا ہے یہ سن کر سب گھبرائے کہ نہ معلوم اس کا نتیجہ کیا ہو کہ خدا کا رسول تو نہ کھائے اور ہم کھائیں آپ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا "اچھا فقراء، مساکین، معذورین اور مریضوں کو بلاؤ، یہ ان کا حق ہے تب ہزار ہا بندگان خدا نے شکم سیر ہو کر کھایا مگر مائدہ کی مقدار میں کوئی فرق نہیں آیا۔

اس مسئلہ میں حضرت شاہ عبدالقادر نور اللہ مرقدہ، مجاہد اور حسن بصری رحمہم اللہ کے ہم نوا معلوم ہوتے ہیں اور نزول مائدہ سے متعلق ان دونوں جماعتوں سے الگ ایک اور لطیف بات ارشاد فرماتے ہیں موضح القرآن میں ہے:

هل يستطيع "ہو سکے" یہ معنی کہ ہمارے واسطے تمہاری دعا سے اس قدر خرق عادت کرے یا نہ کرے فرمایا (**اتقوا الله**) "ڈرو اللہ سے" یعنی بندے کو چاہیے کہ اللہ کو نہ آزمائے کہ میرا کہا مانتا ہے یا نہیں اگر چہ خداوند! (آقا و مالک) بہتیری مہربانی کرے "**ونكون عليها من الشهدين**" یعنی برکت کی امید پر مانگتے ہیں اور (تاکہ) معجزہ ہمیشہ مشہور رہے۔ آزمانے کو

نہیں کہتے ہیں وہ خوان اترا ایک شنبہ کو وہ نصاریٰ کی عید ہے جیسے ہم کو روز جمعہ۔ بعض کہتے ہیں وہ خوان اترا چالیس روز تک اور پھر بعض نے ناشکری کی یعنی حکم ہوا تھا کہ فقراء اور مریض کھاویں نہ محفوظ (تونگر اور چنگے) پھر قریب اسی آدمی سور اور بندر ہو گئے (مگر) یہ عذاب پہلے یہود میں ہوا تھا پیچھے کسی کو نہیں ہوا۔

اور بعضے کہتے ہیں کہ (مائدہ) نہ اترا، تہدید سن کر مانگنے والے ڈر گئے، نہ مانگا۔ لیکن پیغمبر کی دعا عبث نہیں اور اس کلام (قرآن) میں نقل کرنا بے حکمت نہیں شاید اس دعا کا اثر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت نصاریٰ میں آسودگی مال سے ہمیشہ رہی اور جو کوئی ان میں ناشکری کرے تو شاید آخرت میں سب سے زیادہ عذاب پاوے۔ اس میں مسلمان کو عبرت ہے کہ اپنا مدعا خرق عادت کی راہ سے نہ چاہے پھر اس کی شکر گزاری بہت مشکل ہے اسباب ظاہری پر قناعت کرے تو بہتر ہے اس قصہ میں یہ بھی ثابت ہوا کہ حق تعالیٰ کے آگے حمایت پیش نہیں جاتی۔

اس سلسلہ میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے موعظت وبصیرت سے متعلق بہت خوب بات ارشاد فرمائی ہے:

''عیسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے نزول مائدہ کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے جواب ملا'' تمہاری درخواست اس شرط کے ساتھ منظور کی جاتی ہے کہ نہ اس میں خیانت کرنا نہ اس کو چھپائے رکھنا اور نہ اس کو ذخیرہ کرنا ورنہ یہ بند کر دیا جائے گا اور تم کو ایسا عبرت ناک عذاب دوں گا جو کسی کو نہ دیا جائے گا۔''

اے معشر عرب! تم اپنی حالت پر غور کرو کہ اونٹوں اور بکریوں کی دم پکڑ کر جنگلوں میں چراتے پھرتے تھے پھر خدائے تعالیٰ نے اپنی رحمت سے تمہارے درمیان ہی سے ایک برگزیدہ رسول مبعوث فرمایا جس کے حسب ونسب سے تم اچھی طرح واقف ہو اس نے تم کو یہ خبر دی کہ عنقریب تم عجم پر غالب آجاؤ گے اور اس پر چھا جاؤ گے اور اس نے تم کو سختی کے ساتھ منع فرمایا کہ مال ودولت کی فراوانی دیکھ کر ہرگز تم چاندی اور سونے کے خزانے جمع نہ کرنا مگر قسم بخدا کہ زیادہ لیل ونہار نہ گزریں گے کہ تم ضرور سونے چاندی کے خزانے جمع کرو گے اور اس طرح خدائے برتر کے دردناک عذاب کے مستحق بنو گے۔

خلاصہ کلام:

قرآن مجید سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے درج ذیل معجزات ثابت ہیں:

۱) لوگوں کو یہ بتانا کہ انہوں نے کیا کھایا ہے اور کیا بچا کر رکھا ہے

۲) مٹی کے پرندے بنانا اور ان کا اللہ کے حکم سے ہوا میں اڑنا

۳) نابینا شخص کو بینائی دینا

۴) کوڑھ کے مریض کا صحت یاب کرنا

۵) اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنا

۶) آسمان سے خوان نازل ہونا

انجیل میں ان معجزات میں سے بعض مذکور نہیں ہیں نیز ایک معجزہ کا اضافہ ہے وہ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کی بدروحیں (جنات) نکالا کرتے تھے۔ قرآن وحدیث سے اس کی تردید یا تصدیق نہیں ہوتی حقیقت حال کیا ہے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ کے معجزات از بائبل

معجزہ نمبر 1: اور یسوع تمام گلیوں میں پھرتا رہا اور ان کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا رہا اور بادشاہی کی خوشخبری کی منادی کرتا اور لوگوں کی ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دور کرتا رہا اور اس کی شہرت تمام سوریہ میں پھیل گئی اور لوگ سب بیماروں کی جو طرح طرح کی بیماریوں اور تکلیفوں میں گرفتار تھے اور ان کو جن میں بدروحیں تھیں اور مرگی والوں اور مفلوجوں کو اس کے پاس لائے اور اس نے ان کو اچھا کیا اور گلیل اور دکپلس اور یروشلم اور یہودیہ اور یردن کے پار سے بڑی بھیڑ اس کے پیچھے ہولی۔

(متی باب 4 آیات: 25-23)

معجزہ نمبر 2: جب وہ اس پہاڑ سے اترا تو بہت سی بھیڑ اس کے پیچھے ہولی۔ اور دیکھو ایک کوڑھی نے پاس آکر اسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے چھوا اور کہا میں چاہتا ہوں تو پاک صاف ہو جا۔ وہ فوراً کوڑھ سے پاک صاف ہو گیا۔ پس یسوع نے اس سے کہا خبردار کسی سے نہ کہنا بلکہ جا کر اپنے تئیں کاہن کو دکھا اور جو نذر موسیٰ نے مقرر کی ہے اسے گذران تاکہ ان کیلئے گواہی ہو۔

معجزہ نمبر 3: اور جب وہ کفرنحوم میں داخل ہوا تو ایک صوبہ دار اس کے پاس آیا اور اس کی

منت کر کے کہا۔ اے خداوند میرا خادم فالج کا مارا گھر میں پڑا ہے اور نہایت تکلیف میں ہے۔ اس نے اس سے کہا میں آ کر اس کو شفا دوں گا۔ صوبہ دار نے جواب میں کہا اے خداوند میں اس لائق نہیں کہ تو میری چھت کے نیچے آئے بلکہ صرف زبان سے کہہ دے تو میرا خادم شفا پائیگا کیونکہ میں بھی دوسرے کے اختیار میں ہوں اور سپاہی میرے ماتحت ہیں اور جب ایک سے کہتا ہوں کہ جا تو وہ جاتا ہے اور دوسرے سے کہ آ، تو وہ آتا ہے اور اپنے نوکر سے کہ یہ کر تو وہ کرتا ہے۔ یسوع نے یہ سن کر تعجب کیا اور پیچھے آنے والوں سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں نے اسرائیل میں بھی ایسا ایمان نہیں پایا۔ اور میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آ کر ابراہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔ مگر بادشاہی کے بیٹے باہر اندھیرے میں ڈالے جائیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ اور یسوع نے صوبہ دار سے کہا جا جیسا تو نے اعتقاد کیا تیرے لئے ویسا ہی ہو اور اسی گھڑی خادم نے شفا پائی۔

معجزہ نمبر 4: اور یسوع نے پطرس کے گھر میں آ کر اس کی ساس کو تپ میں پڑی دیکھا۔ اس نے اس کا ہاتھ چھوا اور تپ اس پر سے اتر گئی اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کی خدمت کرنے لگی۔

معجزہ نمبر 5: پھر جب شام ہوئی تو اس کے پاس بہت سے لوگوں کو لائے جن میں بدروحیں تھیں اس نے روحوں کو زبان ہی سے کہہ کر نکال دیا اور سب بیماروں کو اچھا کر دیا۔ تاکہ جو یسعیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ اس نے آپ ہماری کمزوریاں لے لیں اور بیماریاں اٹھا لیں۔ جب یسوع نے اپنے گرد بہت سی بھیڑ دیکھی تو پار چلنے کا حکم دیا اور ایک فقیہ نے پاس آ کر اس سے کہا اے استاد جہاں کہیں تو جائیگا میں تیرے پیچھے چلوں گا۔ یسوع نے اس سے کہا کہ لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں ایک اور شاگرد نے اس سے کہا اے خداوند مجھے اجازت دے کہ پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کروں۔ یسوع نے اس سے کہا تو میرے پیچھے چل اور مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے۔

معجزہ نمبر 6: جب وہ کشتی پر چڑھا تو اس کے شاگرد اس کے ساتھ ہو لئے اور دیکھو جھیل میں ایسا بڑا طوفان آیا کہ کشتی لہروں میں چھپ گئی مگر وہ سوتا تھا انہوں نے پاس آ کر اسے جگایا اور کہا اے خداوند ہمیں بچا! ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔ اس نے ان سے کہا اے کم اعتقادو! ڈرتے کیوں ہو؟ اس نے اٹھ کر ہوا اور پانی کو ڈانٹا اور بڑا امن ہو گیا۔ اور لوگ تعجب کر کے کہنے لگے یہ کس طرح کا آدمی ہے کہ ہوا اور پانی بھی اس کا حکم مانتے ہیں۔

جب وہ اس پار گدرینیوں کے ملک میں پہنچا تو دو آدمی جن میں بدروحیں تھیں قبروں

سے نکل کر اس سے ملے وہ ایسے تند مزاج تھے کہ کوئی اس راستہ سے گزر نہیں سکتا تھا۔اور دیکھو انہوں نے چلا کر کہا اے خدا کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام؟ کیا تو اس لئے یہاں آیا ہے کہ وقت سے پہلے ہمیں عذاب میں ڈالے؟ ان سے کچھ دور بہت سے سؤروں کا غول چر رہا تھا۔ پس بد روحوں نے اس کی منت کر کے کہا کہ اگر تو ہم کو نکالتا ہے تو ہمیں سؤروں کے غول میں بھیج دے۔ اس نے ان سے کہا جاؤ۔ وہ نکلکر سؤروں کے اندر چلی گئیں اور دیکھو سارا غول کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جھیل میں جا پڑا اور پانی میں ڈوب مرا۔ اور چرانے والے بھاگے اور شہر میں جا کر سب ماجرا اور ان کا احوال جن میں بدروحیں تھیں بیان کیا۔ اور دیکھو سارا شہر یسوع سے ملنے کو نکلا اور اسے دیکھ کر منت کی کہ ہماری سرحدوں سے باہر چلا جا۔

پھر وہ کشتی پر چڑھ کر پار گیا اور اپنے شہر میں آیا۔ اور دیکھو لوگ ایک مفلوج کو چارپائی پر پڑا ہوا اس کے پاس لائے۔ یسوع نے ان کا ایمان دیکھ کر مفلوج سے کہا بیٹا خاطر جمع رکھ، تیرے گناہ معاف ہوئے۔ اور دیکھو بعض فقیہوں نے اپنے دل میں کہا یہ کفر بکتا ہے۔ یسوع نے ان کے خیال معلوم کر کے کہا کہ تم کیوں اپنے دلوں میں برے خیال لاتے ہو۔ آسان کیا ہے یہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور چل پھر۔ لیکن اس لئے کہ تم جان لو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔

معجزہ نمبر 7: (اس نے مفلوج سے کہا) اٹھ۔ اپنی چارپائی اٹھا اور اپنے گھر چلا جا۔ وہ اٹھ کر اپنے گھر چلا گیا۔ لوگ یہ دیکھ کر ڈر گئے اور خدا کی تمجید کرنے لگے جس نے آدمیوں کو ایسا اختیار بخشا۔

معجزہ نمبر 8: اور دیکھو ایک عورت نے جس کے بارہ برس سے خون جاری تھا اس کے پیچھے آ کر اس کی پوشاک کا کنارہ چھوا۔ کیونکہ وہ اپنے جی میں کہتی تھی کہ اگر صرف اس کی پوشاک ہی چھولوں گی تو اچھی ہو جاؤں گی۔ یسوع نے پھر کر اسے دیکھا اور کہا بیٹی خاطر جمع رکھ، تیرے ایمان نے تجھے اچھا کر دیا پس وہ عورت اسی گھڑی اچھی ہو گئی۔

معجزہ نمبر 9: اور جب یسوع سردار کے گھر میں آیا اور بانسلی بجانے والوں کو اور بھیڑ کو غل مچاتے دیکھا۔ تو کہا ہٹ جاؤ کیونکہ لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہے وہ اس پر ہنسنے لگے۔ مگر جب بھیڑ نکال دی گئی تو اس نے اندر جا کر اس کا ہاتھ پکڑا اور لڑکی اٹھی اور اس بات کی شہرت اس تمام علاقہ میں پھیل گئی۔

معجزہ نمبر 10: جب یسوع وہاں سے آگے بڑھا تو دو اندھے اس کے پیچھے یہ پکارتے ہوئے چلے کہ اے ابن داؤد ہم پر رحم کر۔ جب وہ گھر میں پہنچا تو وہ اندھے اس کے پاس آئے اور یسوع نے

ان سے کہا کیا تم کو اعتقاد ہے کہ میں یہ کر سکتا ہوں انہوں نے اس سے کہا ہاں خداوند۔ تب اس نے ان کی آنکھیں چھو کر کہا تمہارے اعتقاد کے موافق تمہارے لئے ہو، اور ان کی آنکھیں کھل گئیں اور یسوع نے ان کو تاکید کر کے کہا خبردار کوئی اس بات کو نہ جانے مگر انہوں نے نکل کر اس تمام علاقہ میں اس کی شہرت پھیلا دی۔

معجزہ نمبر 11: جب وہ باہر جا رہے تھے تو دیکھو لوگ ایک گونگے کو جس میں بد روح تھی اس کے پاس لائے اور جب وہ بد روح نکال دی گئی تو گونگا بولنے لگا اور لوگوں نے تعجب کر کے کہا کہ اسرائیل میں ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا۔ مگر فریسیوں نے کہا کہ یہ تو بد روحوں کے سردار کی مدد سے بد روحوں کو نکالتا ہے۔ اور یسوع سب شہروں اور گاؤں میں پھرتا رہا اور ان کے عبادتخانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہی کی خوشخبری کی منادی کرتا اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری دور کرتا رہا اور جب اس نے بھیڑ کو دیکھا تو اس کو لوگوں پر ترس آیا کیونکہ وہ ان بھیڑوں کی مانند جن کا چرواہا نہ ہو، خستہ حال اور پراگندہ تھے۔ تب اس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ فصل تو بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے ہیں۔ پس فصل کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کیلئے مزدور بھیجدے۔

معجزہ نمبر 12: اس وقت لوگ اس کے پاس ایک اندھے، گونگے کو لائے جس میں بد روح تھی اس نے اسے اچھا کر دیا۔ چنانچہ وہ گونگا بولنے اور دیکھنے لگا۔ اور ساری بھیڑ حیران ہو کر کہنے لگی کیا یہ ابن داؤد ہے؟

معجزہ نمبر 13: اور جب وہ یریحو سے نکل رہے تھے ایک بڑی بھیڑ اس کے پیچھے ہو لی اور دیکھو دو اندھوں نے جو راہ کے کنارے بیٹھے تھے یہ سن کر کہ یسوع جا رہا ہے چلا کر کہا اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر۔ لوگوں نے انہیں ڈانٹا کہ چپ رہیں لیکن وہ اور بھی چلا کر کہنے لگے اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر۔ یسوع نے کھڑے ہو کر انہیں بلایا اور کہا تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے کروں۔ انہوں نے اس سے کہا اے خداوند یہ کہ ہماری آنکھیں کھل جائیں۔ یسوع کو ترس آیا اور اس نے ان کی آنکھوں کو چھوا اور وہ فوراً بینا ہو گئے اور اس کے پیچھے ہو لئے۔

وہ پار جا کر گنیسرت کے علاقہ میں پہنچے۔ اور وہاں کے لوگوں نے اسے پہچان کر اس سارے گردونواح میں خبر بھیجی اور سب بیماروں کو اس کے پاس لائے۔ اور وہ اس کی منت کرنے لگے کہ اس کی پوشاک کا کنارہ ہی چھو لیں اور جتنوں نے چھوا وہ اچھے ہو گئے۔

معجزہ نمبر 14: پھر یسوع وہاں سے نکل کر صور اور صیدا کے علاقہ کو روانہ ہوا۔ اور دیکھو ایک کنعانی عورت ان سرحدوں سے نکلی اور پکار کر کہنے لگی اے خداوند ابن داؤد مجھ پر رحم کر۔ ایک بد روح

میری بیٹی کو بہت ستاتی ہے۔ مگر اس نے اسے کچھ جواب نہ دیا اور اس کے شاگردوں نے پاس آ کر اس سے یہ عرض کی کہ اسے رخصت کر دے کیونکہ وہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے۔ اس نے جواب میں کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ ﴿فائدہ﴾ مگر اس نے آ کر اسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند میری مدد کر۔ اس نے جواب میں کہا لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔ اس نے کہا ہاں خداوند کیونکہ کتے بھی ان ٹکڑوں میں سے کھاتے ہیں جو ان کے مالکوں کی میز سے گرتے ہیں۔ اس پر یسوع نے جواب میں اس سے کہا اے عورت تیرا ایمان بہت بڑا ہے جیسا تو چاہتی ہے تیرے لئے ویسا ہی ہو اور اس کی بیٹی نے اسی گھڑی شفا پائی۔

﴿فائدہ: وہ عیسائی جنہیں امت محمدیہ میں اپنے مذہبی مشنری بھیج کر تبلیغ کرنے کی فکر پڑی رہتی ہے وہ کتاب مقدس کی اس آیت پہ غور کریں کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ (انجیل متی) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ کا سلسلہ بنی اسرائیل تک محدود ہے آپ لوگ امت محمدیہ یعنی بنی اسماعیل کو تبلیغ کر کے جو اپنا ہمنوا بنانا چاہتے ہو یہ مذہبی حدود سے تجاوز اور اپنے پیغمبر برحق کے فرامین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ حضور ﷺ کی امت کو عیسائی بنانا بند کر کے اپنے سچے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دی ہوئی بشارت کے مطابق محمد عربی ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جاؤ دہرا اجر پاؤ گے۔ ان شاء اللہ﴾

معجزہ نمبر 15: پھر یسوع وہاں سے چل کر گلیل کی جھیل کے نزدیک آیا اور پہاڑ پر چڑھ کر وہیں بیٹھ گیا۔ اور ایک بڑی بھیڑ لنگڑوں، اندھوں، گونگوں، ٹنڈوں اور بہت سے اور بیماروں کو اپنے ساتھ لیکر اس کے پاس آئی اور ان کو اس کے پاؤں میں ڈال دیا اور اس نے انہیں اچھا کر دیا۔ چنانچہ جب لوگوں نے دیکھا کہ گونگے بولتے، ٹنڈے تن درست ہوتے اور لنگڑے چلتے پھرتے اور اندھے دیکھتے ہیں تو تعجب کیا اور اسرائیل کے خدا کی تمجید کی۔

معجزہ نمبر 16: اور یسوع نے اپنے شاگردوں کو پاس بلا کر کہا مجھے اس بھیڑ پر ترس آتا ہے کیونکہ یہ لوگ تین دن سے برابر میرے ساتھ ہیں اور انکے پاس کھانے کو کچھ نہیں اور میں ان کو بھوکا رخصت کرنا نہیں چاہتا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ راہ میں تھک کر رہ جائیں۔ شاگردوں نے اس سے کہا بیابان میں ہم اتنی روٹیاں کہاں سے لائیں کہ ایسی بڑی بھیڑ کو سیر کریں۔ یسوع نے ان سے کہا تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ انہوں نے کہا سات روٹیاں اور تھوڑی سی چھوٹی مچھلیاں ہیں۔ اس نے لوگوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھ جائیں اور ان سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لیکر شکر کیا اور انہیں توڑ کر شاگردوں کو دیتا گیا اور شاگرد لوگوں کو۔ اور سب کھا کر سیر ہو گئے اور بچے ہوئے ٹکڑوں

سے بھرے ہوئے سات ٹوکرے اٹھائے اور کھانے والے سوا عورتوں اور بچوں کے چار ہزار مرد تھے۔ پھر وہ بھیڑ کو رخصت کر کے کشتی میں سوار ہوا اور مگدن کی سرحدوں میں آ گیا۔

معجزہ نمبر 17: اور وہاں سے چل کر ان کے عبادت خانہ میں گیا۔ اور دیکھو وہاں ایک آدمی تھا جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا۔ انہوں نے اس پر الزام لگانے کے ارادہ سے یہ پوچھا کہ کیا سبت کے دن شفا دینا روا ہے؟۔ اس نے ان سے کہا تم میں ایسا کون ہے جس کی ایک ہی بھیڑ ہو اور وہ سبت کے دن گڑھے میں گر جائے تو وہ اسے پکڑ کر نہ نکالے؟ پس آدمی کی قدر تو بھیڑ سے بہت ہی زیادہ ہے اس لئے سبت کے دن نیکی کرنا روا ہے۔ تب اس نے اس آدمی سے کہا کہ اپنا ہاتھ بڑھا۔ اس نے بڑھایا اور وہ دوسرے ہاتھ کی مانند درست ہو گیا۔ اس پر فریسیوں نے باہر جا کر اس کے بر خلاف مشورہ کیا کہ اسے کس طرح ہلاک کریں۔ یسوع یہ معلوم کر کے وہاں سے روانہ ہوا اور بہت سے لوگ اس کے پیچھے ہو لئے اور اس نے سب کو اچھا کر دیا۔ اور ان کو تاکید کی کہ مجھے ظاہر نہ کرنا۔ تا کہ جو یسعیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ۔

دیکھو یہ میرا خادم ہے جسے میں نے چنا
میرا پیارا جس سے میرا دل خوش ہے
میں اپنا روح اس پر ڈالوں گا
اور یہ غیر قوموں کو انصاف کی خبر دیگا
یہ نہ جھگڑا کریگا نہ شور
اور نہ بازاروں میں کوئی اس کی آواز سنے گا
یہ کچلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑیگا
اور دھواں اٹھتے ہوئے سن کو نہ بجھائیگا
جب تک کہ انصاف کی فتح نہ کرائے
اور اس کے نام سے غیر قومیں امید رکھیں گی

جب وہ پہاڑ سے اتر رہے تھے تو یسوع نے انہیں یہ حکم دیا کہ جب تک ابن آدم مردوں میں سے نہ جی اٹھے جو کچھ تم نے دیکھا ہے کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔ شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ پھر فقیہ کیوں کہتے ہیں کہ ایلیاہ کا پہلے آنا ضرور ہے؟ اس نے جواب میں کہا ایلیاہ البتہ آئیگا اور سب کچھ بحال کریگا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ ایلیاہ تو آ چکا اور انہوں نے اسے نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔ اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا۔ تب شاگرد سمجھ

گئے کہ اس نے ان سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا ہے۔

معجزہ نمبر 18: اور جب وہ بھیڑ کے پاس پہنچے تو ایک آدمی اس کے پاس آیا اور اس کے آگے گھٹنے ٹیک کر کہنے لگا۔ اے خداوند میرے بیٹے پر رحم کر کیونکہ اس کو مرگی آتی ہے اور وہ بہت دکھ اٹھاتا ہے اس لئے کہ اکثر آگ اور پانی میں گر پڑتا ہے۔ اور میں اس کو تیرے شاگردوں کے پاس لایا تھا مگر وہ اسے اچھا نہ کر سکے۔ یسوع نے جواب میں کہا اے بے اعتقادو اور کجرو نسل میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا؟ کب تک تمہاری برداشت کروں گا۔ اسے یہاں میرے پاس لاؤ۔ یسوع نے اسے جھڑکا اور بدروح اس سے نکل گئی اور وہ لڑکا اسی گھڑی اچھا ہو گیا۔ تب شاگردوں نے یسوع کے پاس آکر خلوت میں کہا ہم اس کو کیوں نہ نکال سکے؟ اس نے ان سے کہا اپنے ایمان کی کمی کے سبب سے کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔ لیکن یہ قسم دعا کے سوا اور کہیں نہیں نکل سکتی۔ جب یسوع نے یہ سنا تو وہاں سے کشتی پر الگ کسی ویران جگہ کو روانہ ہوا اور لوگ یہ سن کر شہر شہر سے پیدل اس کے پیچھے گئے اس نے اتر کر بڑی بھیڑ دیکھی اور ان پر ترس آیا اور اس نے ان کے بیماروں کو اچھا کر دیا۔

معجزہ نمبر 19: اور جب شام ہوئی تو شاگرد اس کے پاس آکر کہنے لگے کہ جگہ ویران ہے اور وقت گذر گیا ہے لوگوں کو رخصت کر دے تا کہ گاؤں میں جا کر اپنے لئے کھانا مول لیں۔ یسوع نے ان سے کہا ان کا جانا ضرور نہیں تم ہی ان کو کھانے کو دو۔ انہوں نے اس سے کہا کہ یہاں ہمارے پاس پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس نے کہا وہ یہاں میرے پاس لے آؤ۔ اور اس نے لوگوں کو گھاس پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھر اس نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں اور آسمان کی طرف دیکھ کر برکت دی اور روٹیاں توڑ کر شاگردوں کو دیں اور شاگردوں نے لوگوں کو۔ اور سب کھا کر سیر ہو گئے اور انہوں نے بچے ہوئے ٹکڑوں سے بھری ہوئی بارہ ٹوکریاں اٹھالیں۔ اور کھانے والے عورتوں اور بچوں کے سوا پانچ ہزار مرد کے قریب تھے۔ (انجیل متی باب 8 تا 14)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات قادیانیت کی نظر میں

مرزا قادیانی چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کے مرتبہ پر فائز ہونے کا مدعی تھا لوگ بجا طور پر اس سے پوچھتے تھے کہ اگر آپ عیسیٰ ہیں تو معجزات دکھائیں اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو متعدد معجزات دکھائے تھے۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم سے بحث کے دوران عیسائیوں نے ایک دن بہت

سے لنگڑے، لولے، اندھے اکٹھے کئے اور مرزا سے مطالبہ کیا کہ دعا کرو کہ یہ صحت یاب ہو جائیں اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے بیمار اور معذور صحت یاب ہو جاتے تھے اور آپ بھی عیسیٰ ہونے کے دعویدار ہیں لہٰذا معجزہ دکھائیں۔ عیسائیوں نے بزعم خویش مرزا قادیانی کو رسوا کرنے کا پورا انتظام کرلیا تھا لیکن یہ ان کی بھول تھی۔ مرزا قادیانی جیسا عیار شخص ان کے قابو میں کیسے آ سکتا تھا۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے معجزات تو ثابت ہی نہیں ہیں اور عیسائی اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ بہرحال مرزا قادیانی نے اپنے دفاع کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کیا تا کہ دعویٰ مسیحیت بھی برقرار رہے اور معجزات بھی نہ دکھانے پڑیں۔

؎ باغباں بھی خوش رہے اور خوش رہے صیاد بھی

یہ واضح رہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار اس انداز میں کیا ہے کہ اس سے آپ کی توہین وتذلیل لازم آتی ہے ہم بادل ناخواستہ، مجبوراً بعض گستاخانہ عبارات نقل کر رہے ہیں تا کہ قارئین مرزا قادیانی کی گستاخیوں سے آگاہ ہو سکیں۔

حوالہ نمبر 1:

جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرام کار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں ان کو کوئی معجزہ دکھایا نہیں جائے گا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگے۔ (انجام آتھم مندرجہ روحانی خزائن ج11 ص4,5)

حوالہ نمبر 2:

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام کی اولاد بنیں۔

.... ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی

استعمال کرتے ہوں گے اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ (انجام آتھم مندرجہ روحانی خزائن ج 11 ص 6,7)

حوالہ نمبر 3:

اب خیال کرنا چاہیے کہ اگر حضرت مسیح میں اقتداری طور پر جیسا کہ عیسائیوں کا خیال ہے معجزہ نمائی کی قوت ہوتی تو ضرور حضرت مسیح ہیرودیس کو جو ایک خوش اعتقاد آدمی اور ان کے وطن کا بادشاہ تھا کوئی معجزہ دکھاتے مگر وہ کچھ بھی نہ دکھا سکے بلکہ ایک مرتبہ فقیہوں اور فریسیوں نے جن کی قیصر کی گورنمنٹ میں بڑی عزت تھی حضرت مسیح سے معجزہ مانگا تو حضرت مسیح نے انہیں مخاطب کر کے پر اشتعال اور پر غضب الفاظ سے فرمایا کہ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں۔ پر یونس نبی کے نشان کے سوائے کوئی نشان انہیں دکھایا نہیں جائیگا۔

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 107)

حوالہ نمبر 4:

سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالی نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دیدی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔.......... اور چونکہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے اس لئے ان آیات کے روحانی طور پر معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسٰی نے اپنا رفیق بنایا گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے۔

ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح

کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کران چیزوں کو زندہ کے موافق کردکھاتے ہیں۔

اور یہ بھی یادرکھنا چاہیے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچتا اور نہ درحقیقت ان کا زندہ ہوجانا ثابت ہوتا ہے۔

مگر یادرکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

گوحضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام ہی رہے۔

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن ج3 ص254-258)

حوالہ نمبر 5:

مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم، مفلوج، مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہوجاتے تھے لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہیں تھا۔ غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنادیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہوگیا تھا یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کیلئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ۔

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن ج3 ص263)

مرزا قادیانی سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ اور اس کا عذر لنگ:

مرزا قادیانی نے جب دعویٰ مسیحیت کیا اور اس سے معجزات طلب کئے گئے تو اس نے معجزات دکھانے سے انکار کرتے ہوئے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر جس طرح کیچڑ اچھالا اور آپ پر غلط الزامات عائد کئے نیز آپ کی توہین کی وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ ذیل میں مرزا قادیانی کی تحریرات سے منہ بولتے ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر 1:

اور مشابہت کیلئے مسیح کی پہلی زندگی کے معجزات جو طلب کئے جاتے ہیں اس بارے میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں احیاء روحانی کے لئے یہ عاجز آیا ہے اور اس کا ظہور ہوگا ماسوا اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے مری پڑی گی، لڑائیاں ہوں گی، قحط پڑیں گے اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن ج3 ص106-105)

حوالہ نمبر 2:

بعض لوگ موحدین کے فرقہ میں سے بحوالہ آیات قرآنی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم انواع واقسام کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے چنانچہ اسی بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پھر اس کو زندہ کر کے دکھلائیے، کیونکہ جس حالت میں حضرت مسیح کے کروڑ ہا پرندے بنائے ہوئے ابتک موجود ہیں جو ہر طرف پرواز کرتے نظر آتے ہیں تو پھر مثیل مسیح بھی کسی پرندہ کا خالق ہونا چاہیے۔ ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جن میں ایسا لکھا ہے متشابہات میں سے ہیں۔ (ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن ج3 ص251 حاشیہ)

حالانکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات قرآن مجید سے ثابت ہیں جیسا کہ آپ اسی باب میں ایک مستقل عنوان سے پڑھ چکے ہیں۔

خلاصہ کلام

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چار معجزات کا ذکر ہے:

(۱) مردہ کو زندہ کرنا

(۲) نابینا کو بینا اور جذامی کو صحت مند کرنا

(۳) مٹی کے پرندہ کو پھونک مارنے پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اڑانا

(۴) قوم کو بتانا کہ انہوں نے آج کیا کھایا؟ کیا خرچ کیا؟ اور گھر میں کیا رکھ کے آئے ہیں

ان میں سے پہلے دو معجزوں کا انجیل متی میں تذکرہ موجود ہے جس کے حوالہ جات آپ پڑھ چکے ہیں۔ دیکھئے ایک طرف تو قرآن مجید اور بائبل میں موافقت پائی جاتی ہے دوسری طرف معجزات کے حوالے سے عیسائی اور قادیانی نظریات میں مشرق و مغرب جتنا فاصلہ ہے۔

عیسائی جو معجزات بیان کرتے ہیں مرزا قادیانی ان کا نہ صرف انکار کرتا ہے بلکہ مذاق بھی اڑاتا ہے لیکن اس کے باوجود عیسائی برادری کا طرز عمل یہ ہے:

(۱) برطانیہ اور جرمنی نے قادیانیوں کو نہ صرف سیاسی پناہ دے رکھی ہے بلکہ ان کا ہر موقع اور ہر فورم پر دفاع بھی کرتے ہیں۔

(۲) شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ پاکستانی مسلمانوں کا ایک دیرینہ مطالبہ ہے اس سے عیسائیت پر کوئی زد نہیں پڑتی جس سے صرف قادیانیوں کی نشاندہی مقصود ہے لیکن یورپی عیسائی قادیانیوں کی آواز میں آواز ملاتے ہوئے مسلمانوں کے اس مطالبہ کی بھرپور مخالفت کرتے ہیں۔ محض امریکی سفیر کی مداخلت سے حکومت پاکستان یہ مطالبہ منظور کرنے سے انکاری ہے۔ عیسائی برادری بتائے وہ کس مصلحت کے تحت مرزا قادیانی کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کو نظر انداز کر دیتی ہے اور قادیانیوں کی بھرپور حمایت جاری رکھے ہوئے ہے؟؟؟

☆......☆......☆

چوتھا باب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات

تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کی یہ مشترکہ خصوصیت ہے کہ وہ یکساں اصول وعقائد رکھتے تھے ان کے عقائد اور تعلیمات کا مرکزی نکتہ اللہ جل شانہ کی وحدانیت کا اثبات ہے اس کے علاوہ تمام معبودوں کی نفی اور اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے تمام نامناسب امور کی تردید رہا ہے جب بھی کسی رسول کے نام کا نیا کلمہ بنا کلمہ کا پہلا حصہ ہمیشہ ایک ہی رہا اور وہ تھا لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) رسول کے بدلنے کی وجہ سے صرف دوسرا حصہ بدلتا رہا جیسے آدم صفی اللہ، نوح نجی اللہ، موسیٰ کلیم اللہ، داؤد خلیفۃ اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، عیسیٰ روح اللہ اور محمد رسول اللہ۔

کلمۂ اسلام "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں امت محمدیہ کو یہ ذہن نشین کرایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور علیہ السلام کے علاوہ اس امت کیلئے کوئی نبی ورسول نہیں۔

قرآن مجید کی روشنی میں

قرآن مجید نے اسلوب بدل بدل کر انبیاء کرام کی دعوت وتبلیغ کا مرکزی نکتہ بیان کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) "ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فمنھم من ھدی اللہ و منھم من حقت علیہ الضلالۃ فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین۔" (النحل 36)

ترجمہ: اور ہم نے ہر جماعت میں پیغمبر بھیجا کہ خدا ہی کی عبادت کرو اور بتوں کی پرستش سے اجتناب کرو تو ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی اور بعض ایسے ہیں جن پر گمراہی ثابت ہوئی سو زمین پر چل کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

(۲) "وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون"

(الانبیاء:25)

ترجمہ: جو پیغمبر ہم نے آپ سے پہلے بھیجے تھے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں میری ہی عبادت کرو۔

(۳) "قد كانت لكم اسوة حسنة في ابراهيم والذين معه اذ قالوا لقومهم انا براء ؤا منكم و مما تعبدون من دون الله كفر نا بكم وبدا بيننا و بينكم العداوة والبغضاء ابدًا حتى تؤمنوا بالله وحده۔" (الممتحنه 4)

ترجمہ: تمہیں ابراہیم اور ان کے رفقاء کی نیک چال چلنی ضرور ہے جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان بتوں سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں اور تمہارے معبودوں کے کبھی قائل نہیں ہو سکتے اور جب تک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں اور تم میں ہمیشہ کھلم کھلا دشمنی اور عداوت رہے گی۔

"اذ جآ ء تهم الرسل من بين ايدهم ومن خلفهم الا تعبدوا الا الله "
(حم سجدہ:14)

ترجمہ: جب آئے ان کے پاس رسول آگے سے اور پیچھے سے کہ نہ پوجو کسی کو سوائے اللہ کے۔

"واذكر اخاعاد۔ اذ انذر قومه بالاحقاف وقد خلت النذر من بين يديه و من خلفه الاتعبدوا الا الله انى اخاف عليكم عذاب يوم عظيم ۔"

(الاحقاف:21)

ترجمہ: اور قوم عاد کے بھائی ہود کو یاد کرو کہ جب انہوں نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں ہدایت کی اور ان سے پہلے اور پیچھے بھی ہدایت کرنے والے گذر چکے تھے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا ڈر لگتا ہے۔

ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایک نبی کا نام لیکر ان کی دعوت و تبلیغ کا ذکر بھی کیا ہے مثلاً:

حضرت نوح علیہ السلام:

"لقد ارسلنا نوحًا الى قومه فقال يقوم اعبدوا الله مالكم من اله غيره"۔
(الاعراف:59)

ترجمہ: اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان سے کہا کہ اے قوم خدا ہی

کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں؟

حضرت ہود علیہ السلام:

"والی عاد أخاهم هودًا قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہٍ غیرہ أفلا تتقون"

(الاعراف:65)

ترجمہ: اسی طرح قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا انہوں نے کہا کہ بھائیو خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم ڈرتے نہیں؟

حضرت صالح علیہ السلام:

"والیٰ ثمود اخاهم صٰلحًا۔قال یقوم اعبدو اللہ مالکم من الہ غیرہ" (الاعراف 73)

ترجمہ: اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا تو صالح نے کہا کہ اے قوم! خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام:

"والیٰ مدین اخاهم شعیبا قال یقوم اعبدو اللہ مالکم من الہ غیرہ۔"

(الاعراف:85)

ترجمہ: اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا تو انہوں نے کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

"وابراهیم اذقال لقومه اعبدو اللہ واتقوہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔"

(العنکبوت:16)

ترجمہ: اور ابراہیم کو یاد کرو جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

"وقال المسیح یا بنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی وربکم" (المائدہ 72)

ترجمہ: مسیح یہود سے یہ کہا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل خدا ہی کی عبادت کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم:

"قل انما اُمرت ان اعبد اللہ و لا اشرك به الیه ادعو و الیه ماٰب۔"

(الرعد 36)

ترجمہ: کہہ دو کہ مجھ کو یہی حکم ہوا ہے کہ خدا ہی کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

پیغمبرانہ بصیرت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اعلیٰ درجہ کی پیغمبرانہ بصیرت کے حامل تھے بطور نمونہ آپ کی بصیرت افروز دو واقعات نقل کئے جاتے ہیں:

(۱) "کان عیسیٰ علیه السلام یصلی علی راس جبل فاتاه ابلیس فقال انت الذی تزعم ان کل شئ بقضاء وقدر قال نعم قال الق نفسك۔من هذا الجبل وقل قدر علیّ فقال یا لعین!اللہ یختبر العباد ولیس العباد یختبرون اللہ عزّ وجل۔"

(البدایه ج2ص268)

ترجمہ:(۱) عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے پاس ابلیس آیا اور کہا کہ کیا آپ گمان کرتے ہیں کہ ہر چیز تقدیر کے ساتھ ہے آپ نے مثبت جواب دیا اس نے کہا اچھا آپ خود کو اس پہاڑ سے گرائیں اور کہیں کہ میرے مقدر میں یہ لکھا ہوا تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے لعین، اللہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے بندوں کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ وہ اپنے رب کو آزمائیں۔

(۲) "اتی الشیطان عیسیٰ بن مریم فقال الیس تزعم انك صادق؟ فات هوةً فالق نفسك قال ویلك الیس قال اللہ یا ابن ادم لاتسألنی هلاك نفسك فانی افعل ماأشاء۔

(ایضا)

(۲) شیطان عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا اگر آپ خود کو سچا سمجھتے ہیں تو خود کو اس پہاڑ سے گرائیں آپ نے فرمایا تیری ہلاکت ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ابن آدم تو مجھ سے اپنے نفس کی ہلاکت نہ مانگ میں جس طرح چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دعوتی اہداف:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے وقت بنی اسرائیل کی خرابیاں حد سے بڑھ چکی تھیں اعتقادی و عملی گمراہیاں روز افزوں تھیں آپ کے زمانہ میں یہودیوں کے درج ذیل گروہ تھے:

(۱) صدوقی: اس جماعت کا نظریہ یہ تھا کہ انسان اپنے برے اعمال کی سزا دنیا میں ہی بھگت لیتا ہے قیامت اور قیامت کے دن کا محاسبہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(۲) فریسی: یہ گروہ آخرت پر یقین رکھتا تھا ساتھ ہی ان کا یہ بھی اعتقاد تھا کہ دنیوی لذتوں سے کنارہ کشی ضروری ہے اس لئے یہ لوگ آبادیوں سے دور خانقاہوں اور جھونپڑیوں میں رہا کرتے تھے بظاہر یہ لوگ دیندار تھے لیکن حقیقت میں گناہوں میں بری طرح لتھڑے ہوئے تھے۔

(۳) کاہن: یہ لوگ مذہبی رسوم اور ہیکل کی خدمت کے لئے مختص تھے لیکن ان کے ہاں خلوص کا فقدان تھا مذہبی رسومات نذرانہ لئے بغیر وہ ادا نہ کرتے تھے نذرانوں کو سند مہیا کرنے کیلئے انہوں نے تورات کے احکام میں تحریف کر دی تھی۔

(۴) احبار یا فقیہ: یہ جماعت باقی جماعتوں پر فوقیت رکھتی تھی انہوں نے عوام کو باور کرا رکھا تھا کہ وہ حلال و حرام میں تبدیلی کر سکتے ہیں جنت یا دوزخ کے پروانے جاری کر سکتے ہیں، یہ گروہ عوام و خواص کی خوشنودی کیلئے شرعی احکامات بدل ڈالتا تھا۔

ان چاروں گروہوں کی اصلاح کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا انہوں نے اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کرنے کی بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تکلیفیں دیں ان کے سامنے سرکشی اختیار کی یہاں تک کہ انہیں قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا خلاصہ:

مذکورہ عنوان کے تحت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی لکھتے ہیں:

"بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو حجۃ و برہان اور آیات اللہ کے ذریعہ دین حق کی تعلیم دیتے رہتے اور ان کے بھولے ہوئے سبق کو یاد دلا کر مردہ قلوب میں حیات تازہ بخشتے رہتے تھے۔

خدا اور خدا کی توحید پر ایمان، انبیاء و رسل علیہم السلام کی تصدیق، آخرت (معاد) پر ایمان، ملائکۃ اللہ پر ایمان، قضاء قدر پر ایمان، خدا کے رسولوں اور کتابوں پر ایمان، اخلاق حسنہ کے اختیار اعمال سیئہ سے پرہیز و اجتناب، عبادت الٰہی سے رغبت۔ دنیا میں انہماک سے نفرت اور خدا کے کنبہ (مخلوق خدا) سے محبت و مودت یہی وہ تعلیم و تلقین تھی جو ان کی زندگی کا مشغلہ اور فرض منصبی بنا ہوا تھا وہ بنی اسرائیل کو توراۃ، انجیل اور حکیمانہ پند و نصائح کے ذریعہ ان امور کی جانب دعوت دیتے مگر بدبخت یہودی اپنی فطرت کج، صدیوں کی مسلسل سرکشی، اور تعلیم الٰہی سے بغاوت کی بدولت اس درجہ متشدد ہو گئے تھے اور انبیاء و رسل کے قتل نے ان کے قلوب کو حق و صداقت کے قبول میں اس درجہ سخت بنا دیا تھا کہ ایک مختصر سی جماعت کے علاوہ ان کی جماعت کی بڑی اکثریت نے ان کی مخالفت اور ان کے ساتھ حسد و بغض کو اپنا شعار اور اپنی جماعتی زندگی کا معیار بنا لیا اور اس لئے انبیاء کی سنت راشدہ کے مطابق رشد و ہدایت کے حلقہ بگوشوں میں دنیوی جاہ و جلال کے لحاظ سے کمزور و ناتواں اور زیردست پیشہ ور طبقہ کی اکثریت نظر آتی تھی۔ ضعفاء کا یہ طبقہ اگر اخلاص و دیانت کے ساتھ حق کی آواز پر لبیک کہتا تو بنی اسرائیل کا وہ سرکش و مغرور حلقہ ان پر اور خدا کے پیغمبر پر پھبتیاں کستا، توہین و تذلیل کا مظاہرہ کرتا اور اپنی عملی جدوجہد کا بڑا حصہ معاندت و مخالفت میں صرف کرتا رہتا تھا:

"ولمّا جآء عیسیٰ بالبیّنٰت قال قد جئتکم بالحکمۃ ولابین لکم بعض الذی تختلفون فیہ فاتقوا اللہ واطیعون۔ ان اللہ ھو ربی و ربکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم۔ فاختلف الاحزاب من بینھم فویل للذین ظلموا من عذاب یوم الیم۔"

(الزخرف:63-65)

ترجمہ: اور جب عیسیٰ ظاہر دلائل لے کر آئے تو کہا "بلاشبہ میں تمہارے پاس "حکمت" لے کر آیا ہوں اور اس لئے آیا ہوں تاکہ ان بعض باتوں کو واضح کردوں جن کے متعلق تم آپس میں جھگڑ رہے ہو پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو بیشک اللہ تعالیٰ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے سو اس کی پرستش کرو یہی سیدھی راہ ہے" پھر وہ آپس میں گروہ بندی کرنے لگے سو ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب کے ذریعہ ہلاکت اور خرابی ہے۔

"واذ قال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدیّ من التورٰۃ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمُہٗ احمد فلما جآء ھم بالبینٰت قالوا ھذا سحر مبین۔" (الصف:6)

ترجمہ: اور وہ وقت یاد کرو جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں تمہاری جانب اللہ کا پیغمبر ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں توراۃ کی جو میرے سامنے ہے اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا نام اس کا احمد ہے، پس جب (عیسیٰ علیہ السلام) آیا ان کے پاس معجزات لے کر تو وہ (بنی اسرائیل) کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

"فلمّا اَحَسَّ عیسیٰ منھم الکفر قال من انصاری الی اللّٰہ قال الحواریون نحن انصار اللہ اٰمنا باللّٰہ واشھَد بانا مسلمون۔ ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشھدین۔" (ال عمران 52-53)

ترجمہ: پھر جب عیسیٰ نے ان (بنی اسرائیل) سے کفر محسوس کیا تو کہا" اللہ کی جانب میرا کون مددگار ہے، حواریوں نے جواب دیا" ہم ہیں اللہ کے (دین کے) مددگار۔ ہم اللہ پر ایمان لے آئے اور تم گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں اے ہمارے پروردگار جو تو نے اتارا ہے ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم نے رسول کی پروی اختیار کر لی پس تو ہم کو (دین حق کی) گواہی دینے والوں میں سے لکھ لے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے حواری:

مگر عیسیٰ علیہ السلام معاندین و مخالفین کی دراندازیوں اور ہرزہ سرائیوں کے باوجود اپنے فرض منصبی "دعوۃ الی الحق" میں سرگرم عمل رہتے اور شب و روز بنی اسرائیل کی آبادیوں اور بستیوں میں پیغام حق سناتے اور روشن دلائل اور واضح آیات اللہ کے ذریعہ لوگوں کو قبول حق و صداقت پر آمادہ کرتے رہتے تھے اور خدا اور حکم خدا سے سرکش اور باغی انسانوں کی اس بھیڑ میں ایسی سعید روحیں بھی نکل آتی تھیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت حق پر لبیک کہتی اور سچائی کے ساتھ دین حق کو قبول کر لیتی تھیں۔ ان ہی پاک بندوں میں وہ مقدس ہستیاں بھی تھیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شرف صحبت سے فیضیاب ہو کر نہ صرف ایمان ہی لے آئی تھیں بلکہ دین حق کی سربلندی اور کامیابی کیلئے انہوں نے جان و مال کی بازی لگا کر خدمت دین کیلئے خود کو وقف کر دیا تھا اور اکثر و بیشتر حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ رہ کر تبلیغ و دعوت کو سرانجام دیتی تھیں، اسی خصوصیت کی وجہ سے وہ "حواری" (رفیق) اور "انصار اللہ" (اللہ کے دین کے مددگار) کے مقدس القاب سے معزز و ممتاز کی گئیں۔ چنانچہ ان برگزیدہ ہستیوں نے پیغمبر خدا کی حیات پاک کو اپنا اسوہ بنایا اور سخت سے سخت اور نازک سے نازک حالات میں بھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑا اور ہر طرح معاون و مددگار ثابت ہوئیں۔

"واذ اوحیت الی الحواریّن ان اٰمنوا بی و برسولی قالوا اٰمنا واشهد باننا مسلمون۔" (المائدہ:11)

ترجمہ: اور (اے عیسیٰ وہ وقت یاد کرو) جبکہ میں نے حواریوں کی جانب (تیری معرفت) یہ وحی کی کہ مجھ پر اور میرے پیغمبر پر ایمان لاؤ تو انہوں نے جواب دیا "ہم ایمان لائے اور اے خدا! تو گواہ رہنا کہ ہم بلاشبہ مسلمان ہیں۔

"یا ایها الذین اٰمنوا کونوا انصار الله کما قال عیسیٰ ابن مریم للحوارین من انصاری الی الله قال الحواریون نحن انصار الله فاٰمنت طائفة من بنی اسرائیل و کفرت طائفة فأیدنا الذین اٰمنوا علی عدوهم فأصبحوا ظاهرین۔" (الصف:14)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ کے (دین کے) مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے جب حواریوں سے کہا "اللہ کے راستہ میں کون میرا مددگار ہے" ......تو حواریوں نے جواب دیا "ہم ہیں اللہ (کی راہ) کے مددگار پس بنی اسرائیل کی ایک جماعت ایمان لائی اور ایک گروہ نے کفر اختیار کیا سو ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں تائید کی پس وہ مومن غالب رہے۔

گزشتہ سطور میں یہ واضح ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے یہ حواری بیشتر غریب اور مزدور طبقہ میں سے تھے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت و تبلیغ کے ساتھ "سنۃ اللہ" یہی جاری ہے کہ ان کی صدائے حق پر لبیک کہنے اور دین حق پر جان سپاری کا مظاہرہ کرنے کیلئے اول غریب اور کمزور طبقہ ہی آگے بڑھتا ہے اور زیردست ہی فداکاری کا ثبوت دیتے ہیں اور وقت کی صاحب اقتدار اور زبردست ہستیاں اپنے غرور اور گھمنڈ کے ساتھ مقابلہ اور معارضہ کیلئے سامنے آتی اور معاندانہ سرگرمیوں کے ساتھ اعلاء کلمۃ اللہ کی راہ میں سنگ گراں بن جاتی ہیں لیکن جب خدائے تعالیٰ کا قانون پاداش عمل اپنا کام کرتا ہے تو نتیجہ میں فلاح و کامرانی ان کمزور فدایان حق ہی کا حصہ ہو جاتا ہے اور متکبر و مغرور ہستیاں یا ہلاکت کے قعر مذلت میں جا گرتی ہیں اور یا مقہور و مغلوب ہو کر سرنگوں ہو جانے کے ماسوا کوئی چارہ کار نہیں دیکھتیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بیان فرمودہ تمثیلات از روئے بائبل:

اسرائیلی روایات اور اناجیل اربعہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام عقائد اور اعمال

کی باریکیاں مثالیں دے دیکر بیان فرماتے تھے اس سے لوگ اچھی طرح سمجھ جاتے تھے انجیل متی میں ان مثالوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ ہم نے انجیل کی بیان کردہ تمثیلات پر عنوانات قائم کر دیے ہیں۔

باعمل اور بے عمل شخص کی مثال:

پس جو کوئی میری یہ باتیں سنتا اور ان پر عمل کرتا ہے اس عقلمند آدمی کی مانند ٹھہریگا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا ہے اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں اور اس گھر پر ٹکر نے لگیں لیکن وہ نہ گرا کیونکہ اسکی بنیاد چٹان پر ڈالی گئی تھی۔ اور جو کوئی میری یہ باتیں سنتا ہے اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ اس بیوقوف آدمی کی مانند ٹھہریگا جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا۔ اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں اور اس گھر کو صدمہ پہنچا اور وہ گر گیا اور بالکل برباد ہو گیا۔ جب یسوع نے یہ باتیں ختم کیں تو ایسا ہوا کہ بھیڑ اس کی تعلیم سے حیران ہوائی کیونکہ وہ ان کے فقیہوں کی طرح نہیں بلکہ صاحب اختیار کی طرح ان کو تعلیم دیتا تھا۔ کورے کپڑے کا پیوند پرانی پوشاک میں کوئی نہیں لگاتا کیونکہ وہ پیوند پوشاک میں سے کچھ کھینچ لیتا ہے اور وہ زیادہ پھٹ جاتی ہے اور نئی مے پرانی مشکوں میں نہیں بھرتے ورنہ مشکیں پھٹ جاتی ہیں اور مے بہ جاتی ہے اور مشکیں برباد ہو جاتی ہیں بلکہ نئی مئے نئی مشکوں میں بھرتے ہیں اور وہ دونوں بچی رہتی ہیں۔

دینی فیض پانے کے حوالے سے لوگوں کی اقسام:

☆ مثال نمبر 1:

اسی روز یسوع گھر سے نکل کر جھیل کے کنارے جا بیٹھا اور اس کے پاس ایسی بڑی بھیڑ جمع ہو گئی کہ وہ کشتی پر چڑھ بیٹھا اور ساری بھیڑ کنارے پر کھڑی رہی اور اس نے ان سے بہت سی باتیں تمثیلوں میں کہیں کہ دیکھو ایک بونے والا بیج بونے نکلا۔ اور بوتے وقت کچھ دانے راہ کے کنارے گرے اور پرندوں نے آکر انہیں چگ لیا۔ اور کچھ پتھریلی زمین پر گرے جہاں ان کو بہت مٹی نہ ملی اور گہری مٹی نہ ملنے کے سبب سے جلد اُگ آئے۔ اور جب سورج نکلا تو جل گئے اور جڑ نہ ہونے کے سبب سے سوکھ گئے اور کچھ جھاڑیوں میں گرے اور جھاڑیوں نے بڑھ کر ان کو دبا لیا۔ اور کچھ اچھی زمین میں گرے اور پھل لائے، کچھ سو گنا کچھ ساٹھ گنا کچھ تیس گنا۔ جس کے کان ہوں وہ سن لے۔

شاگردوں نے پاس آکر اس سے کہا تو ان سے تمثیلوں میں کیوں باتیں کرتا ہے اس

نے جواب میں ان سے کہا اس لئے کہ تم کو آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے مگر ان کو نہیں دی گئی۔ کیونکہ جس کے پاس ہے اسے دیا جائیگا اور اس کے پاس زیادہ ہو جائیگا۔ اور جس کے پاس نہیں ہے اس سے وہ بھی لے جائیگا جو اس کے پاس ہے۔ میں ان سے تمثیلوں میں اس لے باتیں کرتا ہوں کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے اور نہیں سمجھتے اور ان کے حق میں یسعیاہ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوتی ہے:

''تم کانوں سے سنو گے پر ہرگز نہ سمجھو گے۔ اور آنکھوں سے دیکھو گے پر ہرگز معلوم نہ کرو گے۔ کیونکہ اس امت کے دل پر چربی چھا گئی ہے۔ اور وہ کانوں سے اونچا سنتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلوم کریں۔ اور کانوں سے سنیں۔ اور دل سے سمجھیں۔ اور رجوع لائیں۔ اور میں ان کو شفا بخشوں۔''

لیکن مبارک ہیں تمہاری آنکھیں! اس لئے کہ وہ دیکھتی ہیں اور تمہارے کان اس لئے کہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں کو آرزو تھی کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو دیکھیں مگر نہ دیکھا اور جو باتیں تم سنتے ہو سنیں مگر نہ سنیں پس بونے والے کی تمثیل سنو۔ جب کوئی بادشاہی کا کلام سنتا ہے اور سمجھتا نہیں تو جو اس کے دل میں بویا گیا تھا اسے وہ شریر آکر چھین لے جاتا ہے یہ وہ ہے جو راہ کے کنارے بویا گیا تھا۔ اور جو پتھریلی زمین میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سنتا ہے اور اسے فی الفور خوشی سے قبول کر لیتا ہے لیکن اپنے اندر جڑ نہیں رکھتا بلکہ چند روزہ ہے اور جب کلام کے سبب سے مصیبت یا ظلم برپا ہوتا ہے تو فی الفور ٹھوکر کھاتا ہے۔ اور جو جھاڑیوں میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سنتا ہے اور دنیا کی فکر اور دولت کا فریب اس کلام کو دبا دیتا ہے اور وہ بے پھل رہ جاتا ہے اور جو اچھی زمین میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سنتا اور سمجھتا ہے اور پھل بھی لاتا ہے۔ کوئی سو گنا پھلتا ہے کوئی ساٹھ گنا کوئی تیس گنا۔

مثال نمبر 2:

اس نے ایک اور تمثیل ان کے سامنے پیش کر کے کہا کہ آسمان کی بادشاہی اس آدمی کی مانند ہے جس نے اپنے کھیت میں اچھا بیج بویا۔ مگر لوگوں کے سوتے میں اس کا دشمن آیا اور گیہوں میں کڑوے دانے بھی بو گیا۔ پس جب پتیاں نکلیں اور بالیں آئیں تو وہ کڑوے دانے بھی دکھائی دیئے۔ نوکروں نے آکر گھر کے مالک سے کہا اے خداوند کیا تو نے اپنے کھیت میں اچھا بیج نہ بویا تھا؟ اس میں کڑوے دانے کہاں سے آگئے؟ اس نے ان سے کہا یہ کسی دشمن کا کام ہے۔ نوکروں

نے اس سے کہا تو کیا تو چاہتا ہے کہ ہم جا کر ان کو جمع کریں؟ اس نے کہا نہیں ایسا نہ ہو کہ کڑوے دانے جمع کرنے میں تم ان کے ساتھ گیہوں بھی اکھاڑ لو۔ کٹائی تک دونوں کو اکٹھا بڑھنے دو اور کٹائی کے وقت میں کاٹنے والوں سے کہہ دوں گا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کر لو اور جلانے کیلئے ان کے گٹھے باندھ لو اور گیہوں میرے کھتے میں جمع کر دو۔

مثال نمبر 3:

اس نے ایک اور تمثیل ان کے سامنے پیش کر کے کہا کہ آسمان کی بادشاہی اس رائی کے دانے کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے لیکر اپنے کھیت میں بو دیا۔ وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو ہے مگر جب بڑھتا ہے تو سب ترکاریوں سے بڑا اور ایسا درخت ہو جاتا ہے کہ ہوا کے پرندے آکر اس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں۔

مثال نمبر 4:

اس نے ایک اور تمثیل ان کو سنائی کہ آسمان کی بادشاہی اس خمیر کی مانند ہے جسے کسی عورت نے لیکر تین پیمانہ آٹے میں ملا دیا اور وہ ہوتے ہوتے سب خمیر ہو گیا۔

یہ سب باتیں یسوع نے بھیڑ سے تمثیلوں میں کہیں اور بغیر تمثیل کے وہ ان سے کچھ نہ کہتا تھا۔ تا کہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ

میں تمثیلوں میں اپنا منہ کھولوں گا۔

میں ان باتوں کو ظاہر کرونگا جو بنائے عالم سے پوشیدہ رہی ہیں۔

مثال نمبر 2 کی وضاحت: اس وقت وہ بھیڑ کو چھوڑ کر گھر میں گیا اور اس کے شاگردوں نے اس کے پاس آ کر کہا کہ کھیت کے کڑوے دانوں کی تمثیل ہمیں سمجھا دے۔ اس نے جواب میں کہا کہ اچھے بیج کا بونے والا ابن آدم ہے۔ اور کھیت دنیا ہے اور اچھا بیج بادشاہی کے فرزند اور کڑوے دانے اس شریر کے فرزند ہیں۔ جس دشمن نے ان کو بویا وہ ابلیس ہے اور کٹائی دنیا کا آخر ہے اور کاٹنے والے فرشتے ہیں۔ پس جیسے کڑوے دانے جمع کئے جاتے اور آگ میں جلائے جاتے ہیں ویسے ہی دنیا کے آخر میں ہوگا۔ ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ سب ٹھوکر کھلانے والی چیزوں اور بدکاروں کو اس کی بادشاہی میں سے جمع کریں گے۔ اور ان کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ اس وقت راستباز اپنے باپ کی بادشاہی میں آفتاب کی مانند چمکینگے۔ جس کے کان ہوں وہ سن لے۔

مثال نمبر 5:

آسمان کی بادشاہی کھیت میں چھپے خزانہ کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے پا کر چھپا دیا اور خوشی کے مارے جا کر جو کچھ اس کا تھا بیچ ڈالا اور اس کھیت کو مول لے لیا۔

مثال نمبر 6:

پھر آسمان کی بادشاہی اس سوداگر کی مانند ہے جو عمدہ موتیوں کی تلاش میں تھا۔ جب اسے ایک بیش قیمت موتی ملا تو اس نے جا کر جو کچھ اس کا تھا سب بیچ ڈالا اور اسے مول لے لیا۔

مثال نمبر 7:

پھر آسمان کی بادشاہی اس بڑے جال کی مانندہ ہے جو دریا میں ڈالا گیا اور اس نے ہر قسم کی مچھلیاں سمیٹ لیں۔ اور جب بھر گیا تو اسے کنارے پر کھینچ لائے اور بیٹھ کر اچھی اچھی تو برتنوں میں جمع کر لیں اور جو خراب تھیں پھینک دیں۔ دنیا کے آخر میں ایسا ہی ہوگا۔ فرشتے نکلینگے اور شریروں کو راستبازوں سے جدا کریں گے اور ان کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ کیا تم یہ سب باتیں سمجھ گئے؟ انہوں نے اس سے کہا ہاں۔ اس نے ان سے کہا اس لئے ہر فقیہہ جو آسمان کی بادشاہی کا شاگرد بنا ہے اس گھر کے مالک کی مانند ہے جو اپنے خزانہ میں سے نئی اور پرانی چیزیں نکالتا ہے۔

امت محمدیہ کی مثال:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ذیل میں جو مثال دی ہے امت محمدیہ اس کا مصداق ہے جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے:

''اور جس کسی نے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا بچوں یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطر چھوڑ دیا ہے اس کو سو گنا ملے گا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔ لیکن بہت سے اول آخر ہو جائیں گے اور آخر اول۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہی اس گھر کے مالک کی مانند ہے جو سویرے نکلا تا کہ اپنے تاکستان میں مزدور لگائے۔ اور اس نے مزدوروں سے ایک دینار روز ٹھہرا کر انہیں اپنے تاکستان میں بھیج دیا۔ پھر پہر دن چڑھے کے قریب نکل کر اس نے اوروں کو بازار میں بیکار کھڑے دیکھا اور ان سے کہا تم بھی تاکستان میں چلے جاؤ۔ جو واجب ہے تم کو دوں گا پس وہ چلے گئے۔ پھر اس نے دو پہر اور تیسرے پہر کے قریب نکل کر ویسا ہی کیا۔ اور کوئی ایک گھنٹہ دن رہے پھر نکل کر اوروں کو کھڑے پایا اور ان سے کہا تم کیوں یہاں تمام دن بیکار کھڑے رہے؟

انہوں نے اس سے کہا اس لئے کہ کسی نے ہم کو مزدوری پر نہیں لگایا۔ اس نے ان سے کہا تم بھی تاکستان چلے جاؤ۔ جب شام ہوئی تو تاکستان کے مالک نے اپنے کارندہ سے کہا کہ مزدوروں کو بلا اور پچھلوں سے لیکر پہلوں تک ان کی مزدوری دیدے۔ جب وہ آئے جو گھنٹہ بھر دن رہے لگائے گئے تھے تو ان کو ایک ایک دینار ملا۔ جب پہلے مزدور آئے تو انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم کو زیادہ ملے گا و ران کو بھی ایک ہی ایک دینار ملا۔ جب ملا تو گھر کے مالک سے یہ کہہ کر شکایت کرنے گے کہ ان پچھلوں نے ایک ہی گھنٹہ کام کیا ہے اور تو نے ان کو ہمارے برابر کر دیا جنہوں نے دن بھر کا بوجھ اٹھایا اور سخت دھوپ سہی۔ اس نے جواب دیکر ان میں سے ایک سے کہا میاں میں تیرے ساتھ بے انصافی نہیں کرتا۔ کیا تیرا مجھ سے ایک دینار نہیں ٹھہرا تھا۔ جو تیرا ہے اٹھا لے اور چلا جا۔ میری مرضی یہ ہے کہ جتنا تجھے دیتا ہوں اس پچھلے کو بھی اتنا ہی دوں۔ کیا مجھے روا نہیں کہ اپنے مال سے جو چاہوں سو کروں۔ یا تو اس لئے کہ میں نیک ہوں بری نظر سے دیکھتا ہے؟ اسی طرح آخر، اوّل ہو جائینگے۔ اور اوّل، آخر۔

مذکورہ تمثیل میں عیسیٰ علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا بعینہٖ نبی کریم ﷺ سے بھی مروی ہے۔

حدیث نبوی ﷺ:

"عن ابن عمر عن رسول اللہ ﷺ قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم و مثل الیھود و النصاریٰ کرجل استعمل عمّالا فقال: من یعمل لی الی نصف النھار علی قیراط قیراط فعملت الیھود الی نصف النھار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النھار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاریٰ من نصف النھار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین یعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین یعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیھود والنصاریٰ فقالوا نحن اکثر عملاً و اقل عطاءً قال اللہ تعالیٰ ھل ظلمتکم من حقکم شیئاً قالوا لا قال اللہ تعالیٰ فانہ فضلی اعطیہ من شئت۔"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ: ”تمہاری مدت عمر پہلی امتوں کی نسبت ایسے ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت اور بے شک تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے کچھ مزدور کام پر لگائے اور پوچھا کہ آدھے دن ایک ایک قیراط کے بدلے میرے لئے کون کام کرے گا؟ تو یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے آدھے دن کی مزدوری کی پھر اس مالک نے پوچھا کہ دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط کے بدلے کون مزدوری کرے گا؟ تو نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط کے عوض مزدوری کی۔ پھر مالک نے پوچھا کہ کون ہے جو میرے لئے عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے بدلے مزدوری کرے؟ اے امت (محمدیہ) تمہی ہو جو عصر سے مغرب تک دو دو قیراطوں کے بدلے مزدوری کرو گے تمہی ہو تو جو نماز عصر سے مغرب تک مزدوری کرو گے۔ سن لو! تمہارے لئے ہی دوہرا اجر ہے۔ تو اس پر یہود و نصاریٰ غصے ہونے لگے اور کہنے لگے کہ عمل ہمارا زیادہ اور بدلہ کم تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق سے کچھ بھی کم کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں تو اللہ رب العزت نے فرمایا کہ یہ تو میرا فضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔“

(صحیح البخاری رقم الحدیث، مشکوۃ المصابیح باب ثواب ہذہ الامۃ ص583)

مخلوق خدا پر رحم دلی کی تمثیل:

پس آسمان کی بادشاہی اس بادشاہ کی مانند ہے جس نے اپنے نوکروں سے حساب لینا چاہا اور جب حساب لینے لگا تو اس کے سامنے ایک قرض دار حاضر کیا گیا جس پر اس کے دس ہزار توڑے آتے تھے۔ مگر چونکہ اسکے پاس ادا کرنے کو کچھ نہ تھا اس لئے اس کے مالک نے حکم دیا کہ یہ اور اس کی بیوی بچے اور جو کچھ اس کا ہے سب بیچا جائے اور قرض وصول کرلیا جائے۔ پس نوکر نے گر کر اسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند مجھے مہلت دے میں تیرا سارا قرض ادا کروں گا۔ اس نوکر کے مالک نے ترس کھا کر اسے چھوڑ دیا اور اس کا قرض بخش دیا۔ جب وہ نوکر باہر نکلا تو اس کے ہمخدمتوں میں سے ایک اس کو ملا جس پر اس کے سو دینار آتے تھے۔ اس نے اس کو پکڑ کر اس کا گلا گھونٹا اور کہا جو میرا آتا ہے ادا کردے۔ پس اس کے ہمخدمت نے اس کے سامنے گر کر اس کی منت کی اور کہا مجھے مہلت دے، میں تجھے ادا کردوں گا۔ اس نے نہ مانا بلکہ جا کر اسے قیدخانہ میں ڈال دیا کہ جب تک قرض ادا نہ کردے قید رہے۔ پس اس کے ہمخدمت یہ حال دیکھ کر بہت غمگین ہوئے اور آ کر اپنے مالک کو سب کچھ جو ہوا تھا سنا دیا۔ اس پر اس کے مالک نے اس کو پاس بلا کر

اسے کہا اے شریر نوکر! میں نے وہ سارا قرض تجھے اس لئے بخشدیا کہ تو نے میری منت کی تھی۔ کیا تجھے لازم نہ تھا کہ جیسا میں نے تجھ پر رحم کیا تو بھی اپنے ہمخدمت پر رحم کرتا؟۔ اور اس کے مالک نے خفا ہر کر اس کو جلادوں کے حوالہ کیا کہ جب تک تمام قرض ادا نہ کردے قید رہے۔ میرا آسمانی باپ بھی تمہارے ساتھ اسی طرح کریگا اگر تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کو دل سے معاف نہ کرے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیش گوئی:

ایک اور تمثیل سنو! ایک گھر کا مالک تھا جس نے تاکستان لگایا اور اس کی چاروں طرف احاطہ گھیرا اور اس میں حوض کھودا اور برج بنایا اور اسے باغبانوں کو ٹھیکے پر دیکر پردیس چلا گیا۔ اور جب پھل کا موسم قریب آیا تو اس نے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس اپنا پھل لینے کو بھیجا۔ اور باغبانوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو پیٹا اور کسی کو قتل کیا اور کسی کو سنگسار۔ پھر اس نے اور نوکروں کو بھیجا جو پہلوں سے زیادہ تھے اور انہوں نے ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا۔ آخر اس نے اپنے بیٹے کو ان کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے۔ جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا یہی وارث ہے۔ آؤ اسے قتل کر کے اس کی میراث پر قبضہ کرلیں۔ اور اسے پکڑ کر تاکستان سے باہر نکالا اور قتل کردیا۔ پس جب تاکستان کا مالک آئیگا تو ان باغبانوں کے ساتھ کیا کریگا؟ انہوں نے اس سے کہا ان بدکاروں کو بری طرح ہلاک کریگا اور باغ کا ٹھیکہ دوسرے باغبانوں کو دیگا جو موسم پر اس کو پھل دیں۔ یسوع نے ان سے کہا کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ

جس پتھر کو معماروں نے رد کیا
وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا
یہ خداوند کی طرف سے ہوا
اور ہماری نظر میں عجیب ہے؟

اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائیگی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دیدی جائیگی۔ اور جو اس پتھر پر گریگا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا لیکن جس پر وہ گریگا اسے پیس ڈالیگا۔ اور جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اس کی تمثیلیں سنیں تو سمجھ گئے کہ ہمارے حق میں کہتا ہے۔ اور وہ اسے پکڑنے کی کوشش میں تھے لیکن لوگوں سے ڈرتے تھے کیونکہ وہ اسے نبی جانتے تھے۔

علماء کرام نے خط کشیدہ عبارت کو نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیش گوئی قرار دیا ہے اور اس پر مضبوط دلائل دیے ہیں کہ انصاف پسند غیر مسلم بھی مانتے ہیں لیکن متعصب حضرات انکاری ہیں سچ ہے کہ تعصب کا کوئی علاج نہیں ہے۔

نجات کم لوگوں کی ہوگی:

اور یسوع پھر ان سے تمثیلوں میں کہنے لگا کہ آسمان کی بادشاہی اس بادشاہ کی مانند ہے جس نے اپنے بیٹے کی شادی کی۔ اور اپنے نوکروں کو بھیجا کہ بلائے ہوؤں کو شادی میں بلا لائیں مگر انہوں نے آنا نہ چاہا۔ پھر اس نے اور نوکروں کو یہ کہہ کر بھیجا کہ بلائے ہوؤں سے کہو کہ دیکھو میں نے ضیافت تیار کر لی ہے۔ میرے بیل اور موٹے موٹے جانور ذبح ہو چکے ہیں اور سب کچھ تیار ہے۔ شادی میں آؤ۔ مگر وہ بے پروائی کر کے چل دیے، کوئی اپنے کھیت کو کوئی اپنی سوداگری کو۔ اور باقیوں نے اس کے نوکروں کو پکڑ کر بے عزت کیا اور مار ڈالا۔ بادشاہ غضبناک ہوا اور اس نے اپنا لشکر بھیج کر ان خونیوں کو ہلاک کر دیا اور ان کا شہر جلا دیا۔ تب اس نے اپنے نوکروں سے کہا کہ شادی کی ضیافت تو تیار ہے مگر بلائے ہوئے لائق نہ تھے۔ پس راستوں کے ناکوں پر جاؤ اور جتنے تمہیں ملیں شادی میں بلا لاؤ۔ اور وہ نوکر باہر راستوں پر جا کر جو انہیں ملے کیا برے کیا بھلے سب کو جمع کر لائے اور شادی کی محفل مہمانوں سے بھر گئی۔ اور جب بادشاہ مہمانوں کو دیکھنے کو اندر آیا تو اس نے وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو شادی کے لباس میں نہ تھا۔ اور اس نے اس سے کہا، میاں تو شادی کی پوشاک پہنے بغیر یہاں کیونکر آ گیا؟ لیکن اس کا منہ بند ہو گیا۔ اس پر بادشاہ نے خادموں سے کہا اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر باہر اندھیرے میں ڈال دو وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ کیونکہ بلائے ہوئے بہت ہیں مگر برگزیدہ تھوڑے۔

فکر آخرت کے متعلق تمثیلات:

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ باتیں نہ ہولیں یہ نسل ہرگز تمام نہ ہوگی۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔ لیکن اس دن اور اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ۔ جیسا نوح کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابن آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔ کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے اور بیاہ شادی کرتے تھے اس دن تک کہ نوح کشتی میں داخل ہوا۔ اور جب تک طوفان آ کر ان سب کو بہا نہ لے گیا ان کو خبر نہ ہوئی اسی طرح ابن آدم کا آنا ہوگا۔ اس وقت دو آدمی کھیت میں

ہوں گے ایک لے لیا جائیگا اور دوسرا چھوڑ دیا جائیگا۔ دو عورتیں چکی پیستی ہوں گی۔ ایک لے لی جائیگی اور دوسری چھوڑ دی جائیگی۔ پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس دن آئیگا۔ لیکن یہ جان رکھو کہ اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور رات کے کون سے پہر آئیگا تو جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں نقب نہ لگانے دیتا۔ اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا ابن آدم آ جائیگا۔ پس وہ دیانتدار اور عقلمند نوکر کونسا ہے جسے مالک نے اپنے نوکر چاکروں پر مقرر کیا تا کہ وقت پر ان کو کھانا دے؟ مبارک ہے وہ نوکر جسے اس کا مالک آ کر ایسا ہی کرتے پائے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اسے اپنے سارے مال کا مختار کر دیگا۔ لیکن اگر وہ خراب نوکر اپنے دل میں یہ کہہ کر کہ میرے مالک کے آنے میں دیر ہے اپنے ہمخدمتوں کو مارنا شروع کرے اور شرابیوں کے ساتھ کھائے پئے۔ تو اِس نوکر کا مالک ایسے دن کہ وہ اس کی راہ نہ دیکھتا ہو اور ایسی گھڑی کہ وہ نہ جانتا ہو آ موجود ہوگا۔ اور خوب کوڑے لگا کر اسکو ریاکاروں میں شامل کریگا، وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

اس وقت آسمان کی بادشاہی ان دس کنواریوں کی مانند ہوگی جو اپنی مشعلیں لے کر دلہا کے استقبال کو نکلیں۔ ان میں پانچ بیوقوف اور پانچ عقلمند تھیں۔ جو بیوقوف تھیں انہوں نے اپنی مشعلیں تو لے لیں مگر تیل اپنے ساتھ نہ لیا۔ مگر عقلمندوں نے اپنی مشعلوں کے ساتھ اپنی کپیوں میں تیل بھی لے لیا۔ اور جب دلہا نے دیر لگائی تو سب اونگھنے لگیں اور سو گئیں۔ آدھی رات کو دھوم مچی کہ دیکھو دلہا آ گیا! اس کے استقبال کو نکلو۔ اس وقت وہ سب کنواریاں اٹھ کر اپنی اپنی مشعل درست کرنے لگیں۔ اور بیوقوفوں نے عقلمندوں سے کہا کہ اپنے تیل میں سے کچھ ہم کو بھی دیدو کیونکہ ہماری مشعلیں بجھی جاتی ہیں۔ عقلمندوں نے جواب دیا کہ شاید ہمارے تمہارے دونوں کے لئے کافی نہ ہو۔ بہتر یہ ہے کہ بیچنے والوں کے پاس جا کر اپنے واسطے مول لے لو۔ جب وہ مول لینے جا رہی تھیں تو دلہا آ پہنچا اور جو تیار تھیں وہ اس کے ساتھ شادی کے جشن میں اندر چلی گئیں اور دروازہ بند ہو گیا۔ پھر وہ باقی کنواریاں بھی آئیں اور کہنے لگیں اے خداوند! اے خداوند! ہمارے لئے دروازہ کھول دے۔ اس نے جواب میں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں تم کو نہیں جانتا۔ پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہ اس دن کو جانتے ہو نہ اس گھڑی کو۔

کیونکہ یہ اس آدمی کا سا حال ہے جس نے پردیس جاتے وقت اپنے گھر کے نوکروں کو بلا کر اپنا مال ان کے سپرد کیا۔ اور ایک کو پانچ توڑے دیے۔ دوسرے کو دو اور تیسرے کو ایک یعنی ہر ایک کو اس کی لیاقت کے مطابق دیا اور پردیس چلا گیا۔ جس کو پانچ توڑے ملے تھے اس نے

فوراً جا کران سے لین دین کیا اور پانچ توڑے اور پیدا کر لئے۔ اسی طرح جسے دو ملے تھے اس نے بھی دو اور کمائے۔ مگر جس کو ایک ملا تھا اس نے جا کر زمین کھودی اور اپنے مالک کا روپیہ چھپا دیا۔ بڑی مدت کے بعد ان نوکروں کا مالک آیا اور ان سے حساب لینے لگا۔ جس کو پانچ توڑے ملے تھے وہ پانچ توڑے اور لے آیا۔ اور کہا اے خداوند! تو نے پانچ توڑے مجھے سپرد کئے تھے دیکھ میں نے پانچ توڑے اور کمائے۔ اس کے مالک نے اس سے کہا اے اچھے اور دیانتدار نوکر شاباش! تو تھوڑے میں دیانتدار رہا۔ میں تجھے بہت چیزوں کا مختار بناؤں گا۔ اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو۔ اور جس کو دو توڑے ملے تھے تھے اس نے بھی پاس آکر کہا اے خداوند تو نے دو توڑے مجھے سپرد کئے تھے دیکھ میں نے دو توڑے اور کمائے۔ اس کے مالک نے اس سے کہا اے اچھے اور دیانتدار نوکر شاباش! تو تھوڑے میں دیانتدار رہا میں تجھے بہت چیزوں کا مختار بناؤں گا۔ اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو۔ اور جس کو ایک توڑا ملا تھا وہ بھی پاس آکر کہنے لگا اے خداوند میں تجھے جانتا تھا کہ تو سخت آدمی ہے اور جہاں نہیں بویا وہاں سے کاٹتا ہے اور جہاں نہیں بکھیرا وہاں سے جمع کرتا ہے۔ پس میں ڈرا اور جا کر تیرا توڑا زمین میں چھپا دیا۔ دیکھ جو تیرا ہے وہ موجود ہے۔ اس کے مالک نے جواب میں اس سے کہا اے شریر اور سست نوکر! تو جانتا تھا کہ جہاں میں نے نہیں بویا وہاں سے کاٹتا ہوں اور جہاں میں نے نہیں بکھیرا وہاں سے جمع کرتا ہوں۔ پس تجھے لازم تھا کہ میرا روپیہ ساہوکاروں کو دیتا تو میں آکر اپنا مال سود سمیت لیتا۔ پس اس سے وہ توڑا لے لو اور جس کے پاس دس توڑے ہیں اسے دیدو۔ کیونکہ جس کے پاس ہے اسے دیا جائیگا اور اس کے پاس زیادہ ہو جائیگا مگر جس کے پاس نہیں ہے اس سے وہ بھی جو اس کے پاس ہے لے لیا جائیگا۔ اور اس نکمے نوکر کو باہر اندھیرے میں ڈال دو۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات عیسائیت کی نظر میں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مزید وعظ و نصیحت

فریسیوں سے خطاب

کفر اور ہر گناہ قابل معافی نہیں:

جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے اور میرے ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھیرتا ہے۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ آدمیوں کا ہر گناہ اور کفر تو معاف کیا جائیگا مگر جو کفر روح کے حق میں

ہو وہ معاف نہ کیا جائیگا۔ اور جو کوئی ابن آدم کے برخلاف کوئی بات کہیگا وہ تو اسے معاف کی جائیگی مگر جو کوئی روح القدس کے برخلاف کوئی بات کہیگا وہ اسے معاف نہ کی جائیگی۔ نہ اس عالم میں نہ آنے والے میں۔ یا تو درخت کو بھی اچھا کہو اور اس کے پھل کو بھی اچھا یا درخت کو بھی برا کہو اور اس کے پھل کو بھی برا کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔

اچھی بری گفتگو کا حساب لیا جائے گا:

اے سانپ کے بچو تم برے ہو کر کیونکر اچھی باتیں کہہ سکتے ہو؟ کیونکہ جو دل میں بھرا ہے وہی منہ پر آتا ہے۔ اچھا آدمی اچھے خزانہ سے اچھی چیزیں نکالتا ہے اور برا آدمی برے خزانہ سے بری چیزیں نکالتا ہے۔ اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو نکمی بات لوگ کہیں گے عدالت کے دن اس کا حساب دیں گے۔ کیونکہ تو اپنی باتوں کے سبب سے راستباز ٹھہرایا جائیگا اور اپنی باتوں کے سبب سے قصوروار ٹھہرایا جائیگا۔

توبہ کی ضرورت:

اس وقت شاگرد یسوع کے پاس آکر کہنے لگے پس آسمان کی بادشاہ میں بڑا کون ہے؟ اس نے ایک بچے کو پاس بلا کر اسے ان کے بیچ میں کھڑا کیا۔ اور کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم توبہ نہ کرو اور بچوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔ پس جو کوئی اپنے آپ کو اس بچے کی مانند چھوٹا بنائیگا وہی آسمان کی بادشاہی میں بڑا ہوگا۔ اور جو کوئی ایسے بچے کو میرے نام پر قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے لیکن جو کوئی ان چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں کسی کو ٹھوکر کھلاتا ہے اس کے لئے یہ بہتر ہے کہ بڑی چکی کا پاٹ اس کے گلے میں لٹکایا جائے اور وہ گہرے سمندر میں ڈبودیا جائے۔ ٹھوکروں کے سبب سے دنیا پر افسوس ہے کیونکہ ٹھوکروں کا ہونا ضرور ہے لیکن اس آدمی پر افسوس ہے جس کے باعث سے ٹھوکر لگے۔ پس اگر تیرا ہاتھ یا تیرا پاؤں تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے۔ ٹنڈا یا لنگڑا ہو کر زندگی میں داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو ہاتھ یا دو پاؤں رکھتا ہوا تو ہمیشہ کی آگ میں ڈالا جائے۔ اور اگر تیری آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے۔ کانا ہو کر زندگی میں داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو آنکھیں رکھتا ہوا تو آتش جہنم میں ڈالا جائے۔ خبردار ان چھوٹوں میں سے کسی کو ناچیز نہ جاننا کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ آسمان پر ان کے فرشتے میرے آسمانی باپ کا منہ ہر وقت دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔

اللہ کی رحمت کا بیان:

تم کیا سمجھتے ہو؟ اگر کسی آدمی کی سو بھیڑیں ہوں اور ان میں سے ایک بھٹک جائے تو کیا وہ ننانوے کو چھوڑ کر اور پہاڑوں پر جا کر اس بھٹکی ہوئی کو نہ ڈھونڈیگا؟ اور اگر ایسا ہو کہ اسے پائے تو میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ ان ننانوے کی نسبت جو بھٹکی نہیں اس بھیڑ کی زیادہ خوشی کریگا۔ اسی طرح تمہارا آسمانی باپ یہ نہیں چاہتا کہ ان چھوٹوں میں سے ایک بھی ہلاک ہو۔

گناہ سے روکنا:

اگر تیرا بھائی تیرا گناہ کرے تو جا اور خلوت میں بات چیت کر کے اسے سمجھا اگر وہ تیری سنے تو تو نے اپنے بھائی کو پالیا۔ اور اگر نہ سنے تو ایک دو آدمیوں کو اپنے ساتھ لے جا تا کہ ہر ایک بات دو تین گواہوں کی زبان سے ثابت ہو جائے۔ اگر وہ انکی سننے سے بھی انکار کرے تو کلیسیا سے کہہ اور اگر کلیسیا کی سننے سے بھی انکار کرے تو اسے غیر قوم والے اور محصول لینے والے کے برابر جان۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ تم زمین پر باندھو گے وہ آسمان پر بندھیگا اور جو کچھ تم زمین پر کھولو گے وہ آسمان پر کھلیگا۔ پھر میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کیلئے جسے وہ چاہتے ہوں اتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے ان کیلئے ہو جائیگی۔ کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں میں ان کے بیچ میں ہوں۔

معاف کرنے کا حکم:

اس وقت پطرس نے پاس آکر اس سے کہا اے خداوند! اگر میرا بھائی میرا گناہ کرتا رہے تو میں کتنی دفعہ اسے معاف کروں؟ کیا سات بار تک؟ یسوع نے اس سے کہا میں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ سات بار بلکہ سات دفعہ کے ستر بار تک۔

جنت میں لے جانے والے اعمال:

اور دیکھو ایک شخص نے پاس آکر اس سے کہا اے استاد میں کونسی نیکی کروں تا کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ اس نے اس سے کہا کہ تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے نیک تو ایک ہی ہے لیکن اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔ اس نے اس سے کہا کون سے حکموں پر۔ یسوع نے کہا یہ کہ خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے ﴿فائدہ﴾ اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ اس جوان نے اس سے کہا کہ میں نے ان سب پر عمل کیا ہے۔ اب مجھ میں کس بات کی کمی ہے؟ یسوع نے اس سے

کہا اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا اپنا مال واسباب بیچ کر غریبوں کو دے۔ تجھے آسمان پر خزانہ ملیگا اور آ کر میرے پیچھے ہولے، مگر وہ جوان یہ بات سن کر غمگین ہو کر چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا۔

﴿فائدہ: یہودی اور عیسائی ذرا غور کریں کہ قتل ناحق، زنا کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ان کے مذہب کے بھی خلاف ہے اور ان کی دیکھا دکھائی ہمارے مسلمان بھائی جوان جرائم سے لت پت ہیں کو کس گھمنڈ کے بل بوتے پر یہ بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ آج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پر کتنا عمل ہو رہا ہے۔ نیز مرزا قادیانی اور مرزا بشیر الدین محمود کا کردار الفضل کے حوالے سے بھی دیکھیں کہ ان کے اپنے اخبار اپنے نبی اور اس کے خلیفہ کی بداعمالیوں کا چرچا کر رہے ہیں کیا قادیانی اس لائق ہیں کہ ان کی عزت واحترام کیا جائے۔﴾

نجات خدا کے فضل سے ہوگی:

اور یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے۔ اور پھر تم سے کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہی میں داخل ہو۔ شاگرد یہ سن کر بہت ہی حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ پھر کون نجات پا سکتا ہے؟ یسوع نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔

تورات اور آسمانی صحائف کے احکام کا خلاصہ:

اور جب فریسیوں نے سنا کہ اس نے صدوقیوں کا منہ بند کر دیا تو وہ جمع ہو گئے۔ اور ان میں سے ایک عالم شرع نے آزمانے کیلئے اس سے پوچھا۔ اے استاد توریت میں کونسا حکم بڑا ہے؟ اس نے اس سے کہا کہ: خداوند اُپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا اس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ انہی دو حکموں پر تمام توریت اور انبیا کے صحیفوں کا دارومدار ہے۔

عاجزی اور تواضع کا حکم:

اس وقت یسوع نے بھیڑ سے اور اپنے شاگردوں سے یہ باتیں کہیں کہ: فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن ان کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں۔ وہ ایسے بھاری بوجھ جن کو اٹھانا مشکل ہے باندھ کر لوگوں کے کندھوں پر رکھتے ہیں مگر آپ ان کو اپنی انگلی سے بھی ہلانا نہیں چاہتے۔ وہ سب اپنے کام لوگوں کو دکھانے کو کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے تعویذ بڑے بناتے اور اپنی پوشاک کے کنارے چوڑے رکھتے ہیں۔ اور ضیافتوں میں صدر نشینی اور عبادت خانوں میں اعلیٰ درجہ کی کرسیاں۔ اور

بازاروں میں سلام اور آدمیوں سے ربّی کہلانا پسند کرتے ہیں۔ مگر تم ربّی نہ کہلاؤ کیونکہ تمہارا استاد ایک ہی ہے اور تم سب بھائی ہو۔

توحید و رسالت کے اقرار کی دعوت:

اور زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمانی ہے۔ اور نہ تم ہادی کہلاؤ کیونکہ تمہارا ہادی ایک ہی ہے یعنی مسیح۔ لیکن جو تم میں بڑا ہے وہ تمہارا خادم بنے۔ اور جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائیگا وہ چھوٹا کیا جائیگا۔ اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائیگا وہ بڑا کیا جائے گا۔

علمائے سوء سے خطاب:

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو! تم پر افسوس! کہ آسمان کی بادشاہی لوگوں پر بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے ہو اور نہ داخل ہونے والوں کو داخل ہونے دیتے ہو۔

[اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ تم بیواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہو اور دکھاوے کیلئے نماز کو طول دیتے ہو تمہیں زیادہ سزا ہوگی]

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ ایک مرید کرنے کے لئے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مرید ہو چکتا ہے تو اسے اپنے سے دونا جہنم کا فرزند بنا دیتے ہو۔

اے اندھے راہ بتانے والو تم پر افسوس! جو کہتے ہو کہ اگر کوئی مقدس کی قسم کھائے تو کچھ بات نہیں لیکن اگر مقدس کے سونے کی قسم کھائے تو اس کا پابند ہوگا۔

اے احمقو اور اندھو! سونا بڑا ہے یا مقدس جس نے سونے کو مقدس کیا؟ اور پھر کہتے ہو کہ اگر کوئی قربان گاہ کی قسم کھائے تو کچھ بات نہیں لیکن جو نذر اس پر چڑھی ہو اگر اس کی قسم کھائے تو اس کا پابند ہوگا۔ اے اندھو، نذر بڑی ہے یا قربان گاہ جو نذر کو مقدس کرتی ہے؟ پس جو قربان گاہ کی قسم کھاتا ہے۔ وہ اس کی اور ان سب چیزوں کی جو اس پر ہیں کھاتا ہے اور جو مقدس کی قسم کھاتا ہے وہ اس کی اور اس کے رہنے والے کی قسم کھاتا ہے۔ اور جو آسمان کی قسم کھاتا ہے وہ خدا کے تخت کی اور اس پر بیٹھنے والے کی قسم کھاتا ہے۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ پودینہ اور سونف اور زیرہ پر تو دہ یکی دیتے ہو پر تم نے شریعت کی زیادہ بھاری باتوں یعنی انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑ دیا ہے۔ لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے۔ اے اندھے راہ بتانے والو جو مچھر کو تو چھانتے ہو اور اونٹ کو نگل جاتے ہو۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ پیالے اور رکابی کو اوپر سے صاف کرتے ہو

اور مگر وہ اندر لوٹ اور ناپرہیزگاری سے بھرے ہیں۔ اے اندھے فریسی! پہلے پیالے اور رکابی کو اندر سے صاف کرتا کہ اوپر سے بھی صاف ہو جائیں۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ تم سفیدی پھری ہوئی قبروں کی مانند ہو جو اوپر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں مگر اندر مردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری ہیں۔ اسی طرح تم بھی ظاہر میں تو لوگوں کو راستباز دکھائی دیتے ہو مگر باطن میں ریاکاری اور بے دینی سے بھرے ہو۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ نبیوں کی قبریں بناتے اور راستبازوں کے مقبرے آراستہ کرتے ہو اور کہتے ہو کہ اگر ہم اپنے باپ دادا کے زمانہ میں ہوتے تو نبیوں کے خون میں ان کے شریک نہ ہوتے۔ اس طرح تم اپنی نسبت گواہی دیتے ہو کہ تم نبیوں کے قاتلوں کے فرزند ہو۔ غرض اپنے باپ دادا کا پیمانہ بھر دو۔ اے سانپو! اے افعی کے بچو! تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے؟ اس لئے دیکھو میں نبیوں اور داناؤں اور فقیہوں کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ ان میں سے تم بعض کو قتل اور مصلوب کرو گے اور بعض کو اپنے عبادت خانوں میں کوڑے مارو گے اور شہر بشہر ستاتے پھرو گے۔ تاکہ سب راستبازوں کا خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آئے۔ راستباز ہابل کے خون سے لیکر برکیاہ کے بیٹے زکریاہ کے خون تک جسے تم نے مقدس اور قربان گاہ کے درمیان قتل کیا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس زمانہ کے لوگوں پر آئیگا۔

جھوٹے مسیح اور نبی آنے کی پیش گوئی:

اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اس کے شاگردوں نے الگ اس کے پاس آکر کہا ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟ یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کردے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار! گھبرا نہ جانا کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا۔ کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کریگی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے۔ لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہوں گی۔ اس وقت لوگ تم کو ایذا دینے کے لئے پکڑوائیں گے اور تم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی خاطر سب قومیں تم سے عداوت رکھیں گی۔ اور اس وقت بہتیرے ٹھوکر کھائینگے اور ایک دوسرے کو پکڑوائینگے۔ اور ایک

دوسرے سے عداوت رکھینگے۔اور بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور بہتیروں کو گمراہ کرینگے۔اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پر جائیگی۔مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا۔اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تا کہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو تب خاتمہ ہوگا۔

﴿فائدہ: عیسائی اگر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم ہی مسیح موعود ہیں اور اناجیل اربع کے مطابق وہی دوبارہ دنیا میں نازل ہوں گے تو پھر مرزا قادیانی نے جو مسیح موعود اور ابن مریم ہونے کا دعویٰ کر رکھا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی کے مطابق جھوٹا مسیح اور جھوٹا نبی ہے کیا وہ قادیانی جو آپ کے سچے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ منصب نبوت ان سے چھیننا چاہے وہ اور اس کی ذریت دوستی اور نرمی کے لائق ہے!!! یہ تو ان سانپوں سے بھی خطرناک ہیں جنہیں آپ اپنے چلوؤں میں دودھ پلائیں ایسے لوگوں پر کی ہوئی نوازشات واپس لے لینی چاہئیں اور اپنے ملکوں سے انہیں نکال باہر کر دینا چاہیے عیسائی اپنے سچے نبی کی اس عظیم پیش گوئی پر غور کریں کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی اس پیش گوئی کا مصداق ہے؟ اور موجودہ قادیانی اسی کے پیروکار ہیں۔﴾

پس جب تم اس اجاڑنے والی مکروہ چیز کو جس کا ذکر دانی ایل نبی کی معرفت ہوا مقدس مقام میں کھڑا ہوا دیکھو (پڑھنے والا سمجھ لے) تو جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ جائیں۔جو کوٹھے پر ہو وہ اپنے گھر کا اسباب لینے کو نیچے نہ اترے۔اور جو کھیت میں ہو وہ اپنا کپڑا لینے کو پیچھے نہ لوٹے۔مگر افسوس ان پر جو ان دنوں میں حاملہ ہوں اور جو دودھ پلاتی ہوں! پس دعا کرو کہ تم کو جاڑوں میں یا سبت کے دن بھاگنا نہ پڑے۔کیونکہ اس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے نہ اب تک ہوئی نہ کبھی ہوگی۔اور اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا۔مگر برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا۔کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا ہے۔پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہے تو یقین نہ کرنا۔کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔جہاں مردار ہے وہاں گدھ جمع ہو جائیں گے۔

قیامت قائم ہونے کی پیشین گوئی:

اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا، چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دیگا۔ اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹینگی۔ اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھینگی۔ اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اس کنارے تک جمع کریں گے۔

جب ابن آدم اپنے جلال میں آئیگا اور سب فرشتے اس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا اور سب قومیں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی۔ اور وہ ایک کو دوسرے سے جدا کریگا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے۔ اور بھیڑوں کو اپنے داہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا کرے گا۔ اس وقت بادشاہ اپنے داہنی طرف والوں سے کہیگا آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنائے عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اسے میراث میں لو۔ کیونکہ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں پردیسی تھا تم نے مجھے اپنے گھر میں اتارا۔ ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ بیمار تھا تم نے میری خبر لی۔ قید میں تھا تم میرے پاس آئے تب راستباز جواب میں اس سے کہیں گے اے خداوند ہم نے کب تجھے بھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا۔ یا پیاسا دیکھ کر پانی پلایا؟ ہم نے کب تجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں اتارا؟ یا ننگا دیکھ کر کپڑا پہنایا؟ ہم کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھ کر تیرے پاس آئے؟ بادشاہ جواب میں ان سے کہیگا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا تو میرے ہی ساتھ کیا۔ پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہیگا۔ اے ملعونو! میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ۔ جو ابلیس اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ کیونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا، پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ پردیسی تھا تم نے مجھے گھر میں نہ اتارا۔ ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ بیمار اور قید میں تھا تم نے میری خبر نہ لی۔ تب وہ بھی جواب میں کہیں گے اے خداوند ہم نے کب تجھے بھوکا یا پیاسا یا پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قید میں دیکھ کر تیری خدمت نہ کی؟ اس وقت وہ ان سے جواب میں کہیگا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے ان سب سے چھوٹوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا تو میرے ساتھ نہ کیا اور یہ ہمیشہ کی سزا پائینگے مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پہاڑی وعظ:

دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کی اصلاح کی بہت کوشش کی ان کو وعظ و نصیحت کرتے رہے اس سلسلہ میں آپ کا ایک مشہور وعظ نقل کیا جاتا ہے جو پہاڑی وعظ کے نام سے تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے۔:

''وہ اس بھیڑ کو لے کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب بیٹھ گیا تو اس کے شاگرد اس کے پاس آئے اور وہ اپنی زبان کھول کر ان کو یوں تعلیم دینے لگا:

مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان کی ہے
مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے
مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے
مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے
مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا
مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے
مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے

مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب سے ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان ہی کی ہے۔ جب میرے سبب سے لوگ تم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہو گے۔ خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے اس لئے کہ لوگوں نے ان نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا۔..........

تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ خون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہوگا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو اس کو احمق کہے گا وہ آتش جہنم کا سزاوار ہوگا۔

پس اگر تو قربان گاہ پر اپنی نذر گزارنتا ہو اور وہاں تجھے یاد آئے کہ میرے بھائی کو مجھ سے شکایت ہے تو وہیں قربان گاہ کے آگے اپنی نذر چھوڑ دے اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے ملاپ کر تب آ کر اپنی نذر گزران۔

تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زنا نہ کرنا لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا...... یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے اسے طلاق نامہ لکھ دے لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اس سے زنا کراتا ہے اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔

﴿یہاں پر فائدہ میں مرزا کی رنگین مزاجیوں کا ذکر ہو اور اس کے خلفاء کی بدعمالیوں کا ذکر کر کے عیسائیوں کو جھنجھوڑا جائے﴾

پھر تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ جھوٹی قسم نہ کھانا بلکہ اپنی قسمیں خداوند کیلئے پوری کرنا لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ بالکل قسم نہ کھانا نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہے نہ زمین کی کیونکہ وہ اس کے پاؤں کی چوکی ہے نہ یروشلم کی کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ہے نہ اپنے سر کی قسم کھانا کیونکہ تو ایک بال کو بھی سفید یا کالا نہیں کر سکتا۔ بلکہ تمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو کیونکہ جو اس سے زیادہ ہے وہ بدی سے ہے۔

تم سن چکے ہو کہ کیا کہا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ دانت کے بدلے دانت۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے۔ اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔ جو کوئی تجھ سے مانگے اسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے اس سے منہ نہ موڑ...... خبردار اپنی راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کیلئے نہ کرو نہیں تو تمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے تمہارے لئے کچھ اجر نہیں ہے اور جب تم دعا کرو تو ریاکاروں کی مانند نہ بنو کیونکہ وہ عبادت خانوں میں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کو دیکھیں میں تم سے سچ کہتا ہوں وہ اپنا اجر پا چکے بلکہ جب تو دعا کرے تو اپنی کوٹھڑی میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دعا کر اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔

اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی لگا ر

ہے گا۔ بدن کا چراغ آنکھ ہے پس اگر تیری آنکھ درست ہو تو تیرا سارا بدن رُوشن ہوگا اور اگر تیری آنکھ خراب ہو تو تیرا سارا بدن تاریک ہوگا۔ پس اگر وہ روشنی جو تجھ میں ہے تاریکی ہو تو تاریکی کیسی بڑی ہوگی۔

کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کرسکتا کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھے گا اور دوسرے سے محبت یا ایک سے ملا رہے گا اور دوسرے کو ناچیز جانے گا تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے یا اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے۔ نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے تم میں سے ایسا کون ہے جو فکر کرکے اپنی عمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے اور پوشاک کیلئے کیوں فکر کرتے ہو؟ جنگلی سوسن کے درختوں کو غور سے دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں وہ نہ محنت کرتے نہ کاتتے ہیں۔ عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے کیونکہ جس طرح تم عیب جوئی کرتے ہو اسی طرح تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے کیونکہ جس طرح تم عیب جوئی کرتے ہو اسی طرح تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا۔ تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا۔ اور جب تیری ہی آنکھ میں شہتیر ہے تو تو اپنے بھائی سے کیونکر کہہ سکتا ہے کہ لا تیری آنکھ میں سے تنکا نکال دوں۔ اے ریاکار پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔

پاک چیز کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوٗروں کے آگے نہ ڈالو ایسا نہ ہو کہ وہ ان کو پاؤں تلے روندیں اور پلٹ کر تم کو پھاڑیں مانگو تو تم کو دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اس کے واسطے کھولا جائے گا تم میں سے ایسا کونسا آدمی ہے کہ اگر اس کا بیٹا اس سے روٹی مانگے تو وہ اسے پتھر دے یا اگر مچھلی مانگے تو اسے سانپ دے پس جبکہ تم برے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا؟ پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔

جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر

باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟ اسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور بُرا دَرخت بُرا پھل لاتا ہے اچھا درخت بُرا پھل نہیں لاسکتا نہ بُرا درخت اچھا پھل لاسکتا ہے جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے پس ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے............

پس جو کوئی میری یہ باتیں سنتا اور ان پر عمل کرتا ہے وہ اس عقلمند آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں اور اس گھر پر ٹکریں لگیں لیکن وہ نہ گرا کیونکہ اس کی بنیاد چٹان پر ڈالی گئی تھی اور جو کوئی میری یہ باتیں سنتا ہے اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ اس بے وقوف آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں اور اس گھر کو صدمہ پہنچایا اور وہ گر گیا اور بالکل برباد ہو گیا۔

(انجیل متی باب 5 تا 7 ملخصا)

سبحان اللہ! دیکھیں کہ تعلیمات عیسوی قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے کیسے قریب قریب ہیں اب ان تعلیمات پر مرزا قادیانی کا تبصرہ بھی ملاحظہ فرماویں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات قادیانیت کے آئینہ میں

قارئین کوام پچھلے صفحات میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات دین اسلام اور عیسائیت کی رو سے پڑھ لیں ان تعلیمات کو پڑھ کر انسان راہ ہدایت پاتا ہے اب ذرا دل تھام کر مدعی مسیحیت مرزا قادیانی کی تحریرات بھی ملاحظہ فرمائیں کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی ذات اور ان کی تعلیمات کو کیسے گمراہ کن اور گھٹیا انداز میں پیش کرتا ہے۔

ناقص تعلیم:

جاننا چاہیے کہ انجیل کی تعلیم کو کامل خیال کرنا سراسر نقصان عقل اور کم فہمی ہے۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن ج 1 حاشیہ ص 300)

شیطانی مکالمہ:

"کلم اللہ موسیٰ علی جبل و کلم الشیطن عیسی علی جبل فانظر لفرق بینھما ان کنت من الناظرین"

ترجمہ: خدا ایک پہاڑ پر موسیٰ سے ہم کلام ہوا اور ایک پہاڑ پر شیطان عیسیٰ سے ہم کلام ہوا سو ان

دونوں قسم کے مکالمہ میں غور کر اگر تجھ میں غور کرنے کا مادہ ہے۔

(نور الحق روحانی خزائن ج8 حاشیہ ص68)

پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور برے برے ان کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے اپنے اخلاق کریمہ دکھلاوے پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوسکتی ہے؟

(چشمہ مسیحی روحانی خزائن ج20 ص346)

اگر یہود کی پہلی کتابیں سچی ہیں تو ان کی بنا پر حضرت عیسیٰ کی نبوت ہی ثابت نہیں ہوتی۔

(چشمہ مسیحی روحانی خزائن ج20 ص358)

انجیل سے ثابت ہے کہ کبھی کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔ مگر آپ ان الہامات کو رد کر دیتے تھے اور خدا تعالیٰ مس شیطان سے آپ کو بچالیتا تھا جیسا کہ اسلام کی حدیثوں میں آپ کی یہ صفات لکھی ہیں اور آپ ہمیشہ محفوظ رہے کبھی آپ نے شیطان کی پیروی نہیں کی۔

(اعجاز احمدی روحانی خزائن ج19 ص133)

﴿فائدہ: مرزا قادیانی اعجاز احمدی والے حوالے سے اپنے نور الحق والے کلام کی تردید کر رہا ہے اس طرح کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی بھی شیطان کی پیروی نہیں کی تو پھر پہاڑ پر شیطان سے کیسے مکالمہ کیا اور اس مکالمہ سے آپ نے کیا اثر لیا ہوگا۔﴾

اجتہادی غلطی:

افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی۔ شاید خدائی کیلئے یہ بھی ایک شرط ہوگی۔

(اعجاز احمدی روحانی خزائن ج19 ص135)

انجیل کی ناقص تعلیم:

علاوہ اس کے یہ بھی سخت غلطی ہے کہ انجیل کی تعلیم کو کامل کہا جائے وہ انسانی فطرت کے درخت کی پورے طور پر آب پاشی نہیں کرسکتی اور صرف ایک شاخ کو غیر موزوں طور پر لمبی کرتی ہے اور باقی کو کاٹتی ہے اور جن جن قوتوں کے ساتھ انسان اس مسافر خانہ میں آیا ہے انجیل ان سب قوتوں کی مربی نہیں ہے۔ (نسیم دعوت روحانی خزائن ج19 ص436)

چوری کا الزام:

اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس بیجا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔

یہودی استاد:

آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا بہر حال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔ ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔ (انجام آتھم روحانی خزائن ج 11 ص 290)

خلاصہ کلام

قرآن مجید اور بائبل دونوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی تعلیمات کا ذکر کیا ہے۔ قرآن مجید نے تو یہاں تک بیان کیا ہے کہ حضرت مریم کو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی بشارت سنادی تھی کہ میں آپ کے ہونے والے بچے کو خود تعلیم دوں گا۔ لیکن مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پر درج ذیل الزامات لگائے ہیں (معاذ اللہ):

(۱) ناقص تعلیم تھی (۲) عیسیٰ علیہ السلام نے شیطان سے مکالمہ کیا

(۳) انہیں شیطانی الہام ہوا

(۴) عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی تعلیمات کو تالمود سے چوری کر کے لکھا

اگر حقیقت حال کا جائزہ لیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ الزامات مرزا غلام احمد قادیانی پر ہی صادق آتے ہیں مثل مشہور ہو کہ "چاند کا تھوکا اپنے منہ پہ"۔

عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنے والی جماعت کو برطانوی حکومت کا پناہ دینا خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا ہے لیکن افسوس ہے کہ برطانوی حکومت کو اپنے مذہب کا کچھ پاس نہیں ہے۔

پانچواں باب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ونزول دین اسلام کی روشنی میں

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ونزول اسلامی عقائد میں سے ایک اہم عقیدہ ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے گرفتار اور قتل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی کوشش ناکام بنادی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملائکہ کے ذریعہ آسمانوں پر اٹھالیا قیامت کے نزدیک آپ آسمان سے نازل ہوں گے۔ دجال اور یاجوج ماجوج کو قتل کریں گے۔ کافروں کا خاتمہ اور دین اسلام کا بول بالا کریں گے۔ روئے زمین پر کوئی کافر نہ رہے گا کچھ عرصہ حکومت کرنے کے بعد آپ کا انتقال ہوگا اور آپ حضور ﷺ کے ساتھ روضہ اقدس میں دفن کیے جائیں گے یہ عقیدہ ان تفصیلات کے ساتھ اسلامی عقائد کی کتابوں میں ہر دور میں برابر لکھا جاتا رہا ہے یہاں تک کہ بیسویں صدی عیسوی میں مصر اور ہندوستان کے بعض تجدد پسند لوگوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا انکار کیا اور کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اس اہم اسلامی عقیدہ کے انکار کو مرزا غلام احمد قادیانی نے بام عروج تک پہنچایا اور کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کی جگہ میں عیسیٰ بن مریم مسیح موعود ہوں۔ چونکہ روایات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معاون خصوصی حضرت امام مہدی کا بھی ذکر ہے۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ وہ امام مہدی بھی میں ہوں۔ چنانچہ مرزائیوں کا جو لٹریچر شائع ہوتا ہے اس پر لکھا ہوتا ہے "حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام"۔ بہرحال قادیانی عقائد پر تفصیلی گفتگو تو الگ باب میں آئے گی ہم یہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول پر قرآن مجید اور احادیث مبارکہ اور سلف صالحین کی تحریرات کی روشنی میں ایک مختصر بحث لکھنا چاہتے ہیں۔

عقیدہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید کی روشنی میں:

اسلامی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے شر سے بچایا۔ وہ آپ کو سولی دینے میں ناکام رہے اور فرشتوں کے ذریعہ آپ کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا۔ قرب قیامت میں آپ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے دجال اور یاجوج ماجوج کا قلع قمع کریں گے کفر کا خاتمہ اور اسلام کا بول بالا ہوگا۔ مرزا قادیانی نے دین اسلام سے بغاوت کرتے ہوئے

کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں وہ عیسیٰ جس نے آنا تھا اس کا مصداق میں ہوں۔ اس پس منظر کو ذہن نشین کر کے درج ذیل بحث پڑھیں تو اسلامی عقیدہ کی حقانیت واضح ہو گی۔

دوالزامی دلائل:

مرزا قادیانی اعتراف کرتا ہے:

قرآن سے استدلال:

پہلی دلیل:

"ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ و دین الحق لیظھره علی الدّین کُلّه۔"

(توبہ:33)

ترجمہ: وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔

آیت بالا سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول دنیا پر استدلال کرتے ہوئے مرزا قادیانی رقم طراز ہے: **"ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ و دین الحق لیظھره علی الدین کله۔"**

"یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔"

(براہین احمدیہ در روحانی خزائن ج 1 ص 593 چشمہ معرفت در خزائن ج 23 ص 91)

اس تحریر سے صاف معلوم ہو گیا کہ یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کی دلیل ہے کیونکہ نزول اسی وقت ہو گا جب کہ پہلے سے رفع ثابت اور واقع ہو چکا ہو۔

دوسری دلیل:

"عسیٰ ربکم ان یرحمکم و ان عدتم عدنا"(بنی اسرائیل)

ترجمہ: عجب نہیں کہ تمہارا رب تم پر رحم فرمائے اور اگر تم پھر وہی کرو گے تو ہم بھی پھر وہی کریں گے۔

مرزا کا اعتراف:

''یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح علیہ السلام کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف واحسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیاتِ بینہ سے کھل گیا ہے۔ اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرتِ مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کریں گے۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم در روحانی خزائن ج 1 ص 602-601)

مرزائیوں کی بوکھلاہٹ:

مرزا کی مذکورہ بالا عبارات اور استدلال سے مرزائیوں کی بوکھلاہٹ ایک فطری امر ہے کیونکہ ان تحریروں کی موجودگی میں ان کی بحث کی ساری بنیاد ہی منہدم ہو جاتی ہے اس لئے اپنے بچاؤ کیلئے وہ مختلف تدبیریں کرتے ہیں لیکن جب کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی تو وہ تھک ہار کر آخری جواب دیتے ہیں کہ یہ باتیں مرزا قادیانی نے محض رسمی طور پر لکھی ہیں جس کا خود مرزا نے اپنی کتاب اعجاز احمدی (روحانی خزائن ج 19 ص 113) میں اعتراف کر کے اپنی غلطی تسلیم کی ہے لیکن ظاہر ہے کہ یہ محض ٹالنے اور حق کو نہ تسلیم کرنے کا ایک بہانہ ہے اس لئے کہ:

(اولاً) یہ عقیدہ رسمی نہیں بن سکتا کیونکہ مرزا نے اس کے ثبوت میں آیات قرآنیہ پیش کی ہیں جس سے ثابت ہوا کہ انہوں نے یہ عقیدہ رسمی طور پر نہیں بلکہ قرآن سے قبول کیا تھا۔

(ثانیاً) اس وجہ سے بھی یہ عقیدہ ''نزول عیسیٰ'' مرزا کی اجتہادی غلطی نہیں قرار دیا جا سکتا اس لئے کہ یہ کتاب (براہین احمدیہ) بقول مرزا قادیانی جناب نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے اور آپ ﷺ نے اس کتاب کا نام ''قطبی'' بتایا ہے یعنی وہ کتاب قطب ستارہ کی طرح مستحکم اور غیر متزلزل ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپے کا اشتہار دیا گیا۔

(دیکھئے براہین احمدیہ در روحانی خزائن ج 1 ص 275)

لہٰذا اگر مرزائیوں کے بقول نزول مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کو رسمی کہا جائے تو نہ یہ کتاب قطبی رہے گی اور نہ اس میں ذکر کردہ باتیں مستحکم اور غیر متزلزل قرار دی جائیں گے۔ خصوصاً جب یہ کتاب خود آنحضرت ﷺ نے ملاحظہ فرمائی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسی فاش غلطی (عقیدہ نزول مسیح) کو آپ نظر انداز فرما دیں جو مرزا کے نزدیک شرک عظیم ہے۔ ﴿ یہاں شرک

عظیم والا حوالہ دیا جائے تو مفید رہے گا) بہر حال اگر مرزا قادیانی کے عظیم ترین جھوٹ کو مان بھی لیا جائے کہ حضور ﷺ نے اس کتاب کو دیکھا ہے تو پھر آپ ﷺ کا اس عقیدہ پر نکیر نہ فرمانا اس کی صحت پر کھلی دلیل سمجھنا چاہیے۔

مرزا خود تسلیم کرتا ہے:

(ثالثاً) یہ عقیدہ نزول اجتہادی غلطی اس لئے بھی نہیں بن سکتا کہ خود مرزا نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ہم نے اس کتاب میں کوئی دعویٰ اور کوئی دلیل اپنے قیاس سے نہیں لکھی۔

مرزا کی عبارت ملاحظہ ہو:

''سوم یہ امر بھی ہر ایک صاحب پر روشن رہے...... دعویٰ بھی وہی لکھا ہے جو کتاب ممدوح نے کیا ہے اور دلیل بھی وہی لکھی ہے جو اس پاک کتاب نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے نہ ہم نے فقط اپنے قیاس سے کوئی دلیل لکھی ہے اور نہ کوئی دعویٰ کیا ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ دوم روحانی خزائن ج 1 ص 88)

حاصل کلام یہ ہوا کہ مرزا کا مذکورہ بالا اعتراف اپنی جگہ برقرار ہے اور اس کو کسی دوسرے معنی پر محمول کرنے کی کوشش کرنا یا اسے غلط قرار دینا بے سود ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

(رابعاً) مرزا خود معصوم عن الخطا ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''ان اللہ لا یترکنی علی خطاء طرفۃ عین و یعصمنی عن کل مین''

یعنی اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لحہ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر ایک غلط بات سے محفوظ رکھتا ہے۔ (نور الحق حصہ دوم ص 72)

اس دعویٰ کے مطابق بھی مرزا نے براہین احمدیہ میں جو کچھ لکھا درست لکھا بصورت دیگر اس کا یہ دعویٰ غلط اور ایک سیاہ جھوٹ ہے۔

(خامساً) مرزا کہتا ہے کہ میری ہر بات الہامات پر مبنی ہوتی ہے:

''کلما قلت قلت من امرہ وما فعلت شیئا من امری''

یعنی میں نے جو کچھ کہا وہ سب کچھ خدا کے امر سے کہا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ (مواہب الرحمان ص 3۔ روحانی خزائن ج 19 ص 221)

مرزا براہین احمدیہ لکھتے وقت اپنے قول کے مطابق ملہم تھا۔ اور ملہم اس کے قول کی مطابق غلطی نہیں کر سکتا۔ تو اس کا اعجاز احمدی میں یہ کہنا کہ میں نے براہین احمدیہ میں غلط لکھ دیا تھا کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے؟

اس سے معلوم ہوا کہ وفات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کی بنیاد مرزا نے قرآن وحدیث پر نہیں اپنے الہام پر رکھی تھی اور وہ اس کی بار بار صراحت کرتا ہے۔

تحقیقی دلائل:

پہلی دلیل:

"ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین" (آل عمران :54)

ترجمہ: اور ان لوگوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب تدبیریں کرنے والوں سے اچھے ہیں۔

یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی تدبیر کی اور آپ کو ہلاک کرنے کی سازش رچائی۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے "ومکروا" کے الفاظ میں فرمایا۔ ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر کو بیان کیا اور اسے بہتر قرار دیا۔ یہود کی تدبیر ناکام ہوگئی اللہ تعالیٰ کی تدبیر غالب آئی۔ چنانچہ یہودا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے تھا ان کو پکڑوانے کے لئے اس مکان میں داخل ہوا اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عیسیٰ کی شکل میں تبدیل کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی کمال قدرت سے زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ یہی وہ تفسیر ہے جو تقریباً سبھی قابل اعتبار مفسرین نے کی ہے اس کے خلاف کوئی تفسیر پیش نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہود کی تدبیر یعنی سازش قتل کا جب بھی تدبیر خداوندی سے مقابلہ ہوگا تو یقیناً مقابلہ میں عدم قتل وموت کو رکھا جائے گا اور وہ صورت صرف رفع ہی کی ہے اور جب رفع ثابت ہوگیا تو نزول خود بخود ثابت ہو جائے گا۔

قادیانی تدبیر:

اس کے بالمقابل مرزا قادیانی نے جو خدائی تدبیر لکھی ہے وہ حسب ذیل ہے:

"بعد اس کے ایسا ہوا کہ پلاطوس نے آخری فیصلہ کیلئے اجلاس کیا اور نابکار مولویوں اور فقیہوں کو بہتیرا سمجھایا کہ مسیح کے خون سے باز آجاؤ مگر وہ باز نہ آئے بلکہ چیخ چیخ کر بولنے لگے کہ ضرور صلیب دیا جائے دین سے پھر گیا ہے تب پلاطوس نے پانی منگوا کر ہاتھ دھوئے کہ دیکھو میں اس کے خون سے ہاتھ دھوتا ہوں تب سب یہودیوں اور فقیہوں اور مولویوں نے کہا کہ اس کا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر۔

پھر بعد اس کے مسیح ان کے حوالہ کیا گیا اور اس کو تازیانے لگائے گئے اور جس قدر گالیاں سننا اور فقیہوں اور مولویوں کے اشارہ سے طمانچے کھانا اور ہنسی اور ٹھٹھے سے اڑائے جانا

اس کے حق میں مقدر تھا سب نے دیکھا آخر صلیب دینے کیلئے تیار ہوئے یہ جمعہ کا دن تھا اور عصر کا وقت اور اتفاقاً یہ یہودیوں کی عید فسح کا بھی دن تھا اس لئے فرصت بہت کم تھی ...... تب یہودیوں نے جلدی سے مسیح کو دو چوروں کے ساتھ صلیب پر چڑھا دیا تا شام سے پہلے ہی لاشیں اتاری جائیں۔" (ازالہ اوہام روحانی خزائن ج 3 ص 396-395)

مرزا کی اس تحریر سے معلوم ہوا کہ اس کے بقول حضرت عیسیٰ کے متعلق خدائی تدبیر یہ تھی:

(۱) ان کو تازیانے لگائے گئے

(۲) گالیاں دی گئیں

(۳) طمانچے مارے گئے

(۴) مذاق اڑایا گیا

(۵) سولی پر لٹکایا گیا

اگر اللہ کی تدبیر وہ مان لی جائے تو مرزا نے بتائی ہے تو پھر اس تدبیر کا ناکام ہونا بالکل واضح ہے۔ قرآن مجید اور خدائی وعدہ کے ساتھ یہ مرزائی تمسخر کھلے کفر کا درجہ رکھتا ہے قرآن کی اس سے زیادہ تحریف ممکن ہی نہیں۔ گزشتہ چودہ سو سال کے مفسرین میں سے ایک بھی مرزائیوں کے موافق نہیں ہے اور نہ ہی کسی نے یہ تفسیر لکھی ہے۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

دوسری دلیل:

"اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ ...... تختلفون"

(آل عمران 55)

ترجمہ: اس وقت خدا نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی طرف اٹھا لوں گا اور تمہیں کافروں کی صحبت سے پاک کر دوں گا اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت تک فائق و غالب رکھوں گا پھر تم سب میرے پاس لوٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے اس دن تم میں ان کا فیصلہ کر دوں گا۔

یہ آیت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و رفع جسمانی کی صریح دلیل ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی تدبیر کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ چار وعدے فرمائے ہیں:

(۱) میں تجھے وفات دوں گا یعنی یہودی تجھے قتل نہیں کر سکیں گے

(۲) اس وقت تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا

(۳) کفار یعنی یہود سے تجھے پاک کروں گا

(۴) تیرے متبعین کو تیرے دشمنوں پر قیامت تک غالب رکھوں گا

یہ چار وعدے ظاہر ہے اس وقت کئے گئے جب یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا چکے تھے یہاں "رافعک الی" سے تمام مفسرین ومجددین کے نزدیک رفع جسمانی ہی مراد ہے تیرہ صدیوں میں کوئی بھی ایسا مفسر پیش نہیں کیا جاسکتا جس نے اس رفع سے مرزا قادیانی کی طرح رفع درجات یا رفع روحانی مراد لیا ہو۔ البتہ "متوفیک" کے معنی میں علماء مفسرین کی دو آراء ہیں۔

(1) اکثر علماء نے "توفی" کا معنی پورا پورا لینے یعنی "جسم مع الروح" اٹھانے کا کیا ہے

(2) جب کہ بعض علماء نے "توفی" سے "موت" کے معنی مراد لئے ہیں یعنی "میں تجھے موت دوں گا"۔ یہ معنی بھی ہمارے استدلال کے خلاف نہیں کیونکہ متوفی کا ترجمہ "ممیت" سے کرنے والے علماء اس آیت میں تقدیم وتاخیر کے قائل ہیں یعنی "ممیتك عندا نقضا اجلك و رافعك الان" (تجھے تیرے مقررہ وقت پر وفات دوں گا اور اب تجھے اٹھاؤں گا ...... تفسیر ابن عباسؓ) وجہ اس کی یہ ہے کہ "واؤ" مطلق جمع کیلئے آتا ہے اس میں ترتیب ملحوظ نہیں ہوتی یہاں بھی واو کے ذریعہ عطف کیا گیا ہے لہٰذا ترتیب کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

مرزا قادیانی کی جھنجلاہٹ:

متوفیك کے معنی تو مرزا قادیانی نے وہی اختیار کئے ہیں جو دوسرے نمبر پر ذکر کئے گئے ہیں لیکن واؤ کو مطلق جمع کیلئے قرار دے کر ہم نے چونکہ اس قول کے سارے مضر اثرات کو بے اثر کر دیا ہے اس لئے مرزا کو اس نکتہ کے انکشاف سے انتہائی جھنجلاہٹ ہوئی اور اس نے نہایت غصہ میں لکھا:

"قرآن مجید کی ترتیب کو الٹنا یہ مسلمان کا کام نہیں ہے کیا اللہ تعالیٰ کو یہ معلوم نہ تھا وہ صحیح ترتیب سے کلام فرما دیتے اے مسلمان مولویو! تمہیں اللہ تعالیٰ کے کلام میں تغیر وتبدل کرنے سے شرم نہیں آتی۔" (مفہوم ازالہ اوہام در روحانی خزائن ج3 ص 422)

مرزا کے اس اعتراض کا جواب ہم پانچ طریقوں سے دے سکتے ہیں:

(۱) تمام علماء نحو اس بات پر متفق ہیں کہ حرف "واؤ" ترتیب کے لئے نہیں بلکہ مطلق جمع کیلئے آتا ہے بخلاف حرف "ثم" اور حرف "فاء" کے۔ بایں ہمہ حرف "واؤ" سے ترتیب ثابت کرنے پر زور دینا جہالت ہے۔

(۲) قرآن کریم میں اس طرح کی کئی مثالیں موجود ہیں جن میں حرف ''واوٗ'' کو محض جمع کیلئے استعمال کیا گا ہے جیسے ''واسجدی وارکعی...... فاخذہ اللہ نکال الآخرۃِ والاُولیٰ'' ظاہر ہے کہ سجدہ بعد میں اور رکوع پہلے ہوتا ہے حالانکہ اول الذکر آیت میں سجدہ کا پہلے ذکر ہے اور اسی طرح آخرت واقع میں بعد میں ہے دنیا پہلے ہے لیکن دوسری آیت میں آخرت کو دنیا پر مقدم رکھا ہے۔

(۳) کئی ایک مفسرین نے یہاں ''متوفیك و رافعك'' میں ترتیب الٹ کر تفسیر فرمائی ہے جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر میں گزرا۔

(۴) اگر بالفرض زیر بحث آیت میں بقول مرزا بیان ترتیب بھی مان لیں پھر بھی اس کا مدعیٰ ثابت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ مرزا صاحب کے نزدیک بھی ترتیب ان چار وعدوں میں قائم نہیں رہتی کیونکہ مرزا قادیانی کی تفسیر کے مطابق ترجمہ یوں ہوگا:

''اے عیسیٰ! میں تجھے پہلے موت دینے والا ہوں اس کے بعد تیرا روحانی رفع یا رفع درجات کروں گا اس کے بعد تجھے کافروں سے پاک کروں گا اور اس کے بعد تیرے متبعین کو تیرے دشمنوں پر غالب کردں گا۔''

اب دیکھئے مرزا کے قول کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کشمیر کی طرف ہجرت کرنے کے بعد تطہیر یعنی واقعہ صلیب سے 87 سال بعد کشمیر میں ہوئی تو گویا کہ مطھرك من الذین کفروا کا وقوع پہلے اور موت ورفع بعد میں ہوا۔ حالانکہ آیت کی ترتیب میں یہ چیز تیسرے نمبر پر ہے۔ لہٰذا مرزائیوں کے مطابق بھی آیت اپنی ترتیب پر باقی نہ رہی تو ہم پر عدم ترتیب کا اعتراض کرنا سَراسر فضول ہوگیا۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(۵) اگر بالفرض ''متوفیك'' کے معنی وہی لئے جائیں جو مرزائی لے رہے ہیں تو بھی یہ آیت ان کے مقصد یعنی اثبات موت کیلئے چنداں مفید نہیں اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ موت نزول الی الارض کے بعد ہو جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے سے دیدی اور چونکہ باتفاق علماء حرف ''واوٗ'' ترتیب کیلئے نہیں ہے اس لئے اس کا تحقق ''ورافعك اِلَیَّ'' سے

پہلے ضروری نہیں ہے۔ نیز اگر ترتیب کیلئے 'واؤ' کا مان بھی لیا جائے تو بھی مرزائیوں کا مدعیٰ ''انکار رفع'' ثابت نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ ممکن ہے کہ رفع الی السماء سے قبل آپ کو کچھ وقت کیلئے موت دے دی گئی ہو پھر زندہ کر کے آسمان کی طرف اٹھایا گیا ہو جیسا کہ بعض سلف بھی اس کے قائل ہیں جیسے حضرت وہب بن منبہ کا قول ہے۔

(ملخص الخطاب المليح في تحقيق المهدی و المسيح مصنفه حضرت تهانویؒ)

ترتیب آیت کی توجیہ:

اور آیت بالا میں لفظی ترتیب نہ ہونے کا اصل اور تحقیقی جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عیسائی اور یہودی دونوں افراط وتفریط کا شکار ہوئے اگر ایک جانب عیسائیوں نے انہیں درجہ معبود تک پہنچا دیا تو یہودیوں نے ان کی رسالت ونبوت تک کو تسلیم نہ کر کے ان کی سخت توہین وتذلیل کا ارتکاب کیا قرآن کریم اس آیت میں ان دونوں کے عقیدوں کی تردید کردینا چاہتا ہے سب سے پہلے ''متوفیك'' اس لئے لایا گیا تاکہ عیسائی غور کرسکیں کہ جس پر موت آسکے وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے اور اس کے معا بعد 'ورافعك الی'' لاکر بتا دیا کہ یہودیوں کا ان کی شان میں گستاخی کرنا سراسر ظلم ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی رسالت ونبوت کی بنا پر انہیں اپنے پاس بلا لیا یہ ان کی عنداللہ مقبولیت کی کھلی دلیل ہے لہٰذا عیسائیوں کو ان کے خدا ہونے کا اور یہودیوں کو ان کے کمتر ہونے کا عقیدہ ترک کردینا چاہیے اور افراط وتفریط چھوڑ کر اعتدال کا راستہ اپنانا چاہیے اور چونکہ شرک خداوندی گستاخی رسول سے بڑا جرم تھا اس لئے تردید کرتے وقت بھی اس کا لحاظ کیا گیا اور متوفیک کو پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

دوسری وجہ:

یہود کی سازش قتل کو ناکام کرنا اور ان کے پروگرام سے حفاظت اہم تھی اس لے بھی اس کا ذکر پہلے کیا گیا یعنی تسلی دی گئی کہ یہودی آپ کو قتل نہیں کرسکیں گے ان کی تمام تدبیریں ناکام ہوں گی اور میں ہی آپ کو طبعی موت دوں گا۔

تحقیق لفظ توفّی:

قادیانی لفظ 'توفی'' سے معنوی چکر دینے کی کوشش کرتے ہیں اس لے اس لفظ کی معنوی تحقیق کچھ اس طرح سے ہے۔ اس لفظ کا مادہ ''وفاء'' ہے جب یہ مادہ باب تفعل میں چلا

جائے تو اس کے حقیقی معنی پورا پورا لینے کے ہوں گے جیسے کہتے ہیں ''اتوفیت الثمن ؟'' (کیا تو نے پوری قیمت لے لی) البتہ جب کوئی قرینہ موجود ہو تو موت اور نیند کے معنی میں بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ھو الذی یتوفکم باللیل''

ترجمہ: وہی ہے کہ قبضہ میں لے لیتا ہے تم کو رات میں

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

''اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا''

ترجمہ: اللہ ہی قبض کرتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور ان جانوں کو بھی جن کی موت نہیں آئی ان کے سونے کے وقت۔

یہ آیت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ توفی کے معنی صرف موت کے نہیں بلکہ قبض کرنے اور پورا لینے کے ہیں اسی وجہ سے اس کا اطلاق موت اور نیند دونوں پر درست ہے اگر صرف موت کے معنی ہوتے تو نیند پر توفی کا اطلاق کرنا درست نہ ہوتا حالانکہ آیت میں دونوں پر توفی کا لفظ بولا گیا ہے۔ توفی کے یہی معنی تفسیر کی معتبر کتابوں میں بھی تحریر ہیں اور لطف یہ ہے کہ قادیانیوں کی معتبر کتاب ''عسل مصفی'' میں ان کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے اور لطف اٹھائیے:

(۱) ''متوفیک ورافعک الی۔ علی التقدیم والتاخیر و قد یکون الوفاۃ قبضًا لیس بموت۔''
(مجمع البحار ج2 ص454 منقول از عسل مصفی ج1 ص175)

(۲) ''فلما توفیتنی ...... الخ التوفی اخذ الشی وافیا والموت نوع منه''
(تفسیر صافی بحوالہ عسل مصفی ج1 ص263)

(۳) ''یستعمل التوفی فی اخذ الشی وافیًا ای کاملاً والموت نوع منه''
(حاشیہ صاوی عن الجلالین ج1 ص315 عسل مصفی ج1 ص263)

ان حوالوں سے صاف طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ توفی کے معنی اصل میں پورا پورا لینے کے ہیں اور موت اس معنی کا ایک جز ہے نہ کہ اس لفظ کے حقیقی معنی۔

تیسری وجہ:

''وبکفرھم و قولھم علی مریم بھتانا عظیما ...... وکان اللہ عزیزًا حکیما''
(النساء 157-158)

ترجمہ: (اور یہودی جن اسباب سے مردود ہوئے ان میں سے ایک سبب یہ تھا) کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو جو خدا کے پیغمبر کہلاتے تھے قتل کر دیا ہے پس خدا نے ان کو ملعون کر دیا اور انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو شبہ لاحق ہوا۔ اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے حال سے شک میں پڑے ہوئے ہیں اور گمان کی پیروی کے سوا ان کو اس کا مطلق علم نہیں اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔

یہ آیت بھی اثبات رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں بنیادی اہمیت کی حامل ہے یہاں یہ نکتہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ یہودیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قتل واقع نہیں ہوا تا یہ ان کا ایک جھوٹا دعویٰ تھا اسی وجہ سے قرآن کریم نے یہودیوں کی خباثتوں کو گنواتے ہوئے'' **وقتلهم المسيح** ''نہیں کہا بلکہ'' **وقولهم انا قتلنا......الخ** '' کے الفاظ فرمائے گئے۔ یہ نکتہ اثبات رفع ایک الگ دلیل قرار دیا جا سکتا ہے اور اس کے تناظر میں'' **بل رفعه الله اليه** '' کے معنی بالکل متعین ہو جاتے ہیں کہ یہ رفع جسمانی ہی ہے کیونکہ وہ قتل صرف روح کو نہیں کرنا چاہتے تھے اور نہ ہی روح قتل ہوتی ہے لہٰذا یہودی جسم مع الروح کو قتل کرنا چاہتے تھے اللہ فرماتے ہیں کہ جس کو وہ قتل کرنا چاہتے تھے اسے ہم نے اوپر اٹھالیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسم مع الروح ہوا ہے اور اس میں قطعاً کسی تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

ہمارا چیلنج ہے اگر مرزائی سچے ہیں تو تیرہ صدیوں کے مفسرین میں سے کسی ایک مفسر کا حوالہ دکھائیں کہ اس نے ہمارے بیان کردہ معنی کے خلاف قادیانیوں کا من گھڑت معنی کیا ہو۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

آیت کے بارے میں مرزائیوں کی تاویلات رکیکہ:

عذر اول:

اس محکم اور واضح آیت کے بارے میں مرزائیوں کی پہلی تاویل یہ ہوتی ہے کہ یہاں رفع سے رفع جسمانی نہیں بلکہ رفع درجات اور رفع روحانی مراد ہے کیونکہ یہودیوں کے نزدیک صلیب کی موت لعنت کی موت شمار ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے جواب میں فرمایا کہ وہ ان کو ذلیل نہیں کر سکے بلکہ ہم نے ان کے درجات بلند فرما دئے ہیں۔

مرزائیوں کی اس تاویل کو حسب ذیل طریقوں سے رد کیا جا سکتا ہے:

(1) یہ دعویٰ بالکل غلط اور بے دلیل ہے ہم پورے دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ تیرہ

صدیوں میں کسی بھی مفسر یا محدث یا امام لغت نے یہاں رفع سے رفع روحانی مراد نہیں لیا بلکہ سب نے بالاتفاق اس سے جسم عنصری کے ساتھ رفع آسمانی مراد لیا ہے لہٰذا مرزا کے بیان کردہ معیار کے مطابق رفع روحانی کا معنی غلط ہو گا وہ تیرہ صدیوں میں سے کسی ایک مفسر کی تائیدہ پیش نہیں کر سکتے۔

(2) یہ مفروضہ کہ یہودیوں کے نزدیک صلیب کی موت لعنتی ہوتی ہے سراسر لغو اور بے ہودہ ہے۔ اولاً اس لئے کہ اس کا دارومدار بائبل پر ہے جو محرف ہے دوم اس لئے کہ یہود نے اپنے رائج طریقہ سے متعدد انبیاء کو قتل کیا جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا۔ "**ویقتلون الانبیاء بغیر حق**" تو ظاہر یہ ہے کہ ان انبیاء کو بھی صلیب کے ذریعہ قتل کیا ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں ان انبیاء کے لئے رفع کا لفظ کیوں استعمال نہیں فرمایا حالانکہ ان کا بوجہ قتل رفع درجات اور رفع روحانی ظاہر تھا اور یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ میں جب کہ قتل واقع نہیں ہوا محض یہودیوں نے قتل کا قول کیا ہے پھر بھی رفع کا لفظ لایا گیا لہٰذا معلوم ہوا کہ یہاں رفع روحانی مراد نہیں ہو سکتا یہاں صرف رفع مع جسد عنصری مراد ہے۔

مرزائیوں کا دوسرا اشکال:

مرزائی کہتے ہیں کہ بھلا حضرت عیسیٰ علیہ السلام انسان ہوتے ہوئے آسمان پر کیسے جا سکتے ہیں آسمان و زمین کے بیچ کئی "ناری کرّے" ہیں جن سے گزرنے کی تاب انسان نہیں رکھتا اسی وجہ سے جب مشرکین مکہ نے آنحضرت ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ آسمان پر جائیں تو ہم ایمان لائیں گے تو آپ ﷺ نے جواب دیا تھا کہ" **هل كنت الا بشرا رسولا**" معلوم ہوا انسان یہ کام نہیں کر سکتا۔

جواب:

اس رکیک عذر کا ہم دو طریقوں سے جواب دیتے ہیں اولاً: الزامی جواب سے، ثانیاً تحقیقی انداز سے۔

الزامی جواب:

یہ جواب ایسا ہے جو صرف مذکورہ عذر ہی نہیں بلکہ وفات عیسیٰ کے بارے میں مرزائیوں کے پورے عقیدہ کو توڑ کر رکھ دے گا اور جگہ جگہ کام آئے گا:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام ناری کرّوں سے گزر کر آسمان پر ایسے ہی چلے گئے جیسے

حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے گئے اور جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں ویسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔''

مرزا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زندہ مانتا ہے:

حوالہ نمبر 1:

''بل حیاۃ کلیم اللہ ثابت بنص القرآن الکریم ألا تقرءُ فی القرآن ما قال اللہ تعالیٰ عز و جل فلاتکن فی مریۃ من لقائہ۔ وانت تعلم ان ھذہ الایۃ نزلت فی موسیٰ فھی دلیل صریح علی حیاۃ موسیٰ علیہ السلام لانہ لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاموات لایلاقون الاحیاء۔'' (حمامۃ البشریٰ در روحانی خزائن ج 7 ص 221)

ترجمہ: بلکہ کلیم اللہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) کی حیات نص قرآنی سے ثابت ہے کیا تم قرآن میں اللہ کے اس ارشاد کو نہیں پڑھتے ''تم اس کی ملاقات سے شک میں نہ رہو'' اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت موسیٰ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات کی واضح دلیل ہے کیونکہ ان کی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی ہے اور مردے زندوں سے کبھی نہیں ملا کرتے۔

حوالہ نمبر 2:

''ھذا ھو موسی فتی اللہ الذی اشار اللہ فی کتابہ الی حیاتہ وفرض علینا ان نومن بانہ حی فی السماء ولم یمت و لیس من المیتین۔

ترجمہ: یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہوگیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔ (نور الحق در روحانی خزائن ج 8 ص 69)

تحقیقی جواب:

خلاصہ بحث

اللہ رب العزت عام قوانین فطرت کے خلاف بھی کبھی کام کرتے ہیں یہ اس کے خاص قوانین فطرت ہیں یہ بات مرزا صاحب کے ہاں بھی مسلّم ہے اگر مرزا کی پیش کردہ مثالیں درست ہیں تو پھر ناری کرّوں کی موجودگی کے باوجود حضرت آدم کا اترنا اور حضرت عیسیٰ کا رفع و

نزول بھی عام قانون قدرت کے خلاف ممکن ہے اگر قادیانیوں نے یہی کہنا ہے کہ کوا سفید ہے حضرت عیسیٰ ناری کرہ سے کیسے گزر گئے؟ تو مرزائی ہم سے سوال کرنے سے قبل یہ اعلان کریں کہ مذکورہ حوالوں میں مرزا صاحب نے یکے بعد دیگرے کئی جھوٹ بولے ہیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

چیلنج

ہم دوبارہ قادیانی امت کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اس آیت میں تیرہ صدیوں میں سے کسی ایک معتبر مفسر سے اپنی تائید پیش کریں جس نے رفع سے رفع روحانی مراد لیا ہو اور منہ مانگا انعام پائیں۔

چوتھی دلیل:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وان من اھل الکتاب الا لیومنن به قبل موته''(سورۂ نساء 159)

ترجمہ: اور جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے سو عیسیٰ پر یقین لاویں گے اس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ۔

آیت مذکورہ میں ''به'' اور ''موته'' دونوں ضمیروں کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ زمانہ میں جس قدر اہل کتاب موجود ہوں گے تمام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے قبل ایمان لائیں گے یہ آیت اس بات کی صریح دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک فوت نہیں ہوئے اور قیامت کے قریب دوبارہ تشریف لائیں گے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہوں تو آج یہود میں سے کوئی آپ کا مخالف موجود نہ ہوتا۔ تمام مفسرین نے آیت مذکورہ کا یہی معنی بیان کیا ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ کی مشہور حدیث ''لیوشکن ان ینزل فیکم ...... الخ'' کے اخیر میں یہ الفاظ ہیں ''ان شئتم فاقرؤا وان من اھل الکتاب الا لیومنن به قبل موته'' حضرت ابو ہریرہؓ صحابی رسول ﷺ نے حدیث رسول ﷺ بیان کرنے کے بعد یہ آیت بطور استشہاد پیش کی ہے اور چونکہ مسئلہ قیاسی نہیں ہے اس لئے یہ تفسیر بھی براہ راست مرفوع حدیث کا حکم رکھتی ہے بنا بریں یہ محض حضرت ابو ہریرہؓ

کا قول ہی نہیں بلکہ خود صاحب وحی ﷺ کی جانب سے تفسیر ہے اس کے برخلاف کسی بھی انسان کی تفسیر قابل قبول قرار نہیں دی جا سکی۔

نیز اکابر مفسرین سلف نے بھی نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آیت مذکورہ کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے:

الف﴾ علامہ شعرانیؒ تحریر فرماتے ہیں:

"فان قیل فما الدلیل علی نزول عیسیٰ علیہ السلام من القرآن فالجواب الدلیل علی نزولہ قولہ تعالیٰ ﴿وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ﴾" (الیواقیت والجواھر ج2ص229)

ترجمہ: کہ اگر کوئی قرآن سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل مانگے تو یہی آیت ان کے نزول کی دلیل ہے کہ ﴿اہل کتاب ان کی وفات سے پہلے ان پر بالضرور ایمان لائیں گے﴾

ب﴾ حضرت ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

"ونزول عیسیٰ من السماء کما قال اللہ تعالیٰ وانہ ای عیسیٰ لعلم للساعۃ ای علامۃ القیامۃ وقال اللہ تعالیٰ ﴿وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ﴾ای قبل موت عیسیٰ بعد نزولہ عند قیام الساعۃ فیصیر الملل ملۃ واحدۃ۔" (شرح فقہ اکبر ص136)

ترجمہ: عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق "کہ وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں" نیز یہ کہ "اہل کتاب ان کی آسمان سے تشریف آوری کے بعد ان کی موت سے پہلے قیامت کے قریب ان پر ایمان لائیں گے پس ساری ملتیں ایک ہو جائیں گی۔

مرزائی اعتراض:

اس آیت سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے استدلال کو کالعدم قرار دینے کیلئے مرزائی یہ کہتے ہیں کہ "**قبل موتہ**" کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نہیں بلکہ اہل کتاب کی طرف راجع ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہر اہل کتاب اپنی موت سے قبل اس پر ایمان لے آتا ہے چنانچہ بعض مفسرین نے اس ضمیر کا مرجع اہل کتاب ہی کو ٹھہرایا ہے نیز "**قبل موتھم**" کی قرآت شاذہ بھی اسی کی موید ہے۔

جواب 1:

پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے منقول تفسیر کے بعد اس بارے میں قیل وقال کرنا بے معنی اور لاحاصل ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جن مفسرین نے "قبل موتہ" کی ضمیر کا مرجع اہل کتاب کو بنایا ہے وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی اور نزول کے جمہور امت کی طرح قائل ہیں اس لئے اگر انہی حضرات کی اتباع کا خیال ہے تو اس رائے میں بھی ان کا اتباع کرنا چاہیے۔ علاوہ ازیں حکیم نور دین بھیروی (بھیرہ ضلع سرگودہا) نے اپنی کتاب "فصل الخطاب" (جو مرزا کی تعریف وتوثیق کردہ ہے) میں "قبل موتہ" کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دیا ہے لہٰذا مرزائی پہلے اپنے خلیفہ اول کی اصلاح کریں بعد میں کسی اور سے الجھیں۔

جواب 2:

اگر "قبل موتهم" والی قراءت کو مانا جائے جو کہ شاذہ ہے تو قراءت متواترہ جو کہ قبل موتہ ہے کو قراءت شاذہ کے تابع کرنا پڑتا ہے اور یہ اصولاً درست نہیں۔

پانچویں دلیل:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وانه لعلم للساعة فلا تمترون بها ... الخ"

(الزخرف :61)

ترجمہ: اور بے شک وہ قیامت کی نشانی ہے پس اس میں شک مت کرو۔

یہ آیت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نازل ہونے کی صریح دلیل ہے تمام مفسرین نے "انہ" میں ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ علامات قیامت میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ دنیا میں تشریف لانا ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ (جو مرزا قادیانی کے نزدیک تیرھویں صدی کے مجدد ہیں) نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے اور اسی طرح پہلے حوالہ گزر چکا ہے کہ حضرت ملا علی قاریؒ نے شرح فقہ اکبر میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے اثبات کے لئے آیت بالا کو دلیل بنایا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد سے بھی اللہ تعالیٰ نے اسی کی تائید کروادی ہے۔ (اعجاز احمدی بنام ضمیمہ نزول المسیح در روحانی خزائن ج19 ص130) میں اگرچہ مرزا نے اپنی من گھڑت تفسیر کی ہے مگر قبل موتہ میں ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہی قرار دیا ہے

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام احادیث نبویہ کی روشنی میں:

حدیث نمبر 1:

"عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکمًا عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ والواحدۃ خیر من الدنیا و ما فیھا ثم قال ابو ہریرۃ اقرء وا ان شئتم و ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ و یقوم القیٰمۃ یکون علیھم شھیدًا۔" (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء رقم الحدیث 3448)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ضرور وہ وقت آنے والا ہے کہ تم میں عیسیٰ بن مریم حاکم عادل بن کر اتریں گے وہ صلیب کو توڑیں گے (جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہوگا کہ مجھے صلیب دینے والا عقیدہ غلط تھا کیونکہ میں تمہارے اندر اس وقت زندہ سلامت موجود ہوں) اور خنزیر کو قتل کریں گے (یہ اس کی حرمت کی طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے) (یعنی موجودہ عیسائیت کو مٹائیں گے) اور جزیہ اٹھا دیں گے (یعنی نشان الٰہی کے مشاہدہ کے بعد اسلام کے سوا کچھ بھی قبول نہیں ہوگا اور اسلامی احکام میں حضور علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق جزیہ کا حکم اسی وقت تک ہے جب تک اسلامی ریاست میں ذمی کافر موجود ہوں اور چونکہ آپ کے زمانہ میں کوئی کافر باقی ہی نہیں ہوگا تو جزیہ کس سے وصول کیا جائیگا) اور مال کی اس درجہ کثرت ہوگی کہ کوئی اس کو قبول کرنے والا نہیں ملے گا اور خدا کے سامنے ایک سجدہ دنیا و مافیھا سے زیادہ قیمت رکھے گا (یعنی مال کی کثرت کی وجہ سے خیرات وصدقات کے مقابلہ میں عبادت نافلہ کی اہمیت بڑھ جائے گی) پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اگر تم قرآن سے اس کا استشہاد چاہو تو یہ آیت پڑھو" **وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ**"۔

حدیث نمبر 2:

"عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ: ینزل عیسیٰ بن مریم الی الارض فیتزوج و یولد لہ و یمکث خمسًا واربعین سنۃ ثم یموت فید فن معی فی قبری۔" (مشکوٰۃ شریف باب نزول عیسیٰ فصل ثالث ص480)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام زمین پر نازم ہوں گے پھر شادی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی 45 سال زندہ رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوگا اور میرے ساتھ میری قبر کے متصل دفن ہوں گے۔

مرزائیوں کی موشگافی:

اس حدیث کے جواب میں مرزائی کہتے ہیں کہ حدیث میں ''فیدفن معی فی قبری'' کے الفاظ آئے ہیں جن کے معنی خود آپ ﷺ کی قبر مبارک میں دفن ہونے کے ہیں حالانکہ کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے اس لئے یہ حدیث معنی کے اعتبار سے نا قابل استدلال ہے۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے!!!

کاش یہ سوال مرزائی خود اپنے حضرت سے کرتے کیونکہ خود انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ یہاں قبر کے معنی نفس قبر کے نہیں بلکہ یہاں پورا روضہ اطہر حجرہ مبارکہ مراد ہے دیکھیے:

''ظاہر پر ہی حمل کریں ممکن ہے کوئی مثل مسیح ایسا بھی ہو جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔'' (ازالہ اوہام ص 471 روحانی خزائن ج 3 ص 352)

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ قبر کا اطلاق پورے روضہ پر ہے اور دوسرے یہ کہ مرزا کے نزدیک بھی یہ حدیث صحیح ہے جبھی تو وہ اس سے استدلال کر رہا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ بہت سی جگہ اس نے اس حدیث سے استشہاد کیا ہے۔ چنانچہ ضمیمہ انجام آتھم میں لکھتا ہے:

''اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ ''یتزوج و یولد لہ'' یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص 53 روحانی خزائن ج 11 ص 337)

ان شہادتوں کے بعد کسی بھی مرزائی کو یہ جرأت نہ ہونی چاہیے کہ وہ مذکورہ بالا حدیث کو نا قابل استدلال جانے۔

حدیث نمبر 3:

''عن النواس بن السمعان ، اذ بعث الله المسیح بن مریم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهزودتین واضعا کفیه علی اجنحة ملکین...... فیطلبه حتی یدرکه بباب لد فیقتله''

(الحدیث بطوله)(مسلم شریف ج 2 ص 401 رقم الحدیث 7373)

ترجمہ: کہ اچانک اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمائیں گے وہ دمشق کی جامع مسجد کے سفید مشرقی مینار پر اتریں گے...... وہ دو زرد چادریں پہنے ہوں گے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے پھر وہ دجال کی تلاش میں نکلیں گے تا آنکہ اسے باب لد کے مقام پر پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے۔

مرزائی اس حدیث کو اپنے حضرت پر چسپاں کرنے کی بے سود کوشش کرتے ہیں اور کیا مرزائی! خود ان کے حضرت زندگی بھر اسی کوشش میں لگے رہے کبھی کہتے ہیں دو زرد چادروں سے مراد میری دو بیماریاں ہیں ایک جسم کے نچلے حصہ کی یعنی دن اور رات میں سو سو مرتبہ پیشاب کا آنا ایک جسم کے اوپر والے حصہ کی یعنی "مراق اور مالیخولیا"۔ سبحان اللہ! کیسی عمدہ تاویل ہے اس پر تو قادیانیوں کے سر بھی ندامت سے جھک جاتے اور وہ اپنے سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں۔

حدیث نمبر 4:

"عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ كيف انتم اذا نزل ابن مريم من السماء فيكم و امامكم منكم" (كتاب الاسماء والصفات للبيهقی ص 301)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

نوٹ: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بھی مذکورہ حدیث موجود ہے اس میں آسمان کا لفظ نہیں ہے لیکن مذکورہ روایت سمیت چار عدد ایسی ہیں جن میں السماء کی وضاحت ہے لطف کی بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی مانتا ہے کہ صحیح مسلم کی روایت میں آسمان کا لفظ موجود ہے وہ لکھتا ہے "صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ ﴿فائدہ﴾ (ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن ج3 ص 142)

﴿فائدہ: ازالہ اوہام والے حوالے میں ممدوح تین سے مراد "زرد رنگ کا لباس" لینا اور اوپر والے حوالے کے مطابق اس لفظ سے دو بیماریاں مراد لینا اسے تضاد بیان نہ کہیں تو اور کیا کہیے۔﴾

حدیث نمبر 5:

"عن جابرؓ: قال ۔ فينزل عيسىٰ بن مريم فيقول اميرهم: تعال صل لنا فيقول: لا۔ ان بعضكم على بعض امراء تكرمة الله هذه الامة ۔رواه مسلم

(مشكوٰة شريف ص 480 مسلم شريف ج1 ص 87)

ترجمہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو ان (مسلمانوں) کا امیر (مہدی) ان سے کہے گا کہ تشریف لائیے اور ہمیں نماز پڑھائیے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے کہ نہیں (میں نہیں پڑھاتا) بلکہ تم میں سے بعض دوسرے پر امیر و امام ہیں اس امت کے منجاب اللہ اکرام کی وجہ سے۔''

اس حدیث سے دو باتیں خاص طور پر معلوم ہوئیں۔ اولاً یہ کہ قیامت کے قریب تشریف لانے والے حضرت مسیح وہی اسرائیلی نبی ہیں جو پہلے مبعوث ہو چکے ہیں نہ کہ اس امت کا کوئی اور شخص ورنہ آپ کے اس جملہ'' بلکہ تم میں سے بعض دوسرے پر امیر و امام ہیں'' کا کوئی مطلب نہیں بنتا۔ لہٰذا مرزا کا اپنے کو عیسیٰ کہنا نری حماقت اور عقل سے دوری ہے اور دوسری اہم بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی دو الگ الگ شخصیتیں ہیں! یہ ایک ہی ذات کے دو نام نہیں ہیں جیسا کہ مرزا اپنے لئے ثابت کرتا ہے یہاں یہ شبہ نہ ہونا چاہیے کہ ابن ماجہ کی حدیث ''لا مہدی الا عیسیٰ'' تو اس کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ حدیث سند کے اعتبار سے ساقط الاعتبار ہے اور پھر خود مرزا نے دونوں کا الگ الگ ہونا تسلیم کیا ہے مرزا اعتراف کرتا ہے:

''اس لئے ماننا پڑا کہ مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق ہی میں ظاہر ہوں گے۔''
(تحفہ گولڑویہ ص 81 روحانی خزائن ج 17 ص 167)

لفظ ''تینوں'' سے پتہ چلا کہ مسیح موعود، مہدی اور دجال تینوں الگ الگ شخصیات ہیں۔

حدیث نمبر 6:

''عن الحسن قال قال رسول اللہ ﷺ للیھود ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ'' (در منثور ج2 ص36)

ترجمہ: حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا کہ عیسیٰ کو موت نہیں آئی ہے اور وہ قیامت سے قبل تمہاری جانب لوٹیں گے۔''

یہ حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عدم موت اور قیامت کے قریب ان کی مراجعت کا قطعی ثبوت ہے۔

حدیث نمبر 7:

''عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال لیس بینی و بینہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام

نبیّ و انه نازل فاذا ارایتموہ فاعرفوہ رجل مربو ع الی الحمرۃ والبیاض بین ممصر تین کان راسہ یقطر وا ن لم یصبہ بلل۔"(سنن ابی داؤد رقم الحدیث 4324)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے اوراس کے درمیان (یعنی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام) کوئی اور نبی نہیں ہے اور تحقیق وہ نازل ہونے والے ہیں اور جب تم انہیں دیکھو گے تو پہچان لو گے وہ درمیانہ قد سرخی اور سفیدی مائل ہوں گے دو چادروں میں لپٹے ہوں گے اوران کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے اگر چہ پانی نے ان کو چھوآ بھی نہ ہوگا۔

حدیث نمبر 8:

"**عن ابن المسیب انہ سمع ابا ھریرۃ ان النبي ﷺ قال والذي نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد ۔**" (جامع الترمذی کتاب الفتن رقم الحدیث 2233۔صحیح مسلم کتاب الایمان رقم الحدیث 389)

ترجمہ: حضرت سعیدؒ ابن المسیب فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تاکید بہت ہی قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم تم میں عادل حاکم بن کراتریں گے پھر وہ صلیب توڑ دیں گے اور سور کو قتل کر دیں گے اور ٹیکس ختم کر دیں گے اور مال کی اتنی بہتات ہو جائے گی کہ اسے کوئی قبول ہی نہیں کرے گا۔

حدیث نمبر 9:

"**الستم تعلمون ان ربنا حیّ لا یموت وان عیسیٰ یاتی علیہ الفناء** "

(تفسیر غرائب القرآن ج1 ص295۔حاشیہ تفسیر ابن جریر طبری ج3 ص130)

ترجمہ: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے وہ کبھی بھی نہیں مرے گا اور تحقیق عیسیٰ پر موت آنے والی ہے۔

یہ الفاظ آنحضرت ﷺ نے عیسائیوں کے وفد سے مناظرہ کے دوران ارشاد فرمائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے الٰہ ہو سکتے ہیں جب کہ ان پر فنا آئے گی اگر اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہوتے تو آپ "**اتیٰ علیہ الفناء** "فعل ماضی کا صیغہ استعمال فرماتے کہ آپ پر فنا آ چکی۔

مرزائی شوشہ:

یہاں مرزائی بڑے زور شور سے دعویٰ کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا حدیث میں "اتیٰ علیہ الفناء" کے الفاظ ہی صحیح ہیں جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ثبوت ملتا ہے۔

جواب: ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ حدیث میں "یاتی علیہ الفناء" ہی کے الفاظ ہیں اور حدیث و تفسیر کی معتبر کتب میں یہ حدیث انہی الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور علامہ واحدی کے حوالہ سے جو" اتیٰ علیہ الفناء" کے الفاظ نقل کئے جاتے ہیں وہ صحیح نہیں کیونکہ خود صاحب تفسیر علامہ نظام الدین القمی نے اپنی تفسیر میں علامہ واحدی سے "یاتی علیہ الفناء" کے الفاظ ہی نقل فرمائے ہیں۔ (غرائب القرآن ج1 ص295)

ہمارا چیلنج:

مذکورہ بالا احادیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بڑی صراحت سے یہ چند الفاظ ثابت ہوتے ہیں: "ینزل۔یموت۔ یدفن۔ یاتی۔" یہ تمام مضارع کے صیغے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی اور عدم موت پر صریح دلیل ہیں اگر یہ درست نہ ہوتو ہم روئے زمین کے تمام مرزائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ان الفاظ و معانی کے برعکس ان کی نفی اور ضد کسی ایک حدیث صحیح سے ثابت کر دکھائیں ان شاء اللہ قیامت تک بھی وہ اس کو ثابت نہ کرسکیں گے۔ اگر کوئی ثابت کرے تو اسے فی لفظ دس ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ ہے کوئی اپنے باپ کا حلالی بیٹا جو مرد میدان بنے!!!

دوسری اہم بات یہاں قابل غور یہ ہے کہ احادیث میں جگہ جگہ ابن مریم کے نزول کی پیش گوئی ہے معلوم ہوا کہ آنے والے مسیح حضرت مریم کے بیٹے ہوں گے اور مرزا غلام احمد جو ابن مریم نہیں بلکہ ابن "چراغ بی بی" ہے کسی بھی طرح ان احادیث کا مصداق قرار نہیں دیا جا سکتا اور جو کسی تاویل کے ذریعے اس کو مسیح موعود ثابت کرتا ہے اس کو اپنی عقل پر ماتم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سوچنا چاہیے کہ وہ تاویل کر کے خود اپنے حضرت صاحب کی ایک واضح ہدایت" قسمیہ کلام میں تاویل نہیں چل سکتی" کی کھلی خلاف ورزی کر کے بزعم خود اپنا ٹھکانہ جہنم بنا رہا ہے یہ واضح ہدایت مرزا کی کتاب حمامۃ البشریٰ ص14 روحانی خزائن ج7 ص192 حاشیہ میں درج ہے۔

قادیانیوں کا چیلنج:

مرزائی صاحبان کم علم مسلمانوں کو متاثر کرنے کیلئے چیلنج دیتے ہیں کہ ہمیں وہ حدیث

ماؤ جس میں صاف طور پر "من السماء" اور جسد عنصری کے الفاظ موجود ہوں۔

بسپ حوالے:

ذیل میں مرزائیوں کی اطلاع کیلئے اور خاطر تواضع کی غرض سے خود ان ہی کے حضرت حب کے اہم ترین حوالے پیش کئے جا رہے ہیں جن میں خود انہوں نے احادیث مبارکہ سے نرت عیسیٰ کے نزول کی پیش گوئیاں تواتر کے ساتھ ثابت ہونے کا صاف الفاظ میں اقرار کیا ہے اگر مرزائیوں کو کچھ شرم و حیا اور غیرت کا لحاظ ہے تو انہیں ہمارے کہنے سے نہیں بلکہ اپنے نرت صاحب کے منشاء کے مطابق عقیدہ نزول عیسیٰ کھلے دل سے تسلیم کر لینا چاہیے۔ حوالے سب ذیل ہیں:

۱) "مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو ور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔"

(ازالہ اوہام ص 557 روحانی خزائن ج 3 ص 400)

(۲) "اب پہلے ہم صفائی بیان کیلئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے۔ اور تم ان کو آسمان سے آتے دیکھو گے انہیں کتابوں سے کسی قدر ملتے جلتے الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔" (توضیح المرام ص 3 روحانی خزائن ج 3 ص 52)

اس حوالہ سے مرزائیوں کے دونوں مطالبے "آسمان اور وجود عنصری" کے الفاظ بقلم مرزا قادیانی احادیث سے ثابت ہو گئے۔

(۳) "صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔" (ازالہ اوہام ص 81 روحانی خزائن ج 3 ص 142)

سوال یہ ہے کہ لباس روح پر ہوتا ہے یا جسد عنصری پر؟

(۴) "ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه ولا یاخذ شیأً من الارض مالهم لا یشعرون۔" (آئینہ کمالات اسلام و روحانی خزائن ج 5 ص 409)

ترجمہ: بیشک حضرت مسیح اپنے تمام علوم کے ساتھ آسمان سے اتریں گے اور زمین پر سے کچھ بھی (تعلیم) حاصل نہیں کریں گے۔

آئینہ کمالات اسلام کا یہ حوالہ مرزا قادیانی کے اس حوالے کی بھی تردید کرتا ہے جس میں اس نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توریت ایک یہودی عالم سے سیکھی تھی۔ یہ بھی واضح ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان ہی سے شریعت محمدی و دیگر علوم حاصل کر کے آئیں گے اور زمین میں کسی کے شاگرد نہ ہوں گے (جبکہ مرزا نے خود جو کچھ بھی پڑھا وہ دنیا میں اساتذہ سے پڑھا جس کا اعتراف اس نے اپنی تالیف "کتاب البریہ" میں کیا ہے)

یہ حوالہ جات مرزائیوں کو آنکھ کھول کر دیدہ ریزی کے ساتھ پڑھنے چاہئیں اور انہیں ضمیر کی آواز پر عمل کرتے ہوئے اس کے خلاف عقیدہ سے دائمی توبہ کرنی چاہیے دنیا و آخرت کی خیر خواہی اور بھلائی کا راستہ یہی ہے۔

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام پر اجماع امت ہے:

ذیل میں چند عبارتیں پیش کی جارہی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسد عنصری کے ساتھ رفع الی السماء اور پھر قیامت کے قریب نزول امت محمدیہ کا اجماعی عقیدہ ہے یہ امت چودہ سو سال پہلے سے ایک عقیدہ پر چلی آرہی ہے وہ بھی کوئی مذہب ہے جو چودہ سو سالہ اجماع امت کے خلاف ہو؟ اسلام کا طے شدہ مذہب ذیل میں ملاحظہ کیجئے:

(الف) " اماالا جماع فقد اجمعت الامة علی نزوله ولم یخاف فیه احد من اهل الشریعة وانما انکر ذلك الفلاسفة والملاحدة مما لا یعتد بخلافه۔"

(شرح عقیدہ سفارینیہ ج2ص90)

ترجمہ: امت کا حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ نازل ہونے پر اجماع ہے اور اہل شریعت میں سے کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا البتہ فلاسفہ اور دہریوں نے جن کا اختلاف قابل اعتبار نہیں ہے اس سے انکار کیا ہے۔

(ب) "حیاة المسیح بجسمه الی الیوم و نزوله من السماء بجسمه العنصری مما اجمع علیه الامة و تواتر به الاحادیث" (تفسیر بحر المحیط ج2ص473)

ترجمہ: حضرت مسیح کا اپنے جسم کی ساتھ آج تک زندہ رہنا اور اسی جسم عنصری کیساتھ آسمان سے نازل ہونا ان عقائد میں سے ہے جن پر امت کا اجماع ہے اور جس کے بارے میں احادیث متواتر ہیں۔

(ج) "والاجماع علی انه حی فی السماء ینزل و یقتل الدجال و یوید الدین" (تفسیر جامع البیان تحت آیت انی متوفیك ج3ص184)

ترجمہ: اور اس بات پر اجماع ہے کہ وہ (حضرت عیسیٰ) آسمان میں زندہ ہیں وہ نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور دین کو تقویت بخشیں گے۔

(د) "لاخلاف فی انه ینزل فی اخر الزمان" (فتوحات مکیه شیخ اکبر ص73)

ترجمہ: اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ وہ (عیسیٰ ابن مریم) آخر زمانے میں نازل ہوں گے۔

والفضل ما شهدت به الاعداء :

مرزا غلام احمد نے بھی متعدد کتابوں میں رفع ونزول عیسیٰ پر اجماع نقل کیا ہے:

"بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس بات پر تمام خلف وسلف کا اجماع معلوم ہوتا ہے کہ مسیح اس عالم کو چھوڑ کر دوسرے عالم کے لوگوں میں جاملا ہے اور بلاکم وبیش انہیں کی زندگی کے موافق اسکی زندگی ہے۔" (ازالہ اوہام ص755 روحانی خزائن ج3 ص507)

مرزا کی مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی پہلے قرآن وحدیث اجماع امت اور بائبل کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی اور نزول آسمانی کا تمام امت کی طرح قائل اور معترف تھا۔ قرآن وحدیث سے یہ ثابت شدہ عقیدہ پھر اس نے اپنے الہامات کی وجہ سے تبدیل کیا ہے نہ کہ قرآن وحدیث سے لہٰذا اب اس اجماعی عقیدہ کے خلاف کسی آیت یا حدیث یا بائبل کا حوالہ پیش کرنے کا اسے کوئی حق نہیں۔

مرزا کا اپنے الہامات سے عقیدہ تبدیل کرنا اس کی ان عبارات میں دیکھئے:

(۱) "وکان من مفاتح تعلیمه و عطایا تفهیمه ان المسیح عیسیٰ بن مریم قدمات بموته الطبعی۔" (اتمام الحجۃ ص3 روحانی خزائن ج8ص275)

ترجمہ: اور اس کی تعلیم کا ابتدائیہ اور اسکے فہم عطاء کرنے کا ابتدائیہ یہ تھا کہ عیسیٰ بن مریم اپنی طبعی موت سے فوت ہو چکے ہیں۔

(۲) "واللہ ما قلت قولا فی وفاة المسیح و عدم نزوله و قیامی مقامه الا بعد الالهام المتواتر المتتابع النازل کالوا بل و بعد مکاشفا ت صریحة بیّنة" (حمامة البشریٰ ص13 روحانی خزائن ج7ص191)

ترجمہ: خدا کے قسم میں نے مسیح کی موت اور اس کے عدم نزول اور اپنے آپ کے اس کے قائم ہونے کا دعویٰ اس وقت تک نہیں کیا مگر متواتر اور پے در پے آنے والے الہام کے بعد کہ الہام موسلا دھار بارش کی طرح تھا اور میرا یہ قول واضح اور صاف مکاشفات کے بعد ہوا۔

(۳) "جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔"

(اعجاز احمدی ص6 روحانی خزائن

ج19 ص113)

قرآن حدیث اور اجماع امت سے ثابت شدہ عقیدہ مرزا قادیانی نے محض اپنے الہامات سے تبدیل کیا ہے جو کسی دوسرے پر حجت نہیں ہو سکتا اور جو الہام قرآن و حدیث کے خلاف ہو وہ الہام ربانی نہیں شیطانی ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

"ان الشیاطین لیوحون الی اولیٓھم" (الانعام:121)

شیطانی الہامات سے عقائد تبدیل کرنا اسی طرح ہے جیسے کوئی شیطانی خواب سے رشتے ثابت کرنے لگ جائے۔ بریں علم و دانش بباید گریست۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

(ماخذ (۱) رد قادیانیت کے زریں اصول از قلم سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی

(۲) احتساب قادیانیت ج۲ از مولانا محمد ادریس کاندھلوی)

واقعات نزول صحیح احادیث کی روشنی میں

گذشتہ صفحات میں نزول عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق جو صحیح احادیث ذکر کی گئیں اور ان سے اور بعض دوسری صحیح احادیث سے جو تفصیلات ظاہر ہوتی ہیں ان کو ترتیب کے ساتھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے:

قیامت کا دن اگرچہ معین ہے مگر ذات باری کے سوا کسی کو اس کا علم نہیں ہے اور اس کا وقوع اچانک ہوگا" **و عنده علم الساعة**" اور قیامت کا علم خدا ہی کو ہے" **حتی اذا جاء تهم الساعة بغتة**" حتی کہ ان پر اچانک قیامت کی گھڑی آجائے گی" **لا تاتيهم الا بغتة**" قیامت ان پر نہیں آئیگی مگر اچانک۔ اور حدیث جبرائیل میں ہے" **ما المسئول عنها باعلم من السائل**" (جبرئیل نے کہا: قیامت کے بارہ میں آپ سے زیادہ مجھے بھی علم نہیں جو اجمالی علم آپ کو ہے اسی قدر مجھ کو بھی ہے) اور ایک حدیث میں ہے" **سمعت رسول الله ﷺ يقول قبل ان يموت بشهر: تساء لون عن الساعة و انما علمها عندالله**" تم مجھ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہو تو اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ البتہ قرآن عزیز اور احادیث صحیحہ نے چند ایسی علامات بیان کی ہیں جو قیامت کے قریب پیش آئیں گی اور ان سے صرف اس کے نزدیک ہو جانے کا پتہ چل سکتا ہے ان" اشراط ساعت" میں سے ایک بڑی علامت حضرت مسیح کا" ملاء اعلیٰ" سے نزول ہے۔ جس کی تفصیلات یہ ہیں:

" مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان سخت معرکہ جنگ بپا ہو رہا ہوگا اور مسلمانوں کی قیادت و امامت سلالۂ رسول ﷺ میں سے ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں ہوگی جس کا لقب" مہدی" ہوگا اس معرکہ آرائی کے درمیان ہی میں مسیح ضلالت" دجال" کا خروج ہوگا یہ نسلاً یہودی اور یک چشم ہوگا کرشمہ قدرت نے اس کی پیشانی پر (ک اف ر)" کافر" لکھ دیا ہوگا جس کو اہل ایمان فراست ایمانی سے پڑھ سکیں گے اور اس کے دجل و فریب سے جدا رہیں گے۔ یہ اول خدائی کا دعویٰ کرے گا اور شعبدہ بازوں کے طرح شعبدے دکھا کر لوگوں کو اپنی جانب توجہ دلائے گا مگر اس سلسلہ کو کامیاب نہ دیکھ کر کچھ عرصہ کے بعد مسیح ہدایت ہونے کا مدعی ہوگا یہ دیکھ کر یہود بکثرت بلکہ قومی حیثیت سے اس کے پیرو ہو جائیں گے اور یہ اس لئے ہوگا کہ یہود مسیح ہدایت کا انکار کر کے ان کے قتل کا ادعاء کر چکے ہیں اور مسیح ہدایت کی آمد کے آج تک منتظر ہیں اسی حالت میں ایک روز دمشق (شام) کی جامع مسجد میں مسلمان منہ اندھیرے نماز کیلئے جمع ہوں گے نماز

کیلئے اقامت ہو رہی ہوگی اور مہدی موعود امامت کیلئے مصلے پر پہنچ چکے ہوں گے کہ اچانک ایک آواز سب کو اپنی جانب متوجہ کر لے گی مسلمان آنکھ اٹھا کر دیکھیں گے تو سپید بادل چھایا ہوا نظر آئے گا اور تھوڑے سے عرصہ میں یہ مشاہدہ ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام دو زرد حسین چادروں میں لپٹے ہوئے اور فرشتوں کے بازوؤں پر سہارا دیئے ہوئے "ملاء اعلیٰ" سے اتر رہے ہیں فرشتے ان کو مسجد کے منارہ شرقی پر اتار دیں گے اور واپس چلے جائیں گے اب حضرت عیسیٰ کا تعلق کائنات ارضی کے ساتھ دوبارہ وابستہ ہو جائے گا اور وہ عام قانون فطرت کے مطابق صحن مسجد میں اترنے کیلئے سیڑھی کے طالب ہوں گے فوراً تعمیل ہوگی اور وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز کی صفوں میں آ کھڑے ہوں گے مسلمانوں کے امام (مہدی موعود) از راہِ تعظیم پیچھے ہٹ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے امامت کی درخواست کریں گے آپ فرمائیں گے کہ یہ اقامت تمہارے لئے کہی گئی ہے اس لئے تم ہی نماز پڑھاؤ۔ فراغت نماز کے بعد اب مسلمانوں کی امامت حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں میں آ جائے گی اور وہ حربہ لے کر مسیح ضلالت (دجال) کے قتل کیلئے روانہ ہو جائیں گے اور شہر پناہ کے باہر اس کو باب لد پر مقابل پائیں گے دجال سمجھ جائے گا کہ اس کے دجل اور زندگی کے خاتمہ کا وقت آ پہنچا اس لئے خوف کی وجہ سے رانگ (سیسہ) کی طرح پگھلنے لگے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دیں گے اور پھر جو یہود دجال کی رفاقت میں قتل سے بچ جائیں گے وہ اور عیسائی سب اسلام قبول کر لیں گے اور مسیح ہدایت کی سچی پیروی کیلئے مسلمانوں کے شانہ بشانہ کھڑے نظر آئیں گے اس کا اثر مشرک جماعتوں پر بھی پڑے گا اور اس طرح اس زمانہ میں اسلام کے ماسوا کوئی مذہب باقی نہیں رہے گا۔

ان واقعات کے کچھ عرصہ بعد یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھیں گے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا دور حکومت چالیس سال رہے گا اور اس درمیان میں وہ ازدواجی زندگی بسر کریں گے اور ان کے دور حکومت میں عدل و انصاف اور خیر و برکت کا یہ عالم ہوگا کہ بکری اور شیر ایک گھاٹ سے پانی پئیں گے اور بدی اور شرارت کے عناصر دب کر رہ جائیں گے۔

وفات مسیح علیہ السلام:

چالیس سالہ دور حکومت کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو جائے گا اور نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں دفن ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی طویل حدیث میں ہے: " فیمکث اربعین

سنة ثم یتوفی و یصلے علیه المسلمون و یدفنونه'' پھر وہ کائنات ارضی پر اتر کر چالیس سال قیام کریں گے اور اس کے بعد وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے اور ان کو دفن کر دیں گے۔ اور ترمذی نے بسند حسن محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام کے سلسلہ سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: ''قال مکتوب فی التوراۃ صفة محمد و عیسیٰ بن مریم یدفن معه'' عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا تورات میں محمد ﷺ کی صفت (حلیہ و سیرت) مذکور ہے اور یہ بھی مسطور ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے ساتھ پہلو میں دفن ہوں گے۔

(قصص القرآن ج4 ص114-119)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب و کفارہ اور رفع و نزول عیسائیت کی نظر میں

نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق درج ذیل عقائد رکھتے ہیں:

1) وہ خدا اور خدا کے بیٹے ہیں

2) انہیں سولی دی گئی۔ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ہمارے گناہوں کا کفارہ بنا دیا

3) انہیں سولی سے اتار کر دفن کیا گیا۔ آپ تین دن قبر میں رہے۔ اس کے بعد فرشتے آئے اور آپ کو نکال کر آسمان پر لے گئے۔

4) آپ آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے نزدیک دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔

ذیل میں انجیل متی سے آپ کے کفارہ کا واقعہ نقل کیا جاتا ہے۔ یہ عبارت انجیل کی ہے ہم نے آسانی کیلئے عنوانات قائم کر دیے ہیں۔

صلیب دیے جانے کی پیش گوئی:

اور جب یسوع یہ سب باتیں ختم کر چکا تو ایسا ہوا کہ اس نے اپنے شاگردوں سے کہا۔ تم جانتے ہو کہ دو دن کے بعد عید فسح ہوگی اور ابن آدم مصلوب ہونے کو پکڑوایا جائے گا۔ اس وقت سردار کاہن اور قوم کے بزرگ کائفا نام سردار کاہن کے دیوان خانہ میں جمع ہوئے اور مشورہ کیا کہ یسوع کو فریب سے پکڑ کر قتل کریں مگر کہتے تھے کہ عید میں نہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں بلوا ہو جائے۔ (متی 26:1تا5)

یہود کی گرفتار کرانے کی پیش کش:

اس وقت ان بارہ میں سے ایک نے جس کا نام یہوداہ اسکریوتی تھا سردار کاہنوں کے پاس جا کر کہا کہ اگر میں اسے تمہارے حوالے کرادوں تو مجھے کیا دو گے؟ انہوں نے اسے تیس روپے تول کر دے دیے۔ اور وہ اس وقت سے اس کے پکڑوانے کا موقع ڈھونڈنے لگا۔

(متی 26:16-14)

پطرس سے گفتگو:

پھر وہ گیت گا کر باہر زیتون کے پہاڑ پر گئے۔ اس وقت یسوع نے ان سے کہا تم سب اسی رات میری بابت ٹھوکر کھاؤ گے کیونکہ لکھا ہے کہ میں چرواہے کو مارونگا اور گلہ کی بھیڑیں پراگندہ ہو جائینگی۔ لیکن میں اپنے جی اٹھنے کے بعد تم سے پہلے گلیل کو جاؤں گا۔ پطرس نے جواب میں اس سے کہا گو سب تیری بابت ٹھوکر کھائیں لیکن میں کبھی ٹھوکر نہ کھاؤنگا۔ یسوع نے اس سے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ اسی رات مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کریگا۔ پطرس نے اس سے کہا اگر تیرے ساتھ مجھے مرنا بھی پڑے تو بھی تیرا انکار ہرگز نہ کرونگا اور سب شاگردوں نے بھی اسی طرح کہا۔

یسوع کی بے قراری اور دعا:

اس وقت یسوع ان کیساتھ گتسمنی نام ایک جگہ میں آیا اور اپنے شاگردوں سے کہا یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ میں وہاں جا کر دعا کروں۔ اور پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لیکر غمگین اور بیقرار ہونے لگا۔ اس وقت اس نے ان سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے تم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔ پھر ذرا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یوں دعا کی کہ اے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ تو بھی نہ جیسا میں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو۔ پھر شاگردوں کے پاس آ کر ان کو سوتے پایا اور پطرس سے کہا کیا تم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے؟ جاگو اور دعا کرو تا کہ آزمائش میں نہ پڑو۔ روح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے۔ پھر دوبارہ جا کر یوں دعا کی کہ اے میرے باپ! اگر یہ میرے پیئے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو۔ اور آ کر انہیں پھر سوتے پایا کیونکہ ان کی آنکھیں نیند سے بھری تھیں۔ اور ان کو چھوڑ کر پھر چلا گیا اور پھر وہی بات کہہ کر تیسری بار دُعا کی۔ تب شاگردوں کے پاس آ کر ان سے کہا اب سوتے رہو اور آرام کرو۔ دیکھو وقت آ پہنچا

ہے اور ابن آدم گنہگاروں کے حوالہ کیا جاتا ہے۔ اٹھو چلیں۔ دیکھو میرا پکڑوانے والا نزدیک آ پہنچا ہے۔

یہودا کی غداری:

وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ یہوداہ جو ان بارہ میں سے ایک تھا آیا اور اس کے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آ پہنچی۔ اور اس کے پکڑوانے والے نے ان کو یہ نشان دیا تھا کہ جس کا میں بوسہ لوں وہی ہے۔ اسے پکڑ لینا۔ اور فوراً اس نے یسوع کے پاس آ کر کہا اے ربی سلام اور اسکے بوسے لئے۔ یسوع نے اس سے کہا میاں! جس کام کو آیا ہے وہ کر لے۔ اس پر انہوں نے پاس آ کر یسوع پر ہاتھ ڈالا اور اسے پکڑ لیا۔ اور دیکھو یسوع کے ساتھیوں میں سے ایک نے ہاتھ بڑھا کر اپنی تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اس کا کان اڑا دیا۔ یسوع نے اس سے کہا اپنی تلوار کو میان میں کر لے کیونکہ جو تلوار کھینچتے ہیں وہ سب تلوار سے ہلاک کئے جائیں گے۔ کیا تو نہیں سمجھتا کہ میں اپنے باپ سے منت کر سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے پاس ابھی موجود کر دیگا؟ مگر وہ نوشتے کہ یونہی ہونا ضرور ہے کیونکر پورے ہوں گے؟ اسی وقت یسوع نے بھیڑ سے کہا کیا تم تلواریں اور لاٹھیاں لیکر مجھے ڈاکو کی طرح پکڑنے نکلے ہو؟ میں ہر روز ہیکل میں بیٹھ کر تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا۔ مگر یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ نبیوں کے نوشتے پورے ہوں اس کے سب شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔

یسوع کی گرفتاری:

اور یسوع کے پکڑنے والے اس کو کائفا نام سردار کاہن کے پاس لے گئے جہاں فقیہہ اور بزرگ جمع ہو گئے تھے۔ اور پطرس دور دور اس کے پیچھے پیچھے سردار کاہن کے دیوان خانہ تک گیا اور اندر جا کر پیادوں کے ساتھ نتیجہ دیکھنے کو بیٹھ گیا۔ اور سردار کاہن اور سب صدر عدالت والے یسوع کو مار ڈالنے کیلئے اس کے خلاف جھوٹی گواہی ڈھونڈنے لگے۔ مگر نہ پائی گو بہت سے جھوٹے گواہ آئے لیکن آخرکار دو گواہوں نے آ کر کہا کہ۔ اس نے کہا ہے میں خدا کے مقدس کو ڈھا سکتا اور تین دن میں اسے بنا سکتا ہوں اور سردار کاہن نے کھڑے ہو کر اس سے کہا تو جواب نہیں دیتا؟ یہ تیرے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟ مگر یسوع خاموش ہی رہا سردار کاہن نے اس سے کہا میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تو خدا کا بیٹا مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے۔ یسوع نے اس

سے کہا تو نے خود کہہ دیا بلکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اس کے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی داہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے۔ اس پر سردار کاہن نے یہ کہہ کر اپنے کپڑے پھاڑے کہ اس نے کفر بکا ہے۔ اب ہم کو گواہوں کی کیا حاجت رہی؟ دیکھو تم نے ابھی یہ کفر سنا ہے ۔تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا وہ قتل کے لائق ہے۔ اس پر انہوں نے اس کے منہ پر تھوکا اور اس کے مکے مارے اور بعض نے طمانچے مار کر کہا اے مسیح ہمیں نبوت سے بتا کہ تجھے کس نے مارا؟

یہوداہ کا پچھتاوا اور برا انجام:

جب صبح ہوئی تو سب سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے یسوع کے خلاف مشورہ کیا کہ اسے مار ڈالیں اور اسے باندھ کر لے گئے اور پیلاطس حاکم کے حوالہ کیا۔

جب اس کے پکڑوانے والے یہوداہ نے یہ دیکھا کہ وہ مجرم ٹھہرا گیا تو پچھتایا اور وہ تیس روپے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس واپس لاکر کہا۔ میں نے گناہ کیا کہ بے قصور کو قتل کیلئے پکڑوایا۔ انہوں نے کہا ہمیں کیا؟ تو جان۔ اور وہ روپیوں کو مقدس میں پھینک کر چلا گیا اور جاکر اپنے آپ کو پھانسی دی۔ سردار کاہنوں نے روپے لیکر کہا کہ ان کو ہیکل کے خزانہ میں ڈالنا روا نہیں ۔کیونکہ یہ خون کی قیمت ہے۔ پس انہوں نے مشورہ کر کے ان روپیوں سے کمہار کا کھیت پردیسیوں کے دفن کرنے کیلئے خریدا۔ اس سبب سے وہ کھیت آج تک خون کا کھیت کہلاتا ہے۔ اس وقت وہ پورا ہوا جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا کہ جس کی قیمت ٹھہرائی گئی تھی انہوں نے اس کی قیمت کے وہ تیس روپے لے لئے۔ اس کی قیمت بعض بنی اسرائیل نے ٹھہرائی تھی ۔ اور ان کو کمہار کے کھیت کیلئے دیا جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا۔

حاکم کے سامنے حاضری:

یسوع حاکم کے سامنے کھڑا تھا اور حاکم نے اس سے یہ پوچھا کہ کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ یسوع نے اس سے کہا تو خود کہتا ہے۔ اور جب سردار کاہن اور بزرگ اس پر الزام لگا رہے تھے اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس پر پیلاطس نے اس سے کہا کیا تو نہیں سنتا یہ تیرے خلاف کتنی گواہیاں دیتے ہیں۔ اس نے ایک بات کا بھی اس کو جواب نہ دیا یہاں تک کہ حاکم نے بہت تعجب کیا اور حاکم کا دستور تھا کہ عید پر لوگوں کی خاطر ایک قیدی جسے وہ چاہتے تھے چھوڑ دیتا تھا۔ اس وقت برابا نام ان کا ایک مشہور قیدی تھا۔ پس جب وہ اکٹھے ہوئے تو پیلاطس نے ان سے کہا تم کسے چاہتے ہو کہ میں تمہاری خاطر چھوڑ دوں برابا کو یا یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے؟ کیونکہ اسے

معلوم تھا کہ انہوں نے اس کو حسد سے پکڑوایا ہے۔ اور جب وہ تخت عدالت پر بیٹھا تھا تو اس کی بیوی نے اسے کہلا بھیجا کہ تو اس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ کیونکہ میں نے آج خواب میں اس کے سبب سے بہت دکھ اٹھایا ہے۔ لیکن سردار کاہنوں اور بزرگوں نے لوگوں کو ابھارا کہ برابا کو مانگ لیں اور یسوع کو ہلاک کرائیں۔ حاکم نے ان سے کہا کہ ان دونوں میں سے کس کو چاہتے ہو کہ تمہاری خاطر چھوڑ دوں؟ انہوں نے کہا برابا کو۔ پیلاطس نے ان سے کہا پھر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟ سب نے کہا وہ مصلوب ہو۔ اس نے کہا کیوں اس نے کیا برائی کی ہے؟ مگر وہ اور بھی چلا چلا کر کہنے لگے وہ مصلوب ہو۔ جب پیلاطس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا بلکہ الٹا بلوا ہوتا جاتا ہے تو پانی لیکر لوگوں کے روبرو اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا میں اس راستباز کے خون سے بری ہوں تم جانو۔ سب لوگوں نے جواب میں کہا اس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر! اس پر اس نے برابا کو ان کی خاطر چھوڑ دیا اور یسوع کو کوڑے لگوا کر حوالہ کیا کہ مصلوب ہو۔

یسوع کے ساتھ توہین آمیز سلوک:

اس پر حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو قلعہ میں لے جا کر ساری پلٹن اس کے گرد جمع کی۔ اور اسکے کپڑے اتار کر اسے قرمزی چوغہ پہنایا۔ اور کانٹوں کا تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا اور ایک سرکنڈا اس کے داہنے ہاتھ میں دیا اور اس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اسے ٹھٹھوں میں اڑانے لگے کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب! اور اس پر تھوکا اور وہی سرکنڈا لیکر اس کے سر پر مارنے لگے۔ اور جب اس کا ٹھٹھا کر چکے تو چوغہ کو اس پر سے اتار کر پھر اسی کے کپڑے اسے پہنائے اور مصلوب کرنے کو لے گئے۔

صلیب پر لٹکانا:

جب باہر آئے تو انہوں نے شمعون نام ایک کرینی آدمی کو پا کر اسے بیگار میں پکڑا کہ اس کی صلیب اٹھائے۔ اور اس جگہ جو گلگتا یعنی کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے پہنچکر۔ پت ملی ہوئی مے اسے پینے کو دی مگر اس نے چکھ کر پینا نہ چاہا اور انہوں نے اسے مصلوب کیا اور اس کے کپڑے قرعہ ڈال کر بانٹ لئے اور وہاں بیٹھ کر اس کی نگہبانی کرنے لگے۔ اور اس کا الزام لکھ کر اس کے سر سے اوپر لگا دیا کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوع ہے۔ اس وقت اس کے ساتھ دو ڈاکو مصلوب ہوئے ایک داہنے اور ایک بائیں۔ اور راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اس کو لعن طعن کرتے اور کہتے تھے۔ اے مقدس کے ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے اپنے تئیں بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اتر آ۔ اسی طرح سردار کاہن بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ مل کر ٹھٹھے سے

کہتے تھے۔اس نے اوروں کو بچایا اپنے تئیں نہیں بچا سکتا۔ یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔اب صلیب پر سے اتر آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں۔اس نے خدا پر بھروسہ کیا ہے اگر وہ اسے چاہتا ہے تو اب اس کو چھڑا لے کیونکہ اس نے کہا تھا میں خدا کا بیٹا ہوں۔اسی طرح ڈاکو بھی جو اس کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے اس پر لعن طعن کرتے تھے۔

اور دوپہر سے لیکر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا۔اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا''ایلی۔ایلی۔لما شبقتنی''یعنی اے میرے خدا۔اے میرے خدا۔تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ جو وہاں کھڑے تھے ان میں سے بعض نے سن کر کہا یہ ایلیاہ کو پکارتا ہے اور فوراً ان میں سے ایک شخص دوڑا اور سپنج لیکر سرکہ میں ڈبویا اور سرکنڈے پر رکھ کر اسے چسایا۔مگر باقیوں نے کہا ٹھہر جاؤ۔دیکھیں تو ایلیاہ اسے بچانے آتا ہے یا نہیں۔یسوع نے پھر بڑی آواز سے چلا کر جان دے دی۔اور مقدس کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا اور زمین لرزی اور چٹانیں تڑک گئیں اور قبریں کھل گئیں اور بہت سے جسم ان مقدسوں کے جو سو گئے تھے جی اٹھے۔اور اس کے جی اٹھنے کے بعد قبروں سے نکل کر مقدس شہر میں گئے اور بہتوں کو دکھائی دیے۔پس صوبہ دار اور جو اس کے ساتھ یسوع کی نگہبانی کرتے تھے بھونچال اور تمام ماجرا دیکھ کر بہت ہی ڈر کر کہنے لگے کہ بیشک یہ خدا کا بیٹا تھا اور وہاں بہت سی عورتیں جو گلیل سے یسوع کی خدمت کرتی ہوئی اس کے پیچھے آئی تھیں دور سے دیکھ رہی تھیں ان میں مریم مگدلینی تھی اور یعقوب اور یوسیس کی ماں مریم اور زبدی کے بیٹوں کی ماں۔

تدفین:

جب شام ہوئی تو یوسف نام ارمتیاہ کا ایک دولتمند آدمی آیا جو خود بھی یسوع کا شاگرد تھا۔ اس نے پیلاطس کے پاس جا کر یسوع کی لاش مانگی اور پیلاطس نے دے دینے کا حکم دیا۔اور یوسف نے لاش کو لیکر صاف مہین چادر میں لپیٹا۔اور اپنی نئی قبر میں جو اس نے چٹان میں کھدوائی تھی رکھا۔پھر وہ ایک بڑا پتھر قبر کے منہ پر لڑھکا کر چلا گیا۔اور مریم مگدلینی اور دوسری مریم وہاں قبر کے سامنے بیٹھی تھیں۔

دوبارہ زندہ ہونا:

دوسرے دن جو تیاری کے بعد کا دن تھا سردار کاہنوں اور فریسیوں نے پیلاطس کے پاس جمع ہو کر کہا۔خداوند! ہمیں یاد ہے کہ اس دھوکے باز نے جیتے جی کہا تھا میں تین دن کے بعد جی اٹھوں گا۔پس حکم دے کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کی جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے

شاگرد آ کر اسے چرا کر لے جائیں اور لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا اور یہ پچھلا دھوکا پہلے سے بھی برا ہو۔ پیلاطس نے ان سے کہا تمہارے پاس پہرے والے ہیں جاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے اس کی نگہبانی کرو۔ پس وہ پہرے والوں کو ساتھ لیکر گئے اور پتھر پر مہر کر کے قبر کی نگہبانی کی۔ اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹتے وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا۔ کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اترا اور پاس آ کر پتھر کو لڑھکا دیا اور اس پر بیٹھ گیا اس کی صورت بجلی کی مانند تھی اور اس کی پوشاک برف کی مانند سفید تھی اور اس کے ڈر سے نگہبان کانپ اٹھے اور مردہ سے ہو گئے۔ فرشتہ نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے۔ آؤ یہ جگہ دیکھو جہاں خداوند پڑا تھا۔ اور جلد جا کر اس کے شاگردوں سے کہو کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا ہے اور دیکھو وہ تم سے پہلے گلیل کو جاتا ہے۔ وہاں تم اسے دیکھو گے۔ دیکھو میں نے تم سے کہہ دیا ہے۔ اور وہ خوف اور بڑی خوشی کے ساتھ قبر سے جلد روانہ ہو کر اس کے شاگردوں کو خبر دینے دوڑیں۔ اور دیکھو یسوع ان سے ملا اور اس نے کہا سلام! انہوں نے پاس آ کر اس کے قدم پکڑے اور اسے سجدہ کیا۔ اس پر یسوع نے ان سے کہا ڈرو نہیں جاؤ میرے بھائیوں سے کہو کہ گلیل کو چلے جائیں وہاں مجھے دیکھیں گے۔

جب وہ جا رہی تھیں تو دیکھو پہرے والوں میں سے بعض نے شہر میں آ کر تمام ماجرا سردار کاہنوں سے بیان کیا اور انہوں نے بزرگوں کیساتھ جمع ہو کر مشورہ کیا اور سپاہیوں کو بہت سا روپیہ دیکر کہا۔ یہ کہہ دینا کہ رات کو جب ہم سو رہے تھے اس کے شاگرد آ کر اسے چرا کر لے گئے اور اگر یہ بات حاکم کے کان تک پہنچی تو ہم اسے سمجھا کر تم کو خطرہ سے بچا لیں گے۔ پس انہوں نے روپیہ لیکر جیسا سکھایا گیا تھا ویسا ہی کیا اور یہ بات آج تک یہودیوں میں مشہور ہے۔

(انجیل متی 26:30 تا 28-15)

﴿اتنا تبصرہ ضرور ہے کہ یہوداہ کے حوالے سے جو وقوعہ بیان کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری کاروائی رات کے وقت میں پیش آئی ہے جبکہ اس سے پہلے باب "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ونزول دین اسلام کی روشنی میں" قادیانی تدبیر میں بیان کیا گیا ہے یہ واقعہ جمعہ کے دن کا عصر او رمغرب کے درمیانے وقت کا ہے وقوعہ کے وقت میں ہی جب اتنی بڑی تضاد بیانی ہے تو یہ وقوعہ ثابت شدہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ایسے ہی آئندہ عنوان "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سولی دیے جانے کا قادیانی عقیدہ" کے ذیل میں مسیح ہندوستان میں حوالہ بھی ملاحظہ کریں﴾

عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ونزول از روئے قادیانیت

مرزا قادیانی اپنی زندگی کے ابتدائی دور میں اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کو مانتا تھا اس نے اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ میں واشگاف الفاظ میں اپنے عقیدہ کا اعلان کیا اور رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن مجید کی آیات سے ثابت کیا وہ لکھتا ہے:

حوالہ نمبر 1:

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھر ہ علی الدین کلہ"

(الفتح 28)

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ مندرجہ روحانی خزائن ج 1 ص 593)

حوالہ نمبر 2:

"عسی ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا و جعلنا جھنم للکافرین حصیراً"(بنی اسرائیل 8)

یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف واحسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائیگا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کر دیں گے۔ (براہین احمدیہ مندرجہ روحانی خزائن ج 1 ص 602-601)

براہین احمدیہ کے علاوہ بھی مختلف کتابوں میں وہ اس عقیدہ کو دہراتا رہا ہے مثلاً توضیح مرام میں لکھتا ہے:

"اب پہلے ہم صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اور

اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہے ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کرر ہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے اور تم ان کو آسمان سے آتے دیکھو گے ان ہی کتابوں سے کسی قدر ملتے جلتے الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔

(توضیح المرام مندرجہ روحانی خزائن ج3 ص52)

''پس یہ کمال درجہ کی بے نصیبی اور بھاری غلطی ہے کہ یک لخت تمام حدیثوں کو ساقط الاعتبار سمجھ لیں اور ایسی متواتر پیشگوئیوں کو جو خیر القرون میں ہی تمام ممالک اسلام میں پھیل گئی تھیں اور مسلمات میں سے سمجھی گئی تھیں بد موضوعات داخل کر دیں یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے انجیل بھی اس کی مصدق ہے اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہی درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا اور بباعث اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی اس لئے جو بات ان کی اپنی سمجھ سے بالاتر ہو اس کو محالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں۔''

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن ج3 ص400)

اسلامی عقیدہ سے انحراف اور دعویٰ مسیحیت:

مرزا قادیانی نے تدریجاً اپنا عقیدہ بدلا پہلے مثیل مسیح ہونے کا پھر عین مسیح موعود ہونے کا اور آخر میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا اسی ترتیب کے ساتھ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

مثیل مسیح بننے کا دعویٰ:

''اور مصنف کو اس بات بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات کے مشابہ ہیں اور ایک کو دوسرے سے بہ شدت مناسبت ومشابہت ہے۔''

(اشتہار مندرجہ مجموعہ اشتہارات ج1 ص24)

''جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین

اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بہ حدے اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے۔" (براہین احمدیہ روحانی خزائن ج 1 ص 593 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

"مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ ہی میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ جس طرح محدثیت نبوت سے مشابہ ہے ایسا ہی میری روحانی حالت مسیح ابن مریم کی روحانی حالت سے اشد درجہ کی مناسبت رکھتی ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات ج 1 ص 231)

"یہ بات سچ ہے کہ اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے میں اسی الہام کی بنا پر اپنے تئیں وہ موعود مثیل سمجھتا ہوں جس کو دوسرے لوگ غلط فہمی کی وجہ سے مسیح موعود کہتے ہیں مجھے اس بات سے انکار بھی نہیں کہ میرے سوا کوئی اور مثیل مسیح بھی آنے والا ہو۔" (اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ 11 فروری 1891 مجموعہ اشتہارات ج 1 ص 207)

"میں اس سے ہرگز انکار نہیں کر سکتا اور نہ کروں گا کہ شاید مسیح موعود کوئی اور بھی ہو اور شاید یہ پیش گوئیاں جو میرے حق میں روحانی طور پر ہیں ظاہری طور پر اس پر جمتی ہوں اور شاید سچ مچ دمشق میں کوئی مثیل مسیح نازل ہو۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی کا خط بنام مولوی عبدالجبار مورخہ 11 فروری 1891 مجموعہ اشتہارات ج 1 ص 208)

"اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال و اقبال کے ساتھ بھی آئے اور ممکن ہے کہ اول وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔" (ازالہ اوہام ص 296 روحانی خزائن ج 3 ص 251)

بعینہٖ عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) ہونے کا دعویٰ:

"مگر جب وقت آ گیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعوے مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں ہے یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار بہ تصریح لکھا گیا ہے۔" (کشتی نوح ص 47 روحانی خزائن ج 19 ص 51)

"اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی

مراد ہوں میری نسبت ہی کہا گیا ہے کہ ہم اس کو نشان بنا دیں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے جو آنے والا تھا جس میں لوگ شک کرتے ہیں یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے اور شک محض نافہمی سے ہے۔" (کشتی نوح ص48 روحانی خزائن ج19 ص52)

دعوے کی دلیل:

"مکاشفات اکابر اولیاء بالاتفاق اس بات پر شاہد ہیں کہ مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی سے پہلے چودھویں صدی کے سر پر ہوگا اور اس سے تجاوز نہیں کرے گا چنانچہ ہم نمونہ کے طور پر کسی قدر اس رسالہ میں لکھ بھی آئے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے اور کوئی شخص دعوے دار اس منصب کا نہیں ہوا۔" (ازالہ اوہام ص685 روحانی خزائن ج19 ص52)

"ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔"

(ازالہ اوہام ص683 روحانی خزائن ج3 ص469-468)

"آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے وہ ان ہی مجازی معنوں کی رو سے ہے جو صوفیاء کرام کی کتابوں میں مسلم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔"

(انجام آتھم مندرجہ روحانی خزائن ج11 ص28)

خود ساختہ وجوہ مشابہت:

مرزا قادیانی نے جب عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا تو اپنے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان وجوہ مشابہت بھی تلاش کیں جو کہ سراسر خود ساختہ تھیں دلچسپ موضوع ہے ملاحظہ فرمائیں:

"ہم اپنی کتابوں میں بہت جگہ بیان کر چکے ہیں کہ یہ عاجز جو حضرت عیسیٰ بن مریم کے رنگ میں بھیجا گیا ہے بہت سے امور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت رکھتا ہے یہاں تک کہ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش میں ایک ندرت تھی اس عاجز کی پیدائش میں بھی ایک ندرت ہے اور وہ یہ کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی اور یہ امر انسانی پیدائش میں نادرات سے ہے کیونکہ اکثر ایک ہی بچہ پیدا ہوا کرتا ہے۔" (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص110 روحانی خزائن ج17 ص202)

"اس امت کے مسیح موعود کے لئے ایک اور مشابہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے۔

اور وہ یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام پورے طور پر بنی اسرائیل میں سے نہ تھے بلکہ صرف ماں کی وجہ سے اسرائیلی کہلاتے تھے ایسا ہی اس عاجز کی بعض دادیاں سادات میں سے ہیں گویا بات سادات میں سے نہیں اور حضرت عیسیٰ کیلئے خدا نے جو یہ پسند کیا کہ کوئی اسرائیلی حضرت مسیح کا باپ نہ تھا اس میں یہ بھید تھا کہ خدا تعالیٰ بنی اسرائیل کی کثرت گناہوں کی وجہ سے ان پر سخت ناراض تھا۔" (لیکچر سیالکوٹ ص 17 روحانی خزائن ج 20 ص 215)

"چودھویں خصوصیت یسوع مسیح میں یہ تھی کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا مگر باایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا جو موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں پیدا ہوا ایسا ہی میں بھی خاندان قریش میں سے نہیں ہوں اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں اور سب سے آخر ہوں۔" (تذکرۃ الشہادتین ص 33 روحانی خزائن ج 20 ص 35)

مسیحیت کے پردہ میں دعویٰ نبوت:

مرزا قادیانی نے دعویٰ مسیحیت کی آڑ میں دعویٰ نبوت بھی کیا ہے کسی تبصرہ و تجزیہ کے بغیر حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

(۱) "مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔"

(اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" ص 6 روحانی خزائن ج 18 ص 210)

(۲) "میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔"

(تحفہ گولڑویہ ص 195 روحانی خزائن ج 17 ص 295)

(۳) "جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے اس کا ان ہی حدیثوں سے یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی ہوگا اور امتی بھی۔" (حقیقۃ الوحی ص 29 روحانی خزائن ج 22 ص 31)

(۴) "اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے اگر اس کا نام محدث رکھنا چاہیے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص 5 روحانی خزائن ج 18 ص 209)

(۵) "اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے

اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔" (حقیقۃ الوحی ص149 روحانی خزائن ج22 ص153)

(۶) "اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کیلئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن ج22 ص503)

(۷) "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔

(دافع البلاء مندرجہ روحانی خزائن ج18 ص230-231)

(۸) "اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کیلئے میں اس کی طرف سے ہوں کہ قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی نبوت ان سے ثابت ہو سکتی ہے۔" (چشمہ معرفت مندرجہ روحانی خزائن ج23 ص332)

(۹) "خدا نے میرا نام نبی رکھا یعنی نبوت محمد یہ میرے آئینہ نفس میں منعکس ہوگئی اور ظلی طور پر نہ اصلی طور پر مجھے یہ نام دیا گیا تا میں آنحضرت ﷺ کے فیوض کا کامل نمونہ ٹھہروں۔"

(چشمہ معرفت مندرجہ روحانی خزائن ج23 ص340)

(۱۰) "جس نے حضرت محمد مصطفیٰ اور مجھ میں فرق کیا اس نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ ہی مجھے دیکھا۔" (خطبہ الہامیہ مندرجہ روحانی خزائن ج16 ص259)

عقیدہ صلیب اور مرزا قادیانی:

مرزا قادیانی واضح طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دیے جانے کا عقیدہ رکھتا تھا اس کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

حوالہ نمبر 1:

"انجیلوں کو ذرہ غور کی نظر سے پڑھنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نہ تین دن تک صلیب پر رہے اور نہ تین دن کی بھوک اور پیاس اٹھائی اور نہ ان کی ہڈیاں توڑی گئیں بلکہ قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہے اور خدا کے رحم اور فضل نے ان کے لئے یہ تقریب قائم کر دی کہ دن کے اخیر حصے میں صلیب دینے کی تجویز ہوئی اور جمعہ کا دن تھا اور صرف تھوڑا سا دن باقی تھا اور اگلے دن سبت اور یہودیوں کی عید فسح تھی اور یہودیوں کے لئے یہ حرام اور قابل سزا جرم تھا کہ کسی کو سبت یا سبت کی رات میں صلیب پر رہنے دیں اور مسلمانوں کی طرح یہودی بھی قمری

حساب رکھتے تھے اور رات دن پر مقدم سمجھی جاتی تھی پس ایک طرف تو یہ تقریب تھی کہ جو زمینی اسباب سے پیدا ہوئی اور دوسری طرف آسمانی اسباب خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ پیدا ہوئے کہ جب چھٹا گھنٹہ ہوا تو ایک ایسی آندھی آئی جس سے ساری زمین پر اندھیرا چھا گیا اور وہ اندھیرا تین گھنٹے برابر رہا دیکھو مرقس باب 15 آیت 33۔ یہ چھٹا گھنٹہ بارہ بجے کے بعد تھا یعنے وہ وقت جو شام کے قریب ہوتا ہے اب یہودیوں کو اس شدت اندھیرے میں یہ فکر پڑی کہ مبادا سبت کی رات آجائے اور وہ سبت کے مجرم ہو کر تاوان کے لائق ٹھہریں اس لئے انہوں نے جلدی سے مسیح کو اور اس کے ساتھ کے دو چوروں کو بھی صلیب پر سے اتار لیا۔"

(مسیح ہندوستان میں مندرجہ روحانی خزائن ج 15 ص 22,23)

حوالہ نمبر 2:

"پہلا پیلاطوس اپنے اس قول پر قائم نہ رہ سکا اور جب اس کو کہا گیا کہ قیصر کے پاس تیری شکایت کریں گے تو وہ ڈر گیا اور حضرت مسیح کو اس نے عمداً خونخوار یہودیوں کے حوالہ کر دیا گو وہ اس سپردگی سے غمگین تھا اور اس کی عورت بھی غمگین تھی کیونکہ وہ دونوں مسیح کے سخت معتقد تھے لیکن یہودیوں کا سخت شور و غوغا دیکھ کر بزدلی اس پر غالب آگئی ہاں البتہ پوشیدہ طور پر اس نے بہت سعی کی کہ مسیح کی جان کو صلیب س بچا لیا جائے اور اس سعی میں وہ کامیاب بھی ہو گیا مگر بعد اس کے کہ مسیح صلیب پر چڑھایا گیا اور شدت درد سے ایک ایسی سخت غشی میں آگیا کہ گویا وہ موت ہی تھی۔ بہر حال پیلاطوس رومی کی کوشش سے مسیح ابن مریم کی جان بچ گئی اور جان بچنے کیلئے پہلے سے مسیح کی دعا منظور ہو چکی تھی دیکھو عبرانیاں باب 5 آیت 7۔ بعد اس کے مسیح اس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آگیا اور وہیں فوت ہوا اور تم سن چکے ہوں کہ سری نگر محلہ خان یار میں اس کی قبر ہے۔"

(کشتی نوح مندرجہ روحانی خزائن ج 19 ص 57-58)

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دیے جانے کا نہ صرف عیسائی نظریہ قبول کیا بلکہ اسے شد و مد کے ساتھ انجیل کے حوالے دے دے کر اپنی کتابوں میں جا بجا تحریر بھی کیا ہے نمونہ کے طور پر دو حوالے آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں عجب تماشہ یہ ہے کہ وہ تورات انجیل وغیرہ کا محرف ہونا خود تسلیم کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک ردی کی طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے وہ کتابیں محرف مبدل ہیں۔"

(چشمہ معرفت مندرجہ روحانی خزائن ج 23 ص 266)

مرزا قادیانی عیسیٰ بن مریم کیسے بنا!!!

مرزا قادیانی سے سوال کیا گیا کہ آپ کا نام غلام احمد اور آپ کی والدہ کا نام چراغ بی بی ہے آپ عیسیٰ بن مریم کیسے بن گئے؟؟ اس سوال کو جواب مرزا قادیانی نے اس طرح دیا:

''اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشو نما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص496 میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص556 میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''

(کشتی نوح مندرجہ روحانی خزائن ص19 ص50)

''ایک زمانہ میرے پر صرف مریمی حالت کا گزارا اور پھر جب وہ مریمی حالت خدا تعالیٰ کو پسند آ گئی تو پھر مجھ میں اس کی طرف سے ایک روح پھونکی گئی اور روح پونکھنے کے بعد میں مریمی حالت سے ترقی کر کے عیسیٰ بن گیا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن ج21 ص361)

قارئین کرام! آپ نے ایسا عجوبہ کبھی دیکھا نہ سنا ہوگا بلکہ حاشیہ خیال میں بھی نہ آیا ہوگا کہ ایک آدمی مرد سے عورت بن جائے اور عورت بننے کے بعد وہ حاملہ ہو پھر وہ عورت ایک بیٹا جنے جو کہ وہ خود ہی ہو میں سے میں پیدا ہونا خود ہی ماں خود ہی بیٹا بن جانا ایک معمہ ہے سمجھنے کا۔

مرزا قادیانی نے مذکورہ دونوں حوالوں میں یہ کہا ہے کہ وہ مرد سے عورت بنا پھر اسے حمل ہوا (وہ حمل کس کا تھا؟ آج تک یہ معمہ قادیانی حل نہیں کر سکے) پھر اسے دردِ زہ ہوا اس نے بچہ جنا اور وہ بچہ خود ہی تھا اس طرح وہ عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویدار بنا۔ تف ہے قادیانیوں پر کہ وہ ایسے شخص کو مہدی، مسیح موعود اور نبی مانتے ہیں۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

اسلامی عقیدہ کا استہزاء:

مرزا قادیانی کا صرف یہ جرم ہی نہیں کہ اس نے رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کے اسلامی عقیدہ کا انکار کیا ہے بلکہ اس کا جرم یہ بھی ہے کہ اس نے اس عقیدہ کا خوب مذاق اڑایا ہے وہ جو

کچھ لکھ رہا ہے دل پر ہاتھ رکھ کر پڑھیں:

''پھر ایک طرف تو یہ اقرار ہے کہ مسیح موعود ہی مسیح بن مریم نبی اللہ ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی جس پر حضرت جبرائیل اترا کرتا تھا جو خدائے تعالیٰ کے بزرگ پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر ہے اور دوسری طرف یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ زمین پر آ کر اپنی نبوت کا نام بھی نہیں لے گا بلکہ منصب نبوت سے معزول ہو کر آئے گا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہو کر عام مسلمانوں کی طرح شریعت قرآنی کا پابند ہوگا نماز اوردوں کے پیچھے پڑھے گا جیسے عام مسلمان پڑھا کرتے ہیں بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ حنفی ہوگا امام اعظم صاحب کو اپنا امام سمجھے گا مگر اب تک اس بارہ میں تصریح سے بیان نہیں کیا گیا کہ چار سلسلوں میں سے کس سلسلہ میں داخل ہوگا آیا وہ قادری ہوگا یا چشتی یا سہروردی یا حضرت مجدد سرہندی کی طرح نقشبندی۔ غرض ان لوگوں نے عنوان میں نبوت کا خطاب جما کر جس درجہ پر پھر اس کا تنزل کیا ہے کوئی قائم الحواس ایسا کام کبھی نہیں کر سکتا پھر بعد اس کے اس کے خاص کام استعارات کو حقیقت پر حمل کر کے یہ بیان کئے گئے ہیں کہ وہ صلیب کو توڑے گا، خنزیروں کو قتل کرے گا اب جائے تعجب ہے کہ صلیب کو توڑنے سے اس کا کونسا فائدہ ہے؟ اور اگر اس نے مثلاً بیس لاکھ صلیب توڑ بھی دی تو کیا عیسائی لوگ جن کو صلیب پرستی کی دھن لگی ہوئی ہے اور صلیبیں بنوا نہیں سکتے اور دوسرا فقرہ جو کہا گیا کہ خنزیروں کو قتل کرے گا یہ بھی اگر حقیقت پر محمول ہے تو عجیب فقرہ ہے کیا حضرت مسیح کا زمین پر اترنے کے بعد عمدہ کام یہی ہوگا کہ وہ خنزیروں کا شکار کھیلتے پھریں گے اور بہت سے کتے ساتھ ہوں گے اگر یہی سچ ہے تو پھر سکھوں اور چماروں اور سانسیوں اور گنڈیلوں وغیرہ کو جو خنزیر کے شکار کو دوست رکھتے ہیں خوشخبری کی جگہ ہے کہ ان کی خوب بن آئے گی۔''

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن ج 3 ص 123)

دعوتِ فکر

عیسائی امت سوچے کہ ایسا شخص جو اپنی عمر کے پچپن سال تک اسرائیلی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی آمد ثانی کے مژدے سنا تا رہا پھر اچانک اپنے آپ کو ہی غلطی پر قرار دے کر خود عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کر کے تضاد بیانی کا مرتکب ہوا ہے بھلا وہ اور اس کی امت اس قابل ہے کہ کسی مذہبی یا سیاسی معاملہ میں اس پر اعتبار کیا جا سکے؟ اگر بفرض محال مرزا کے دعوائے مسیحیت کو مان بھی لیا جائے تو حقائق کی روشنی میں مرزا جھوٹا ثابت ہوتا ہے کیوں کہ یہ تو اسے بھی تسلیم ہے کہ مسیح ابن مریم کی نزول ثانی کا عقیدہ کوئی نیا عقیدہ نہیں ہے بلکہ عہد نامہ قدیم وجدید، قرآنی آیات اور احادیث سے ثابت شدہ یہ عقیدہ چلا آتا ہے تو اس حقیقی مسیح ابن مریم علیہ السلام کے واقعات میں یہ بھی درج ہے کہ وہ زمین پر چالیس سال تک حکومت کریں گے اس کے بعد وہ فوت ہوں گے اور مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کے روضہ کے قریب دفن ہوں گے جبکہ مجموعہ اشتہارات کے سابقہ حوالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے دعوائے مسیحیت 1891 کے بعد کیا ہے اس اعتبار سے اسے کم از کم 1931 تک زندہ رہنا چاہیے تھا مگر وہ 26 مئی 1908 کو مر گیا ابھی تو وہ چالیس سالہ مدت بھی پوری نہیں ہوئی تھی پھر اگر یہ سچا عیسیٰ بن مریم ہوتا تو روایات کی رو سے اس کو حضور ﷺ کے روضہ میں دفن ہونا چاہیے تھا اور اس کے فوت ہو جانے کے کچھ ہی عرصہ بعد قیامت آجانی تھی لیکن اسے مرے ہوئے آج تقریباً 102 سال گزر گئے اور قیامت کے کوئی آثار ابھی تک نمودار ہی نہیں ہوئے۔ تیسرا یہ کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جو آنے والے مسیح کے چار مثالی کام بیان فرمارہے ہیں کادیان کے مسیح نے ان میں سے ایک کام بھی نہیں کیا نہ آج تک صلیبیں ٹوٹیں نہ خنزیر قتل کیے گئے نہ ہی مال کی بہتات ہوئی اور نہ ہی جزیہ (ٹیکس) کا نظام ختم ہوا بلکہ ان کاموں میں مزید تیزی آئی اور یہ نام نہاد مسیح صاحب بیٹھے تماشائی بنے رہے بلکہ ان کا صرف مذاق ہی اڑایا ہے۔ اے اہل دانش ذرا غور تو کریں!!!

خلاصہ کلام

اگر چہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دیا جانا، ان پر موت وارد ہونا، دفن ہونا مانتے ہیں اور مسلمان سختی سے اس کا انکار کرتے ہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے اور قرب قیامت میں دوبارہ نازل ہونے پر دونوں متفق ہیں لیکن قادیانی عقیدہ کے اجزاء درج ذیل ہیں:

(۱) عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر کے ان کی زبردست توہین کی گئی

(۲) ان کو سولی دی گئی لیکن انہیں سولی پر موت نہیں آئی

(۳) ان کے ایک معتقد نے انہیں سولی سے اتارا، خفیہ طور پر گھر لے گیا ان کا علاج کرتا رہا حتی کہ وہ صحت یاب ہو گئے

(۴) صحت یاب ہونے کے بعد وہ پوشیدہ طور پر کشمیر چلے گئے وہاں 87 سال زندہ رہے وہیں فوت ہوئے اور سری نگر کے محلہ خان یار میں ان کی قبر ہے یہ سب داستان خود ساختہ ہے جرمنی کی ایک عیسائی تحقیقاتی ٹیم سری نگر میں واقع اس قبر کی تحقیق کر کے یہ اعلان کر چکی ہے کہ وہ قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں ہے۔

قادیانی عقیدہ کے یہ چار اجزاء عیسائی عقیدہ سے متصادم ہیں لیکن پھر بھی عیسائی حکومتیں ان کی پشت پناہی میں متحد ہیں۔

چھٹا باب
آدابِ دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
اوران کے تقاضے

شاتمان رسول جو اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت سے اچھے "احمدی مسلمان" کہلانے کے متمنی ہیں وہ ذرا قرآن مجید کی تعلیمات کو دیکھیں کہ اہل ایمان کو گفتگو اور تخاطب کے کیا آداب سکھائے گئے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

"یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی و لا تجھروا له بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون۔"

(الحجرات 2)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنی آواز کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ نبی ﷺ کے ساتھ اونچی آواز کے ساتھ بات کرو جس طرح کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے بات کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

نبی کے سامنے اونچی آواز سے بات کرنے سے بھی اعمال ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے جو توہین نبی کے زمرہ میں شامل ہے اور سبب ارتداد بن جاتا ہے جب نبی کے سامنے اونچی آواز میں سے بات کرنا درست نہیں ہے تو مرزا قادیانی کی یسوع مسیح علیہ السلام اور ان کے خاندان کو ننگی گالیوں کو سند جواز کہاں سے مل گئی۔

ذیل میں اسلامی شریعت پھر تورات وانجیل اور آخر میں جمہوریت کی دعویدار حکومتوں کے حوالے سے توہین رسول کرنے والوں کے متعلق فیصلوں کو مختصر بیان کیا جاتا ہے تا کہ آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی رہے۔

قرآن مجید کا فیصلہ:

ارشاد ربانی ہے:

"فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منھم کل بنان۔ ذلك بانھم شاقوا الله

ورسولہ ومن یشاقق اللہ ورسولہ فان اللہ شدید العقاب۔" (الانفال 13-12)

ترجمہ: پس تم ان کی گردنوں پہ اور جوڑ جوڑ پر ضرب لگاؤ (یہ حکم قتال) اس لئے دیا گیا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو یاد رکھو اللہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ہے۔

مفسرین کے ایک گروہ کی رائے میں وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچانے کی سزا میں زندان لعنت میں گرفتار ہوں وہ رحمت الٰہی سے محروم ہو جاتے ہیں اس لئے شریعت کی رو سے مباح الدم یعنی واجب القتل ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ، عہد صحابہ، سلاطین اسلام اور بلاد اسلامیہ میں شاتمان رسول کے متعلق جو فتاویٰ جات صادر ہوئے اور انہیں جو سزائیں دی گئی ہیں ان کی ایک لمبی فہرست جناب اسماعیل قریشی صاحب سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنی مستقل تصنیف "ناموس رسالت ﷺ اور قانون توہین رسالت" میں درج کی ہے۔ فاضل مصنف کے سامنے بھی یہی معاملہ تھا کہ وہ چاہتے تھے کہ شاتم رسول کیلئے پارلیمنٹ نے قتل یا عمر قید کی جو سزا مقرر کی ہے اس میں سے دوسری شق یعنی عمر قید ختم کی جائے اور شاتم رسول کی سزا صرف اور صرف قتل ہی ہو۔ موصوف صدہا مبارک کے قابل ہیں کہ انہوں نے شریعت کورٹ میں ایسی جنگ لڑی کہ شاتم رسول کی سزا قتل ہی مقرر کروادی۔ اسی نادر تصنیف کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

"سبِّ رسول" کرنے والے سمجھ لیں کہ اسلام ایسا لاوارث مذہب نہیں ہے کہ کسی کو اپنے نبیوں کی توہین کرنے کی اجازت دے قرآن مجید نے ایسے ذومعنی الفاظ کے استعمال سے بھی منع فرمایا ہے جن کے کسی پہلو سے نبی کی توہین کا وسوسہ بھی پیدا ہوتا ہو چنانچہ فرمایا:

"ومن الذین ھادوا............فلا یومنون الا قلیلا۔" (النساء 45)

اس آیت مبارکہ میں بتایا کہ یہودی حضور ﷺ سے کہتے تھے "راعنا" جس کا عام معنی بنتا ہے کہ "ہماری طرف التفات کیجئے" لیکن وہ لوگ اس لفظ کو بگاڑ کر لمبا کر کے پڑھتے تھے جس کے معنی غیر مناسب ہو جاتے اور دوسری جگہ مومنین کو ہدایت کی:

"یا ایھا الذین اٰمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیم" (البقرہ 104)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو "راعنا" نہ کہا کرو بلکہ "انظرنا" یعنی ہماری طرف التفات

کیجئے کہا کرو اور توجہ سے بات سنو، یہ کافر تو عذاب الیم کے مستحق ہیں۔

علامہ شوکانی ''فتح القدیر'' میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہوگیا کہ کوئی شخص ایسا لفظ استعمال کرے جس میں توہین رسالت کا احتمال ہو تو وہ واجب القتل ہے اس کی توثیق اس حدیث سے ہو جاتی ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذؓ کو یہ معلوم ہوا کہ یہودی لفظ'' راعنا'' رسول خدا ﷺ کے بارے میں بطور طعن وتشنیع استعمال کرتے ہیں تو آپ نے یہودیوں سے کہا:

''اے یہودیوں! تم پر اللہ کی لعنت ہو آئندہ سے اگر میں نے تم میں سے کسی کو لفظ ''راعنا'' کہتے ہوئے سنا تو اس کی گردن اڑا دوں گا۔''

دربارِ نبوت ﷺ کے فیصلے

سنن ابوداؤد میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص کی ایک ام ولد تھی جو حضور رسالت مآب ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھی اور منع کرنے پر بھی باز نہ آتی تھی ایک رات اس نے آپ ﷺ کی ہجو شروع کی اور آپ ﷺ کو برا بھلا کہنے لگی جس پر اس نابینا صحابی نے چھرا اس کے پیٹ میں گھونپ دیا جس سے وہ مرگئی جب صبح ہوئی تو اس کے قتل کا مقدمہ آپ ﷺ کے عدالت میں پیش ہوا آپ ﷺ نے ساری روئیداد سننے کے بعد تمام لوگوں کو حاضر عدالت ہونے کا حکم دیا جب سب جمع ہوگئے تو آپ ﷺ نے قسم دے کر فرمایا کہ جس شخص نے بھی یہ جرم کیا ہے وہ کھڑا ہو جائے (یعنی اقبال جرم کرلے) جس پر وہ نابینا شخص مجمع کو پھاندتا ہوا آپ کے سامنے آگیا اور عرض کیا ''یارسول اللہ (ﷺ) میں اس کا قاتل ہوں وہ آپ ﷺ کو برا بھلا کہتی تھی میری زجر و توبیخ اور منع کرنے پر بھی باز نہ آتی تھی اس کے بطن سے میرے موتیوں کے مانند دو بیٹے ہیں اور وہ میری رفیق حیات بھی تھی لیکن کل رات جب اس نے آپ ﷺ کو برا بھلا کہا تو میں نے اس کے پیٹ میں چھرا گھونپ کر اس کو مار دیا ہے۔'' حضور ﷺ کے سامنے اس کی کوئی تردید پیش نہیں ہوئی تو آپ ﷺ نے کھلی عدالت میں فرمایا: ''دیکھو گواہ رہو'' ''ان دمھا ہدر'' اس کا خون رائیگاں گیا۔ یعنی اس کے خون کے بدلے قصاص یا دیت کا مطالبہ باقی نہیں رہا کیونکہ وہ واجب القتل ہوگئی تھی۔

اور کعب بن اشرف یہودی جو حضور ﷺ کی ہجو کرتا تھا اس کا سر لینے کیلئے تو خود آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا تھا کہ کون ہے جو اس کی خبر لے۔ چنانچہ محمدؓ بن مسلمہ انصاری نے

اسے واصل جہنم کر دیا۔ صحیح بخاری کتاب المغازی کے علاوہ طبقات ابن سعد میں یہ واقعہ تفصیل سے موجود ہے۔

شاتم رسول ائمہ فقہا کی نظر میں:

تمام ائمہ فقہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد ابن حنبل، امام داؤد، امام ابن حزم، امام ابن تیمیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اور ان کے سارے صاحب علم وفضل شاگرد اس بات پر متفق ہیں کہ شاتم رسول واجب القتل ہے اور یہ سزا اسے بطور حد دی جائے گی اور حد میں کمی بھی نہیں کی جاسکتی کیونکہ حد میں کمی ہو جائے تو وہ حد ہی نہیں رہتی ہے "حد" کا معنی ہے کہ آئندہ ایسے جرم کے ارتکاب سے روکنے والی چیز۔ جب حد کم کر دی جائیگی تو مجرم کا حوصلہ بڑھ جائے گا۔

فقہ حنفی کے مطابق:

شاتم رسول کے بارے میں فتاویٰ بزازیہ سے واضح ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ یا انبیاء میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرے اور انہیں برا بھلا کہے تو ایسے شخص کو بطور حد سزائے موت دی جائی گی اور کسی صورت میں بھی اس کی توبہ قابل قبول نہیں خواہ وہ گرفتر کر کے عدالت میں لایا جائے یا وہ خود عدالت میں پیش ہو جائے کیونکہ حد اس پر واجب ہو چکی ہے اس لئے توبہ سے وہ ساقط نہیں ہوگی اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی شخص اس کے خلاف رائے دے گا کیونکہ یہ ایسا حق ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ بندہ سے بھی متعلق ہے اور صاحب حق سے اب معافی مانگی نہیں جاسکتی اس وجہ سے توبہ سے زائل نہیں ہوگا جیسا کہ تمام حقوق العباد کا معاملہ ہے۔

فقہ مالکی:

ابومصعب اور ابن اویس نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ "جو شخص حضور ﷺ کو گالی دے یا برا بھلا کہے آپ پر عیب لگائے یا آپ ﷺ میں کوئی نقص نکالے اس کو قتل کیا جائے گا چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی۔ امام احمد بن ابراہیم اس روایت میں اتنا اضافہ کرتے ہیں کہ "حضور ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی کو گالی دینے والا بھی واجب القتل ہے۔"

مشہور کتاب "الشفاء" میں اصبغ کا یہ قول بھی درج ہے کہ شاتم رسول ہر صورت میں قتل کیا جائے گا چاہے وہ علانیہ گالی دی یا خفیہ طور پر اور اس کی توبہ قابل قبول نہیں کیونکہ اس کی توبہ کا حال معلوم نہیں کہ وہ درست ہے یا صرف جان بچانے کی خاطر ہے۔

ابوبکر بن منذر نے کہا ہے کہ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو گالی

دی تو اسے قتل کر دینا چاہیے یہ فتوئی امام مالک، لیث، امام احمد، اسحاق رحمہم اللہ وغیرہم کا بھی ہے اور یہی امام شافعی کا مسلک ہے۔ (کتاب الشفاء ج2)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے جن کے پایہ کا فقہ حنبلی میں کوئی مجتہد نہیں اور جو مجدد کے مقام پر فائز ہیں شاتم رسول کے بارے میں ایک نہایت معرکۃ الآراء کتاب "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" لکھی ہے جو اس مسئلے پر مستند ترین کتاب سمجھی جاتی ہے اس میں امام موصوف نے قرآن وسنت، تعامل صحابہؓ وتابعینؒ اور دلائل وبراہین سے یہ ثابت کیا ہے کہ شاتم رسول کو حداً سزائے موت دی جائیگی اور اس سلسلہ میں توبہ قبل از گرفتاری یا بعد از گرفتاری قبول نہیں کی جائیگی۔

یورپ اور قانون توہین انبیاء علیہم السلام

پاپائے روم یا چرچ کے اقتدار میں آنے سے قبل یورپ میں رومن لاء کی عمل داری تھی لیکن جب کلیسا نے سٹیٹ پر غلبہ واقتدار حاصل کر لیا تو پوپ کے منہ سے نکلے ہوئے ہر حکم کو قانون کی بالادستی حاصل ہوگئی تورات کے برعکس انجیل چونکہ پند ونصائح کا مجموعہ تھا اس لئے یورپ اور ایشیاء میں جہاں جہاں عیسائی حکومتیں قائم ہوئیں وہاں کاروبار حکومت چلانے کیلئے اہل کلیسا کو رومی قانون اور یہودیوں کے تالمودی قانون پر ہی انحصار کرنا پڑا۔

شہنشاہ جسٹنین:

موسوی قانون کے تحت قبل مسیح کے انبیاء کی اہانت اور تورات کی بے حرمتی کی سزا سنگسار مقرر تھی رومن امپائر کے شہنشاہ جسٹنین کا دور حکومت طلوع اسلام سے چند سال قبل 265 تا 525 صدی عیسوی پر محیط ہے رومن لاء کی تدوین کا سہرا بھی اسی کے سر ہے اور اس کو عدل وانصاف کا مظہر بھی سمجھا جاتا اس نے جب دین مسیحی قبول کر لیا تو قانون موسوی کو منسوخ کر کے انبیائے بنی اسرئیل کی بجائے صرف یسوع مسیح کی توہین اور انجیل کی تعلیمات سے انحراف کی سزا "سزائے موت" مقرر کی تھی اس کے دور سے قانون توہین مسیح سارے یورپ کی سلطنتوں کا قانون بن گی۔ روس اور سکاٹ لینڈ میں اٹھارویں صدی تک اس جرم کی سزا سزائے موت ہی دی جاتی رہی ہے۔

روس میں:

روس میں بالشویک انقلاب کے بعد جب کمیونسٹ حکومت برسر اقتدار آئی تو سب سے

پہلے اس نے دین و مذہب کو سیاست اور ریاست سے کلیتاً خارج کر دیا۔ اس کے بعد یہ سزائے موت برقرار رہی لیکن اہانت مسیح کے جرم کی پاداش میں نہیں بلکہ مسیح کی جگہ اشتراکی امپیریلزم کے سربراہ نے لے لی۔ ''اسٹالن'' جو رشین امپائر کا سربراہ بن بیٹھا تھا اس کی اہانت تو بڑی بات تھی اس سے اختلاف رائے رکھنا بھی ممالک روس کا سنگین جرم بن گیا۔ ایسے سرپھرے لوگوں کے یا تو سر کچل دیے جاتے تھے جس کی مثال لینن کے ساتھ ٹرانسکی کی خونچکاں موت کی صورت میں موجود ہے جو جان بچانے کی خاطر روس سے بھاگ کر امریکہ میں پناہ گزیں تھا یا پھر ایسے مجرموں کو سائبیریا کے بیگار کیمپوں میں موت کے حوالے کر دیا جاتا تھا ایسی اذیت ناک سزاؤں اور موت کی گرم بازاری نے زار روس کے دور سیاہ کی عقوبتوں کو بھی بھلا دیا۔

برطانیہ میں:

برطانیہ میں بھی اگرچہ توہین مسیح کی جسمانی سزائے موت موقوف کر دی گئی تھی لیکن وہاں بھی اس جرم کی سزا کا قانون کامن لاء کے علاوہ ''بلاس فیمی ایکٹ'' کی صورت میں تبدیل ہو گیا مناسب ہوگا کہ یہاں بلاس فیمی کے معنی کے ساتھ اس کی تعریف کی بھی وضاحت کر دی جائے تاکہ اس کا صحیح مفہوم ذہن نشین ہو سکے۔ ''بلاس فیمی'' لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''اہانت'' کے ہیں لاطینی اصطلاح میں خدا اور خدا کے وجود اور دین مسیح کی صداقت سے انکار یا نجات دہندۂ عالم یسوع مسیح کی شان میں اہانت اور انجیل مقدس کی تحقیر اور تضحیک کو بلاس فیمو کہا جاتا ہے انگریزی زبان کی مستند قانونی لغت ''بلیک لاء ڈکشنری'' کی رو سے بلاس فیمی ایسی تحریر یا تقریر ہے جو خدا، یسوع مسیح، انجیل یا...... کے خلاف ہو اور جس سے انسانی جذبات مجروح ہوں یا اس کے ذریعہ قانون کے تحت قائم شدہ چرچ کے خلاف جذبات کو مشتعل کیا جائے اور اس سے بدکرداری کو فروغ حاصل ہو۔ انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا میں بلاس فیمی کی تعریف ذرا کچھ مختلف ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ مسیحی مذہب کی رو سے بلاس فیمی گناہ ہے اور علمائے اخلاقیات بھی اس کی تائید کرتے ہیں جبکہ اسلام میں نہ صرف خدا کی شان میں بلکہ پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخی بھی بلاس فیمی کی تعریف میں آتی ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا ج 2 ص 74)

برطانیہ میں توہین مسیح کامن لاء کے تحت قابل تعزیر جرم ہے جبکہ بلاس فیمی ایکٹ میں مجرم کیلئے جسمانی موت کی بجائے شہری موت Civil Death کی سزا مقرر ہے جس کی رو سے حکومت ایسے مجرم کے سارے شہری حقوق سلب کرنے کی مجاز ہے۔ بلاس فیمی اگر تقریری ہو تو دو معتبر گواہوں کی شہادت لازمی ہوگی اور اگر تحریری ہو تو ایسی تحریر ثبوت جرم میں پیش کی جائے گی۔

معروف جج پولاک کے خیال میں بلاس فیمی ایکٹ کے تحت شخص کو سول ڈیتھ کی سزا

نہیں دی گئی مگر برطانیہ ہی کے ایک دوسرے ممتاز جج برام ویل نے اس کی تردید کی ہے بالفرض کسی قانون کے تحت کوئی کاروائی نہ کی گئی ہوتو اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ قانون ہی سرے سے غیر موثر ہے۔

امریکی سپریم کورٹ:

امریکہ اور اس کی اکثر سیکولر ریاستوں میں قانون توہین مسیح کو امریکی آئین کے بنیادی انسانی حقوق کے منافی قرار نہیں دیا گیا اس سلسلہ میں امریکہ کی سپریم کورٹ نے بڑے دور رس فیصلے دیے ہیں جو ملک عزیز کے معروضی حالات میں نہایت اہم ہیں یہاں ہم امریکی سپریم کورٹ کے ایک معرکۃ الآراء فیصلے ''سٹیٹ بنام موکس'' سے ضروری اقتباس پیش کریں گے جس میں آزادی مذہب اور آزادی پریس کے بنیادی حقوق سے بحث کرتے ہوئے فاضل عدالت عظمیٰ نے جو متفقہ فیصلہ دیا ہے اس کی تلخیص حسب ذیل ہے:

''اگرچہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں چرچ اور اسٹیٹ ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں اور ان میں باہمی کوئی ربط اور تعلق نہیں لیکن اسلام، بدھ مت اور دیگر مذاہب کے مقابلہ میں پیروان مسیح کی تعداد زیادہ ہے حکومت کی زمام کار بھی ان ہی کے ہاتھوں میں ہونے کی وجہ سے ہر شعبہ زندگی میں ان کا اثر و رسوخ ہے اور عیسائیت ریاست اور ملک کی غالب اکثریت کا مذہب ہے۔'' فاضل عدالت نے اپنے بصیرت افروز فیصلہ میں تاریخ کے حوالہ سے لکھا ہے ''اور یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ دنیا میں تہذیب و تمدن کے آغاز ہی سے کسی ملک کے طرز حکومت کی تشکیل میں دین و مذہب کا نہایت اہم رول رہا ہے اور اس ملک کے استحکام اور بقا کا انحصار بڑی حد تک اس مذہب کے احترام اور تکریم سے وابستہ ہے جو وہاں کی غالب اکثریت کے دینی شعائر سے علیحدہ نہ ہونے والا لازمی حصہ ہے۔''

فاضل عدالت نے اس کی مزید توضیح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''صدر امریکہ کی تقریب حلف وفاداری، اس کے علاوہ کانگریس اور مقننہ کی افتتاحی تقاریب اور عدالتوں کی کاروائی شہادت کا انجیل مقدس پر حلف سے آغاز سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ مملکت کے تکون یعنی عدلیہ، مقننہ اور انتظامیہ کا بھی مذہب سے یک گونہ بالواسطہ تعلق ہے اس لئے انہوں نے اپنے ریفرنس کا جواب دیتے ہوئے حتمی طور پر یہ قرار دیا ہے کہ آزادی مذہب اور آزادی پریس کے آئینی تحفظات اور بنیادی حقوق، توہین مسیح کے قانون اور اسکے بابت قانون سازی کی راہ میں مزاحم نہیں ہیں۔ (قانون توہین رسالت از محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان ص 297 تا 300)

خلاصۂ مباحث

زیر نظر کتاب میں ہم نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق دین اسلام، عیسائیت اور قادیانیت کے نظریات کا جائزہ لیا ہے اور درج ذیل امور سے بحث کی ہے:

- حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے متعلق دین اسلام کیا کہتا ہے؟ عیسائیت کا کیا نظریہ ہے اور قادیانیت کیا کہتی ہے۔
- حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے حالات زندگی کے متعلق تینوں مذاہب کیا کہتے ہیں۔
- حضرت مریم و عیسیٰ علیہما السلام کے معجزات قرآن مجید اور انجیل نے کس انداز میں بیان کیے ہیں اور قادیانیوں کا کیا موقف ہے؟
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو ہر ایک نے کس انداز میں پیش کیا ہے؟
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا عقیدہ دین اسلام کا بھی ہے، عیسائیوں کا بھی لیکن اس عقیدہ کی صحت سے انکاری ہیں دونوں کے اس عقیدہ کی جزئیات میں فرق ہے۔
- عیسائی انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت واحترام کے حوالہ سے افراط وتفریط کا شکار ہیں اس لئے انبیاء کرام کی توہین کے متعلق جامع اور مختصر بحث کی گئی ہے۔

عیسائی عدالت متوجہ ہو

عیسائی عدالت اور قارئین ... غور کریں کہ حضرت مریم و عیسیٰ علیہما السلام کے متعلق کس کا نظریہ حد اعتدال پر ہے کون افراط و تفریط کے راستہ پر چل رہے ہیں ہم کسی پر اپنی رائے مسلط نہیں کرنا چاہتے۔ اہل علم و دانش تینوں قسم کے نظریات کا تقابلی جائزہ لے کر دیانت دارانہ رائے قائم کریں یہی ہمارا پیغام اور مقصد ہے۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ دین اسلام اور عیسائیت، دونوں آسمانی مذہب ہیں دونوں کے مذہبی رہنما اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر ہیں انجیل اپنے وقت میں اللہ کا سچا پیغام تھی جس کا اس کے پیروکاروں نے ردو بدل کر کے حلیہ بگاڑ دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر تھے ان کا زمانہ نبوت گزر چکا ہے اور اب وہ قرب قیامت میں آسمان سے عادل حکمران بن کر اتریں گے اور دین اسلام کی تائید کریں گے دجال کا خاتمہ کریں گے۔

عیسائی ذرا غور کریں کہ آج آپ لوگ یہود کی خدمات سرانجام دینے پر فخر محسوس کرتے ہیں آخر کیوں صرف اس لئے کہ ان کا بھی دعویٰ ہے کہ وہ مسیح کی آمد ثانی کا تمہاری طرح انتظار کر رہے ہیں یہودی آپ کے حمایتی نہیں بن سکتے کیونکہ وہ اس مسیح کا انتظار نہیں کر رہے جس کا انتظار آپ کے آباؤ اجداد کر رہے تھے کیونکہ یہ تو انہیں پہلی بعثت میں جھٹلا چکے ہیں بلکہ ان کو سولی پر لٹکا کر قتل کر دینے کے دعویدار ہیں جب وہ ان کے بزعم قتل ہو چکے ہیں تو ان کی آمد ثانی کیسے ہوگی یہودی درحقیقت مسیح دجال کے لئے کوشاں ہیں اور مسیح دجال جیسے مسلمانوں کا دشمن ہے ایسے ہی وہ مخلص عیسائیوں کا بھی دشمن ہے کیونکہ عیسائی خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار ہوں گے اور ان کے ساتھ مل کر دجال سے جنگ کریں گے اور مسلمان بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوں گے یہودی جس کو مسیح قرار دے رہے ہیں یہ مسیح دجال ہے جو حقیقی مسیح حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوگا۔ لہٰذا عیسائی دنیا جو یہودیوں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں کو اپنا دشمن بنا رہی ہے وہ اپنے منصوبہ پر غور کر کے کہ کہیں وہ دشمنوں کی ہی امداد تو نہیں کر رہی اور اس کتاب کے مطالعہ سے عیسائی برادری کو یقین کر لینا چاہیے کہ وہ قادیانی جماعت جو سچے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو ننگی گالیاں دیتی ہے وہ آپ کی حامی اور ہمدرد نہیں بلکہ وہ یہودیوں کی ہی ایجنٹی کے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔

اسلام اور عیسائیت کے ساتھ قادیانیت کو لا کھڑا کرنا یقیناً ذوق سلیم پر گراں گزرتا ہے

س لئے کہ قادیانیت کوایک سامراج کے اشارے پر وضع کیا گیا۔

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے یہ موقف اختیار کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی آپ کو سولی سے زندہ اتارا گیا آپ صحت مند ہونے کے بعد کشمیر کے شہر سری نگر آ گئے۔ 87 سال وہاں زندہ رہے اور وہیں فوت ہوئے سری نگر کے محلہ خان یار میں آپ کی قبر ہے اور قرآن وحدیث میں عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کا جو ذکر ہے اس سے مراد میں ہوں مرزا قادیانی کی تحریروں کا مرکزی موضوع عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ قادیانیت دور حاضر کا سنگین فتنہ ہے دنیا بھر میں یہ لوگ مٹھی بھر ہونے کے باوجود منظم طریقے سے پھیلے ہوئے ہیں اور لوگوں کی گمراہی کا باعث بن رہے ہیں اس لئے ہم نے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے متعلق دین اسلام، دین عیسائیت اور انگریز کے ساختہ و پرداختہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے نظریات کو مختصر و جامع انداز میں تحریر کرنا ضروری سمجھا تاکہ قارئین ایک ہی کتاب میں سب ضروری مواد یکجا حاصل کریں اور یہ محنت بھولے بھٹکے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بن سکے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ

وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمِ

مراجع

۱)قرآن مجید

۲)تفسیر عثمانی، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ

۳)قصص القرآن۔ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

۴)فتح الباری (بحوالہ قصص القرآن)

۵)سنن ابوداؤد

۶)جامع الترمذی

۷)صحیح البخاری

۸)صحیح المسلم

۹)تفسیر کبیر۔ امام فخر الدین الرازیؒ

۱۰)البدایہ والنہایہ۔ علامہ ابن کثیرؒ

۱۱)مشکوٰۃ المصابیح

۱۲)کتاب الاسماء والصفات۔ امام بیہقیؒ

۱۳)المصنف لابن ابی شیبہؒ

۱۴)احسن الحدیث فی ابطال التثلیث

۱۵)الجواب الفصیح لابن تیمیہ

۱۶)مناقب الامام الاعظم للامام البرازی الکردی (بحوالہ ختم نبوت کورس از مولانا بلال احمد)

۱۷)ردقادیانیت کی زریں اصول از مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ

۱۸)احتساب قادیانیت۔ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

۱۹)اسلام اور نصرانیت۔ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

۲۰) قانون توہین رسالت۔ محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

۲۱) بائبل

۲۲) انجیل متی

۲۳) انجیل یوحنا

۲۴) عیسائیت میں علم و عمل۔ ملز غلام مسیح

۲۵) روحانی خزائن۔ مرزا غلام احمد قادیانی

۲۶) خطوم امام بنام غلام

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کا مختصر تعارف

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی منظوری مکہ مکرمہ میں خواجہ خواجگان قطب الاقطاب حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہٗ نے دی۔ پھر 10 اکتوبر 1985ء کو کندیاں شریف میں ایک اجلاس بلا کر اس فیصلہ کی توثیق فرمائی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ ایک تائیدی خط بھی تحریر فرما دیا۔ حضرت کی دعاؤں کی برکت ہے کہ یہ جماعت قلیل عرصے میں دنیا کے بہت سے ممالک میں عقیدہ ختم نبوت کے حوالہ سے خوب متعارف ہو چکی ہے۔

جماعت کے بانیان:

سفیر ختم نبوت فاتح (ربوہ×) چناب نگر حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ، خطیب ایشیا حضرت مولانا ضیاء القاسمی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ، جو کہ جماعت کے موجودہ امیر بھی ہیں۔ جبکہ ڈاکٹر علامہ خالد محمود مدظلہ، مولانا محمد مکی حجازی مدظلہ اور مولانا اسحاق خان کشمیری مدظلہ اس کے پشتی بان ہیں۔ جماعت کے نائب امیر مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے استاذ الحدیث الشیخ ڈاکٹر سعید عنایت اللہ ہیں جبکہ کویت کے خطیب اعظم مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج جنرل سیکرٹری، پاکستان کے امیر جانشین سفیر ختم نبوت حضرت مولانا الیاس چنیوٹی اور جنرل سیکرٹری مولانا زاہد محمود قاسمی جانشین حضرت ضیاء القاسمیؒ ہیں۔ حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ کی وجہ سے اس جماعت کو امام الحرمین الشریفین امام عبداللہ ابن سبیل اور ائمہ حرمین شریفین کی دعاؤں سے تائید بھی حاصل ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

جماعت پاکستان اور بیرون ممالک میں کار ختم نبوت سرانجام دے رہی ہے اور دیتی رہے گی (انشاء اللہ)۔

(۱) تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ (۲) حیات سفیر ختم نبوت

(۳) علامہ اقبال اور قادیانیت (۴) احمدی دوستو!

(۵) قادیانیوں کی ناکامیوں کی مختصر روئیداد (۶) ختم نبوت ڈائری

(۷) جماعت کا ترجمان رسالہ ماہنامہ ''انوار ختم نبوت'' جو مسلسل اشاعت پذیر ہے۔

ہماری دعوت: ہماری تمام مسلمان بھائیوں کو دعوت ہے کہ اگر آپ خطیب ہیں تو اپنے خطبات میں مسئلہ ختم نبوت اجاگر کریں اور مہینے میں کم از کم ایک جمعہ ختم نبوت پر ضرور پڑھائیں۔ اگر آپ مدرس ہیں تو مشن ختم نبوت کے حوالہ سے طلبہ کی ذہن سازی کریں۔ اگر آپ طالب علم ہیں تو طلبہ میں عقیدہ ختم نبوت کی آگاہی کے لیے مختلف پروگرام منعقد کریں۔ اگر آپ مزدور ہیں تو ختم نبوت کے پروگراموں میں شریک ہوں اور دوسروں کو شریک ہونے کی دعوت دیں۔ اگر آپ صنعتی شعبے سے تعلق رکھتے ہیں تو اپنے شعبہ میں عقیدہ ختم نبوت کو پھیلائیں۔ اگر آپ وکیل ہیں تو عقیدہ ختم نبوت کی کتب سے مطالعہ کریں اور علماء سے پوچھ پوچھ کر خاتم الانبیاء ﷺ کی ناموس کی وکالت کریں۔ اگر آپ کسی ادارے کے سربراہ ہیں اپنے ادارے میں عقیدہ ختم نبوت کے پروگرام کروائیں اور اپنے رفقاء کو اس عقیدے سے آگاہ کریں۔ اگر آپ تاجر ہیں تو تاجدار ختم نبوت کی شفاعت کے لیے آمدن کا کچھ حصہ مشن ختم نبوت کے لیے مختص کریں۔ اگر آپ زمیندار ہیں تو عشر کے علاوہ بھی اپنی آمدن کا ایک حصہ مشن ختم نبوت کے لیے وقف کریں۔ ممکن ہو تو اپنے اپنے علاقوں میں ختم نبوت کے دفاتر قائم کریں۔ مشن ختم نبوت میں ہمارے ساتھی اور رکن بن کر ختم نبوت کے سپاہی بن جائیں اور شفاعت نبی ﷺ کے امیدوار بنیں۔

قاری محمد رفیق مرکزی ناظم نشر و اشاعت و رابطہ سیکریٹری انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، پاکستان۔

www.KitaboSunnat.com

حیاتِ سفیرِ ختمِ نبوت

استاذ العلماء، قائد اہلسنت، عظیم مجاہد ختم نبوت، مناظر اسلام مبلغ ختم نبوت قاطع
فرق باطلہ، داعی اتحاد امت مذہبی وسیاسی راہنما، فاتح چناب نگر (ربوہ)

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ

کی حیات مستعار کے یادگار گوشے، مجاہدانہ کارنامے، مناظرے
مباہلے اور مشن ختم نبوت پر کام کرنے والوں کیلئے رہنما ایک جامع دستاویز

400/-

تحقیق وتالیف (مولانا) مشتاق احمد چنیوٹی

نظر ثانی
شیخ المشائخ مولانا عبد الحفیظ مکی مکہ مکرمہ

ترتیب وتصحیح
جانشین سفیر ختم نبوت مولانا محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے

انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ پاکستان

رابطہ: جامع مسجد نیاز، سردار چیل چوک بلال گنج، لاہور
0300-4241359
0333-4037803


ادارہ انوار ختم نبوت کی مطبوعات
عمدہ کاغذ، بہترین طباعت، خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ رعائتی قیمت پر دستیاب ہیں
فاتح قادیانیت نمبر
منظور احمد چنیوٹیؒ
80/-
تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ
180/-
1884 — 2008
قادیانیت کی
20/-
علامہ اقبال اور قادیانیت
15/-
120/-
انوار ختم نبوت
15/-
مکتبوں اور دوکاندار حضرات بھی رجوع کر سکتے ہیں
ماہنامہ انوار ختم نبوت کے ممبر بنئے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ
کے ممبر و کارکن بن کر پیارے نبی ﷺ کی شفاعت کے مستحق بنئے
ملنے کا پتہ: جامع مسجد نیاز سردار چپل چوک بلال گنج، لاہور
0300-4241359
0333-4037803